270

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،25۔جنوری 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11

ایک وزیر ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010-11 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ پنجاب بیت المال کونسل کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010

ایک وزیر پنجاب بیت المال کونسل کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ پنجاب پنشن فنڈ کی 30 جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کی سالانہ رپورٹ

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے سال کی سالانہ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009-10

ایک وزیر پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ برائے سال10۔2009ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(نوٹ: مذکورہ بالا رپورٹس کی نقول پہلے ہی مہیا کی جاچکی ہیں۔)

271

(بی) مسودات قانون پر دوبارہ غور وخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص، 2011(مسودہ قانون نمبر12بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر2011کواسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) (طبی امداد) زخمی اشخاص2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(طبی امداد)زخمی اشخاص،2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص،2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ 2011(مسودہ قانون نمبر14بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر2011کواسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) مختار نامہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)مختار نامہ 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیادوبارہ منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز،2011(مسودہ قانون نمبر15بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر2011کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیادوبارہ منظور کیا جائے۔

272

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011(مسودہ قانون نمبر16بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر2011کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم)
دادرسی مختص2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی)کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیادوبارہ منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

273

7۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) صوبائی دیوالیہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)صوبائی دیوالیہ 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

8۔ مسودہ قانون(ترمیم)خیراتی ومذہبی اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)خیراتی ومذہبی اوقاف 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)خیراتی ومذہبی اوقاف 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

9۔ مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی معذوریوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) (قانونی معذوریوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی معذوریوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیساکہ گورنر نے آئین

کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(قانونی معذوریوں کا خاتمہ)ہندو ورثہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

274

10۔ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011(مسودہ قانون نمبر25 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ22۔دسمبر2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا طرح منظور کیا جائے۔

11۔ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد2011(مسودہ قانون نمبر26 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ22۔دسمبر2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) (روزگار و بحالی)معذور افراد2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین

کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم)(روزگار و بحالی) معذور افراد2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

12۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات 2011 (مسودہ قانون نمبر30 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات 2011، جیساکہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

275

13۔ مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت 2011 (مسودہ قانون نمبر31 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 21۔دسمبر2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت 2011، جیساکہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)کم از کم اجرت 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

14۔ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر33 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مورخہ 22۔دسمبر 2011 کو اسمبلی کے منظور کردہ مسودہ قانون(ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011، کے سلسلہ میں گورنر کے پیغام کو فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی نے اسے ابتدائی طور پر منظور کیا اور جیسا کہ گورنر نے آئین کے آرٹیکل 116(2)(بی) کے تحت اسے واپس بھجوایا، کو گورنر کے پیغام کی روشنی میں دوبارہ زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011، جیسا کہ اسمبلی میں اسے ابتدائی طور پر منظور کیا گیا دوبارہ منظور کیا جائے۔

276

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تینتیسواں اجلاس

بدھ 25۔جنوری 2012

(یوم الاربعاء، یکم ربیع الاوّل 1433 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝١٧ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝١٨
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝١٩ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝٢٠
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢١ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ۝٢٢ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢٣
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝٢٤ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢٥ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝٢٦ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝٢٧ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝٢٨

سورة الرَّحمٰن 17 تا 28

وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک (ہے)(17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(18) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(21) دونوں دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ (23) اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25) جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26) اور

تمہارے پروردگار ہی کی ذات (بابرکات) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی (27)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(28)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

فلک کے نظارو، زمیں کی بہارو، سب عیدیں مناؤ، حضور آ گئے ہیں
اٹھو غم کے مارو، چلو بے سہارو، خبر یہ سناؤ، حضور آ گئے ہیں
ہوا چار سُو رحمتوں کا بسیرا، اجالا اجالا سویرا سویرا
حلیمہ کو پہنچی خبر آمنہ کی، میرے گھر میں آؤ، حضور آ گئے ہیں
انوکھا نرالا وہ ذیشاں آیا، وہ سارے رسولوں کا سلطان آیا
نبی کے گداؤ، سب اِک دوسرے کو گلے سے لگاؤ، حضور آ گئے ہیں
فضاؤں میں جذبات ہیں مرحبا کے، ہواؤں میں نغمات صل علیٰ کے
جہاں پر بھی جاؤ، دلوں کو جگاؤ، یہی کہتے جاؤ، حضور آ گئے ہیں
کہاں میں ظہوری کہاں ان کی باتیں، کرم ہی کرم ہے یہ دن اور راتیں

سوالات

(محکمہ جات یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈا پر محکمہ یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثارِ قدیمہ اور سیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1603 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ہاکی گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1603: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں ہاکی کے کتنے گراؤنڈز ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گراؤنڈز کی کمی اور مناسب سہولتیں نہ ہونے کی وجہ سے پنجاب میں ہاکی کا کھیل روز بروز زوال پذیر ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب میں ہاکی کے کھیل کو زوال سے روکنے اور کھلاڑیوں کو مناسب سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) پنجاب میں مندرجہ ذیل ہاکی گراؤنڈز ہیں:۔

آسٹروٹرف: سات عدد ایک زیر تعمیر

نیشنل ہاکی سٹیڈیم، منی ہاکی سٹیڈیم لاہور، خوشاب، گوجرہ، فیصل آباد، بہاولپور، سیالکوٹ اور سرگودھا زیر تعمیر ہیں۔

گراسی گراؤنڈز: تقریباً 79 عدد

بہاولپور، بہاولنگر، لیاقت پور، حاصل پور، ملتان، چاہ شریف، لودھراں، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، بھکر، جھنگ، ساہیوال، خانیوال، اوکاڑہ، میاں چنوں، میانوالی، سرگودھا، کوٹ ادو، جھنگ، بورے والا، ٹوبہ ٹیک سنگھ، رحیم یار خان، حافظ آباد، گوجرانوالہ، منڈی بہاؤالدین، گجرات، فتح جنگ، جوہر آباد اور رینالہ خورد میں موجود ہیں۔اس کے علاوہ پنجاب گورنمنٹ 24 اضلاع میں کلسٹر سکول گراؤنڈز بنوا رہی ہے اور تحصیل کی سطح پر 24 گراؤنڈز کو اپ گریڈ کر رہی ہے۔

(ب) سکولز اور کالجز کے پرنسپلز / ہیڈ ماسٹرز کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ٹورنامنٹس میں ان کی ٹیمیں کم سے کم حصہ لیتی ہیں۔ان کھیلوں کو انٹر میڈیٹ اینڈ سیکنڈری بورڈز مانیٹر کرتے ہیں جس کی وجہ سے کھلاڑیوں کی نرسری تیار نہیں ہو رہی ہیں۔ جس کے باعث ہاکی کھیل زوال پذیر ہے ہاکی کھیل کے زوال کو روکنے کے لئے سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے ایک سال انٹر ڈسٹرکٹ (U-14) ہاکی ٹورنامنٹ مورخہ 08/7/27-23 لاہور میں منعقد کیا جس میں 35 اضلاع کی ہاکی ٹیموں نے حصہ لیا ہے اس کے علاوہ ہر سال چیف منسٹر پنجاب انٹر سکول ٹورنامنٹ بھی باقاعدگی سے ہو رہا ہے اس سے انشاء اللہ ہاکی کی نرسری تیار ہو جائے گی جس سے ہاکی کے بہتر مستقبل کی توقع کی جا سکتی ہے۔ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کا اپنے طور پر احسن اقدام ہے۔

سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ہر سال انڈر 13، 14، 16 گیمز منعقد کرواتا ہے اور امید ہے کہ کھیلوں کے فروغ کے لئے موجود حکومت کی کوششیں بار آور ہوں گی۔

(ج) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے کھلاڑیوں کو یونیفارم کے علاوہ ایوارڈ اور ماہانہ وظائف دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب کی سطح پر جیتنے والی ٹیموں کو بالترتیب میڈلز اور ٹرافی کے علاوہ -/20,000، -/30,000 اور -/40,000 روپے نقد دیتا ہے اس کے علاوہ Man of the Tournament کو مبلغ -/10,000 روپے اور Man of the Final, Match کو مبلغ -/5000 روپے نقد دیتا ہے۔

ہاکی کے فروغ کے لئے سکولوں، کالجوں میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ فری کوچنگ ٹریننگ کی سہولت بھی اپنے محکمے کے نیشنل اور انٹر نیشنل کوچز کو بھیج کر دے رہا ہے۔اس کے علاوہ آسٹرو ٹرف سات جگہ پر مکمل ہے اور سرگودھا میں ایک زیر تکمیل ہے۔ حکومت ہر سطح، یونین

کونسل، تحصیل، ڈسٹرکٹ اور ڈویژن کی سطح پر گراؤنڈز مہیا کرنے کا پروگرام رکھتی ہے اور اس سال پورے پنجاب میں گراؤنڈز کی تیاری یا بحالی پر ترقیاتی کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میں جواب سے satisfied ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وسیم قادر صاحب جواب سے satisfied ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میرا اس پر ایک ضمنی سوال ہے۔ جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ سکولوں اور کالجوں کے پرنسپل صاحبان کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ٹورنامنٹس میں ان کی ٹیمیں کم سے کم حصہ لیتی ہیں جو بہت قابل افسوس ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ عدم دلچسپی ان کے علم میں کب آئی ہے اور اس عدم دلچسپی کو دلچسپی میں convert کرنے کے لئے یہ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز (ب) میں جو لکھا ہے اس کا وہ آپ سے جواب پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب ہمارے علم میں یہ بات آئی تو ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کے لئے خصوصی اقدامات کئے ہیں جس میں عملی طور پر آج پورے پنجاب کے اندر 3464 یونین کونسلوں میں سپورٹس فیسٹیول کے نام پر games شروع کر رکھی ہیں جن میں youth کو ہر rural area کی سطح پر overall engage کیا گیا ہے۔ ہم نے سات games رکھی ہیں جن میں ہاکی، کبڈی اور کرکٹ وغیرہ شامل ہیں۔ یونین کونسل سے جیتنے والوں کو تحصیل میں accommodate کیا ہے اور تحصیل کی سطح پر competition ہو گا جس میں سکولوں کے بچے اور بچیاں حصہ لیں گے۔ یونین کونسل کے winners تحصیل میں پہنچے اور تحصیل میں win کرنے والے ضلع کی سطح پر جائیں گے۔ ضلعی سطح پر ہونے والے ان مقابلوں میں کالجز کے بچے اور بچیاں بھی حصہ لیں گی۔ اس کے بعد ڈویژن کی سطح پر مقابلے ہوں گے اور پھر اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہم صوبائی سطح پر مقابلے کرائیں گے۔ اس مقصد کے لئے کروڑوں روپے بچوں کو انعامات دینے کے لئے رکھے گئے ہیں جو کہ حکومت پنجاب اور میاں محمد شہباز شریف

صاحب کی وہ محبت ہے جو نوجوانوں اور خصوصاً یوتھ کے لئے ہے، ان کو ہم نے engage بھی کیا اور انشاء اللہ اس سے ماحول میں بہتری بھی آئے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! میری بات سن لیں کہ اس میں ہمارے 34 کے قریب سوالات ہیں۔ اگر ایک سوال پر بلاوجہ ہم اتنی بات کریں تو وقت ضائع ہوگا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میرا مختصر سا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: کرنل صاحب! اگر آپ نے اپنا سوال دیا ہوتا تو آپ کو احساس ہوتا۔ جی، فرمائیں!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا انہوں نے کوئی ایسا mechanism develop کیا ہے یا ارادہ رکھتے ہیں کہ یہ monitoring کریں گے کہ یہ دلچسپی پھر کبھی عدم دلچسپی میں تبدیل نہ ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! آپ جواب جلدی اور مختصر دیا کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم بہتری کے لئے کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ جو easy feel کریں گے وہ کریں گے۔

حاجی محمد اسحاق: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی محمد اسحاق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ گوجرہ کے آسٹروٹرف کی کیا حالت ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! حاجی صاحب بڑے سینئر ہیں یہ مجھے fresh question دیں تو ہم اس کا انشاء اللہ ضرور جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب! یہ fresh question ہے۔ اگلا سوال بھی جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

جناب وسیم قادر: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 4834 ہے۔ سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کھیلوں کے فروغ کے لئے رکھے گئے بجٹ کی تفصیلات

*4834: جناب وسیم قادر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے پنجاب میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کل کتنا بجٹ 09-2008 اور 10-2009 میں رکھا؟

(ب) یہ رقم پنجاب کے کن کن اضلاع میں خرچ کی گئی، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) حکومت پنجاب کھیلوں کے فروغ کے لئے سپورٹس بورڈ پنجاب کو سالانہ چار کروڑ روپے بطور گرانٹ ان ایڈ مہیا کرتی ہے یہ رقم مختلف بین الاضلاعی چیمپئن شپس، انٹر ڈویژن سپورٹس مقابلوں، صوبائی یوتھ کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپس، گرانٹ ان ایڈ برائے صوبائی سپورٹس ایسوسی ایشنز اور کھلاڑیوں کے وظائف وغیرہ پر خرچ کی جاتی ہے تاہم ترقیاتی بجٹ کی مد میں حکومت پنجاب نے سال 09-2008 میں -/1500.000 ملین روپے جو کہ ریوائز 1077.983 ملین روپے تھی اور 10-2009 میں 1600.000 ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔

(ب) سپورٹس بورڈ پنجاب گرانٹ ان ایڈ علیحدہ علیحدہ اضلاع پر خرچ نہیں کی جاتی کیونکہ ضلعی حکومتیں کھیلوں کے فروغ کے لئے اپنا بجٹ اپنے طور پر مختص کرتی ہیں تاہم حکومت پنجاب نے مختلف اضلاع میں سپورٹس انفراسٹرکچر مہیا کرنے کے لئے ترقیاتی بجٹ کی مد میں 09-2008 میں 1500.000 ملین روپے جبکہ ریوائز 1077.983 ملین تھی اور 10-2009 میں 1600.000 ملین روپے رقم مختص کی جن کے تحت مختلف اضلاع میں ADP سکیمز کے تحت کام ہو رہا ہے۔ سکیم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب وسیم قادر: جناب سپیکر! میں اس جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔۔۔تشریف نہیں رکھتے لہذا dispose of ہوا۔اگلا سوال بھی علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: جناب سپیکر! on his behalf, question No. 5063

(معزز ممبر جناب علی حیدر نور خان نیازی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع میانوالی میں تفریح کے مواقع پیدا کرنے کی تفصیلات

*5063: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا محکمہ سیاحت کا ضلع میانوالی میں ایسا کوئی منصوبہ زیر غور ہے جس سے وہاں کی عوام میں ٹورازم کا شعور، لوگوں کے لئے تفریح کے مواقع پیدا ہوں اور سیاحوں کی آمد و رفت کی وجہ سے یہاں کے غریب عوام کو روزگار کے مواقع میسر آئیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

محکمہ سیاحت کا ضلع میانوالی میں ابھی کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب محمد ثناء اللہ خان مستی خیل: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب بیان فرمائیں گے کہ سرگودھا ڈویژن میں خوشاب بھی بڑا fertile علاقہ ہے تو کیا وہاں پر ٹورازم کا کوئی ایسا plan ترتیب دے رہے ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ٹورازم کو upgrade کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میانوالی اور خوشاب سرگودھا ڈویژن میں ہے وہاں اس سے پچھلے سال پیرا گلیڈن کا event کیا گیا تھا اور انشاء اللہ ہم اس سال بھی کوشش کریں گے کہ ٹورازم کو promote کرنے کے لئے خوشاب میں جیپ ریلی اور اسی طرح کے دوسرے events create کریں۔

میاں محمد رفیق: ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! سیاحوں کی آمد و رفت کہاں ہے جسے promote کیا جانا مقصود ہے؟ یہاں پر سیاحت تو ویسے ہی ختم ہو چکی ہے اور ٹورازم بھی ختم ہو چکا ہے۔ میرا پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے سوال یہ ہے کہ ٹورازم کے راستے میں حائل رکاوٹیں مثلاً دہشت گردی کی وجہ سے ٹورازم پاکستان میں قطعی طور پر ختم ہو چکا ہے اور سیاح یہاں نہیں آتے تو کیا ان وجوہات کو ختم کرنے کے لئے حکومت کسی پروگرام کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! دہشت گردی کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری پاکستانی قوم بڑی ہمت کے ساتھ کام کر رہی ہے اور انشاء اللہ اب پہلے سے کافی فرق ہے۔ اب visitor آتا ہے، ٹورسٹ کو ہم facilitate کرتے ہیں اور ہم انہیں مزید facilitate کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جلو پارک میں ہم نے resort کو renovate اور upgrade کیا ہے تاکہ باہر سے آنے والے سیاح کو اچھے طریقے سے پروٹوکول اور عزت دی جاسکے اور ہم انشاء اللہ further بھی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! عزت سے زیادہ تحفظ ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔ انہوں نے بات کر لی۔ اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: محترمہ! آپ روٹین کو خراب نہ کریں۔ بہتر بات یہی ہے آپ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں ہونے والے فیصلوں کی پابندی کریں۔ آپ تشریف رکھیں اور ضمنی سوال کر لینا۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf Question No 5404 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد محکمہ سپورٹس کے بجٹ، گراؤنڈز اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*5404: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سپورٹس کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس جگہ سپورٹس کے گراؤنڈ کی تعمیر و مرمت پر خرچ ہوئی؟

(ج) کتنی رقم کھیلوں کے فروغ پر خرچ ہوئی اور کس کس کھیل کے لئے کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس ضلع میں کھیلوں کے کتنے گراؤنڈ کس کس جگہ ہیں اور یہ کس کس کھیل کے ہیں؟

(ہ) مزید کتنے گراؤنڈ بنانے کی ضرورت ہے اور ان پر کتنی رقم خرچ ہوگی؟

(و) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) سال 2008-09 میں مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ڈویلپمنٹ فنڈز	13.500 ملین روپے (مختص)	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ "A")
	13.499 ملین روپے (خرچ)	
نان ڈویلپمنٹ فنڈز	6017666 روپے (تنخواہ/متفرق اخراجات برائے دفتری امور)	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ A-I)
سپورٹس فنڈز	6100000 روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ B)
سال 2009-10 میں مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:-		
ڈویلپمنٹ فنڈز	115.613 ملین روپے (مختص)	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ A)
	111.046 ملین روپے (خرچ)	
نان ڈویلپمنٹ فنڈز	6434423 روپے (تنخواہ/متفرق اخراجات برائے دفتری امور)	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ C)
سپورٹس فنڈز	3397000 روپے (مختص)	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ (فلیگ D)

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران فیصل آباد میں محکمہ سپورٹس پنجاب کی طرف سے ADP کے تحت مندرجہ ذیل سپورٹس گراؤنڈز / جمنیزیم تعمیر کے لئے منظور کئے گئے جو کہ ابھی زیر تعمیر ہیں۔

سال 09-2008

ADP سکیم نمبر	کام	خرچ
204	اپ گریڈیشن آف سپورٹس گراؤنڈز فیصل آباد	1.999 ملین روپے
206	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل تاندلیانوالا	6.500 ملین روپے
206	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل چک جھمرہ	0.000 ملین روپے
208	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل سمندری	5.000 ملین روپے
	کل رقم	13.499 ملین روپے

سال 10-2009

ADP سکیم نمبر	کام	خرچ
243	اپ گریڈیشن آف سپورٹس گراؤنڈز فیصل آباد	4.558 ملین روپے
291	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل تاندلیانوالا	23.646 ملین روپے
290	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل چک جھمرہ	29.994 ملین روپے
292	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل سمندری	46.421 ملین روپے
310	تعمیر برائے پروٹوٹائپ جمنیزیم تحصیل جڑانوالا	6.427 ملین روپے
	کل رقم	111.046 ملین روپے

(ج) ضلع فیصل آباد میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے فنڈ سے سپورٹس بورڈ پنجاب / ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے زیر انتظام ٹورنامنٹ گاہے بگاہے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔اس کے علاوہ مختلف سپورٹس ایسوسی ایشنز اور کلبوں کو ٹورنامنٹ منعقد کروانے کے لئے گرانٹ بھی دی جاتی ہے۔سال 09-2008 اور سال 10-2009 کے دوران کھیل کے فروغ کے لئے خرچ ہونے والی رقم کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-

2008-09

1-سپورٹس بورڈ پنجاب / ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی فنکشنز	3001559/- روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔فلیگ E)
2-گرانٹ بابت مختلف سپورٹس ایسوسی ایشنز / کلبز	144780/- روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔(فلیگ F)

2009-10

1-سپورٹس بورڈ پنجاب / ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی فنکشنز	2511768/- روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔(فلیگ G)
2-گرانٹ بابت مختلف سپورٹس ایسوسی ایشنز / کلبز	1539115/- روپے	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔(فلیگ H)

(د) ضلع فیصل آباد میں شہر کے بہترین علاقوں میں چار سپورٹس کمپلیکس واقع ہیں۔ان چاروں سپورٹس کمپلیکسز میں تمام انڈور کھیلوں کی سہولیات میسر ہیں۔ایک فرسٹ کلاس لیول کی کرکٹ گراؤنڈ (بوہڑانوالی گراؤنڈ) بھی ہے۔اس کے علاوہ مختلف تعلیمی اداروں میں سپورٹس گراؤنڈ موجود ہیں۔ان میں سب سے قابل ذکر یونیورسٹی آف ایگریکلچر ہے جس میں تمام کھیلوں کی سہولیات میسر ہیں۔ فیصل آباد کی تمام تحصیلوں میں موجود گراؤنڈوں کی لسٹیں فلیگ(T)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ہ) فنڈز نہ ہونے کے باعث گورنمنٹ آف پنجاب کے احکامات کی روشنی میں پہلے سے جاری کردہ سکیموں کو مکمل کیا جائے گا اس کے بعد نئے گراؤنڈ بنانے کی پروپوزل دی جائے گی۔

(و) ضلع فیصل آباد ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔اس ضلع میں محکمہ ہذا کے دو دفتر کام کر رہے ہیں۔ ڈویژنل سپورٹس آفس اور ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس جن کی کل تعداد 23 ہے۔ تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:اس سوال کے جز(الف)میں پوچھا گیا ہے کہ "ضلع فیصل آباد محکمہ سپورٹس کو سال 09-2008اور 10-2009 کے دوران کتنے فنڈز دیئے گئے اور یہ کہاں کہاں خرچ ہوئے" جواب میں بتایا گیا ہے کہ "115 ملین روپے کے ڈویلپمنٹ فنڈز مختص کئے گئے تھے اور جو خرچ ہوئے وہ 111 ملین روپے ہیں"۔ میں پوچھنا یہ چاہتی ہے کہ چار ملین روپے کے فرق کا کیا کیا جاتا ہے کیونکہ یہ سپورٹس کے لئے ہوتا ہے یا اسے سپورٹس کے فنڈز میں add کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! چار ملین روپے کے gap کا بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ضلع کی سطح پر ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی، تحصیل کی سطح پر تحصیل کمیٹی، ایسوسی ایشنز اور کلب وغیرہ ہیں جنہیں ہم involve کرتے ہیں اور جیسے ہم نے گراؤنڈز کی اپ گریڈیشن کی ہے، جمنیزیم کو بھی اپ گریڈ کیا ہے۔یہی سوال تھا کہ ہمارے ڈویلپمنٹ فنڈز کیسے خرچ کئے جاتے ہیں تو ہم نے فیصل آباد میں سپورٹس کو promote کرنے کے لئے وہاں کے سٹیڈیم کو اپ گریڈ کیا ہے اور انشاء اللہ مزید بھی ہم کوشش کریں گے اور اس کے لئے پلاننگ بھی کی ہوئی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ماشاء اللہ اتنے سارے فنڈز رکھے ہوئے ہیں اور مرمت وغیرہ بھی کی جا رہی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس مائیک کے نزدیک ہو جائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: اُس نے کبھی بھی میرا مائیک نہیں کھولا۔

جناب سپیکر: انہوں نے تو کبھی آپ کا مائیک بند ہی نہیں کیا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: سوال نمبر 5404 میں پوچھا گیا ہے کہ کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟ جواب دیا گیا کہ بہت سارے فنڈز مرمتوں کے لئے رکھے گئے ہیں۔ جہاں آپ لوگوں نے (ن) لیگ کا بہت بڑا جلسہ کیا تھا وہ شہر کے وسط میں دھوبی گھاٹ کا گراؤنڈ ہے وہ آج کل سارا گرایا ہوا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی مرمت کب تک ہو جائے گی؟

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہی ہیں کہ دھوبی گھاٹ کی کب تک مرمت کرا دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! دھوبی گھاٹ بڑی پرانی historical گراؤنڈ ہے۔ ہم نے اس کو upgrade کرنے کے لئے ایک کروڑ روپے رکھے ہیں اور اس کو انشاء اللہ جلد ہی مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کوئی time limit ہے؟

جناب سپیکر: بہت جلد، وہ کہہ رہے ہیں کہ اسی سال میں کرا دیں گے۔ جلدی کا مطلب اسی سال میں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا آپ نے اس کو اِسی سال میں کرانا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جی، انشاء اللہ اِسی سال میں مکمل ہو گا۔ ہم نے اس گراؤنڈ کو وسیع کر دیا ہے۔ جیسا کہ میری بہن نے جلسے کا ذکر کیا ہے تو وہاں پر ہر پارٹی جلسہ کر سکتی ہے۔ ہم اِسی سال میں اس گراؤنڈ کو مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ سکینہ شاہین خان کا ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5786 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔مقبرہ جہانگیر پر سکیورٹی کے نظام کی تفصیلات

*5786: **محترمہ سکینہ شاہین خان:** کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقبرہ جہانگیر میں سکیورٹی کا نظام نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ب) کیا حکومت مقبرہ جہانگیر میں سکیورٹی کا نظام بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ج) مقبرہ جہانگیر میں کل کتنا سٹاف ہے، ان کے عہدے و گریڈ کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف، ب، ج) مقبرہ جہانگیر میں سکیورٹی کے نظام کے لئے کل 17 چوکیدار ہیں جو کہ 24 گھنٹے ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں جو کہ ناکافی ہیں۔سکیورٹی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب نے جامع پروگرام بنایا ہے جس کے تحت CCTV، واک تھرو گیٹ، سکیورٹی لائٹس وغیرہ نصب کرنا شامل ہیں اور جلد اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ مقامی پولیس بھی سٹاف کی مدد کے لئے وقتاً فوقتاً آتی رہتی ہے۔مقبرہ جہانگیر میں کل سٹاف درج ذیل ہے جو کہ مقبرہ جہانگیر کے علاوہ مقبرہ آصف جاہ اور اکبری سرائے کی دیکھ بھال بھی کرتا ہے۔

نمبر شمار	عہدہ	تعداد	گریڈ
1	اسسٹنٹ آرکیالوجیکل انجینئر	1	17
2	آرکیالوجیکل کنزرویٹر	1	16
3	گارڈن اسسٹنٹ	1	9
4	بکنگ کلرک	1	5
5	سپروائزر	1	4
6	آئل مین	1	3
7	چوکیدار	17	2

8	بیلدار	7	2
9	سویپر	4	2
10	مالی	24	2
11	بہشتی	1	2

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: وہ جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ سکینہ شاہین خان کا ہی ہے۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 5787 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔مقبرہ جہانگیر کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*5787: محترمہ سکینہ شاہین خان: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مقبرہ جہانگیر کی دیواریں اور فرش جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور سکیورٹی کا نظام بالکل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقبرہ کے پارکوں میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر ہیں اور صفائی نہ ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مقبرہ کی دیواریں اور فرش مرمت کرانے اور پارکوں میں صفائی، سکیورٹی کے نظام کو بہتر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) مقبرہ جہانگیر مغل شہنشاہ کی آخری آرام گاہ ہے جو کہ 1637 میں مکمل ہوئی، اس مقبرہ کا کل رقبہ 64 ایکڑ کے قریب ہے اور اس کے گرد ایک اونچی چار دیواری بنائی گئی تھی۔ دریائے راوی میں تین مرتبہ تباہ کن سیلاب آئے۔ 1988 کے تباہ کن سیلاب کی وجہ سے مقبرہ جہانگیر کی دیوار مشرقی طرف سے 1200 فٹ اور جنوبی طرف سے 600 فٹ مکمل طور پر سیلاب میں بہہ گئی جس کے ساتھ ہی اس مقبرے کے فرشوں کا عقبی حصہ بھی مذکورہ سیلاب کی نذر ہو گیا۔

سکیورٹی سٹاف کی تعداد صرف 17 ہے جو کہ روٹین میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں-وفاقی حکومت محکمہ آثار قدیمہ کو محدود فنڈز جاری کرتی تھی جس سے اس کی دیوار اور فرشوں کی کچھ بحالی کر دی گئی تھی-مقبرہ جہانگیر کی بحالی کے لئے PC-I منظور کیا گیا ہے جس کے تحت کام جاری ہے اور آئندہ سالوں میں مقبرہ جہانگیر میں مزید بہتری آئے گی اور اس کو اصل حالت کے قریب تر بنا دیا جائے گا-

(ب) مقبرہ جہانگیر کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اور یہ کام صرف چار سویپر کرتے ہیں-یہی سویپر اکبری سرائے، آصف جاہ کا مقبرہ اور مقبرہ نور جہاں بھی صاف کرتے ہیں-اس کے علاوہ مقبرہ جہانگیر میں چوبیس مالی ہیں جو کہ تعداد میں بہت کم ہیں لیکن پھر بھی یہی مالی بھرپور طریقے سے مقبرہ جہانگیر، اکبری سرائے اور مقبرہ آصف جاہ کے پارکوں کی صفائی کرتے ہیں-

(ج) دیواریں اور مرمت کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے پروگرام مرتب کیا جارہا ہے-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سکینہ شاہین خان: میں نے سوال پوچھا تھا کہ مقبرہ جہانگیر کی دیواریں اور فرش جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو مجھے بتایا جائے کہ اس کی maintenance کب تک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جیسا کہ میری بہن نے کہا ہے، بالکل مقبرہ جہانگیر مغل شہنشاہ کی آخری آرام گاہ ہے جو 1637 میں مکمل ہوئی اور اس مقبرہ کا کل رقبہ 64 ایکڑ کے قریب ہے۔ پہلے یہ فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا، 461 ملین اس کی لاگت تھی اور اس پر کام 2009 میں شروع کیا گیا تھا۔ ہم اس میں مزید upgradation کر رہے ہیں۔ اس منصوبے پر کل آٹھ کروڑ روپے خرچ کر دیئے گئے ہیں اور ہم مزید بھی خرچ کرنا چاہتے ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ کی پلاننگ 2016 تک تھی کہ وہ 2016 تک مکمل کرنا چاہتے تھے۔ 18th Amendment کے بعد ان کی صوبوں کو shifting ہو چکی ہے۔ اس پر کام ہو رہا ہے اور ہم چاہیں گے کہ اس کو جلد از جلد مکمل کریں۔ qualified عملہ اچھے طریقے سے وزیراعلیٰ پنجاب کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے۔ انشاء اللہ ہم اس کو بہت جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ ساجدہ میر صاحبہ!

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آثار قدیمہ میں مقبرہ جہانگیر کے ساتھ ساتھ مقبرہ نور جہاں بھی ہے۔ اس کی اینٹیں گر رہی ہیں اور مقبرہ جہانگیر کی بھی ایسی ہی حالت ہے۔ وہاں پر بہت زیادہ مچھر ہے، وہاں کوئی صفائی کا انتظام نہیں ہے اور جب لوگوں کے بچے کھیلتے ہیں تو کئی بار بچھو بھی کاٹ جاتے ہیں۔ وہاں پر بہت ناقص انتظامات ہیں اس لئے اس کی حالت کو بہتر بنائیں۔ یہ ہمارے آثار قدیمہ کا حصہ ہے، مقبرہ نور جہاں کی کب سنی جائے گی؟

جناب سپیکر: سنی جائے گی۔ بتائیں جی، کب تک سنیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جس طرح مقبرہ جہانگیر پر کام ہو رہا ہے اور وہاں پر کام کی رفتار بہت تیز ہے۔ اس طرح مقبرہ نور جہاں کا PC-1 تیار ہو چکا ہے۔ ہم فوری طور پر چاہیں گے کہ further step اٹھائیں اور ہم اس کی feasibility report منگوا رہے ہیں۔ میری بہن نے بالکل ٹھیک کہا ہے کہ مقبرہ نور جہاں ایک historical place ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں ہے کہ مقبرہ جہانگیر میں چار sweeper اور چوبیس مالی ہیں جو کہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ محکمہ اس کو خود identify کر رہا ہے کہ یہ بہت کم ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کی improvement کا کوئی ارادہ ہے کہ یہاں پر تعداد بڑھا دی جائے تاکہ اس قومی ورثاء کی اچھے طریقے سے حفاظت ہو سکے اور اس کی بہتری کے chances بن سکیں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میری بات کے بعد اکٹھا ہی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ہم نے جامع پروگرام مرتب کیا ہوا ہے۔ جامع پروگرام کے بارے میں یہ اسمبلی میں بتادیں کہ سکیورٹی، maintenance اور repair کے کیا انتظامات ہیں ؟ انہوں نے جو جامع پروگرام بنایا ہوا ہے اگر apprise کریں تو ہمیں سب کچھ clear ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جس طرح میرے بھائی نے ذکر کیا ہے، بالکل مقبرہ جہانگیر کی صفائی ہر روز ہونا ہوتی ہے۔ وہاں پر چار Sweepers ہیں جو واقعی بہت کم ہیں کیونکہ یہ مقبرہ نور جہاں کی بھی صفائی کرتے ہیں۔ تقریباً چوبیس مالی ہیں۔ کرنل صاحب نے بات کی ہے ہم واقعی اس کو upgrade کرنا چاہتے ہیں جس کے تحت ہم نے سی ایم صاحب سے approval لی ہے۔ ہم نے CCTV لگانے کا فیصلہ کیا ہے، واک تھرو گیٹ لگانے کا فیصلہ کیا ہے اور وہاں پر سکیورٹی لائٹس لگانا چاہتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ tourists کو protection دینا ہماری ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہماری further demand ہے کہ ہمیں سکیورٹی طرز پر چوکیدار بھرتی کرنے کی اجازت دی جائے۔ مقامی پولیس ہماری support کرتی ہے لیکن وہ چوبیس گھنٹے نہیں رہتی، جب ضرورت ہو تو وہ آتی ہے اور ان کا ایک اپنا procedure ہے۔ جہاں تک مچھر کی بات ہوئی ہے تو وہاں پر ہم نے سپرے بھی کروایا ہے اور آئندہ بھی سپرے کرواتے رہیں گے۔ ہم نے صفائی کے لئے further demand کی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ مقبرہ 64 ایکڑ پر واقع ہے، یہاں چوبیس مالی کام کرتے ہیں جن کا بتایا گیا ہے کہ وہ کم ہیں۔ کرنل صاحب نے بھی توسیع کا کہا ہے جبکہ میں اس تعداد کو کم نہیں سمجھتا ہوں۔ چوبیس مالیوں کی فوج ہے اور مقبرہ جہانگیر میں covered area بھی ہے اور uncovered area بھی ہے۔ وہ پارک کتنا لمبا چوڑا ہے کہ جہاں چوبیس مالی کام نہیں

کر سکتے؟ میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ چوبیس مالی مقبرے کے اندر ہمہ وقت کام کرتے ہیں یا افسروں کے گھروں میں کام کرتے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ مالی افسروں کے گھروں میں کام کرتے ہیں یا وہاں مقبرے پر کام کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں میاں صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ جو مالی ہیں وہ وہاں پر ہی کام کرتے ہیں اور چوکیدار بھی وہاں ہیں۔ کوئی کسی کے گھر پر کام نہیں کرتا اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہمارے notice میں لائی جائے اور ہم انشاء اللہ اس پر فوری طور پر action لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، اب اگلا سوال رانا محمد افضل خان صاحب کا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! On his behalf.

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: وہ آپ سے پہلے on his behalf پر آ گئی ہیں، آپ مہربانی کر کے انہیں سوال کر لینے دیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں بڑا آسان سا سوال کروں گی اور وہ مشکل نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، کیا ہو گا؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ضمنی سوال آسان ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، میں نے آپ کو کب کہا ہے کہ آپ آسان یا مشکل سوال کریں؟ آپ کا سوال ہے آپ چاہے جو مرضی سوال کریں، But relevant to this question.

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آسان سوال کرنے لگی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! سوال نمبر 5830 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز خاتون ممبر نے رانا محمد افضل خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد۔اقبال سٹیڈیم کی پراپرٹی لیز یا کرائے پر دینے کی تفصیلات

*5830:رانا محمد افضل خان: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد اقبال سٹیڈیم کی پراپرٹی لیز یا کرائے پر کن لوگوں کو دی گئی ہے، ماہانہ کرایہ اور نام کی تفصیل دی جائے؟

(ب) پراپرٹی کا کرایہ کس اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے اور اس آمدن کو کس طرح اور کون سے کاموں پر خرچ کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا سٹیڈیم میں عوام کی سہولت کے لئے پبلک ٹائلٹ بنائے جا سکتے ہیں؟

(د) اگر ہاں تو کتنے ٹائلٹ بنانے ضروری ہیں اور کب تک بنا دیئے جائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) فیصل آباد اقبال سٹیڈیم کی 106 دکانیں ہیں جو باقاعدہ نیلام عام کے ذریعے 1985 میں 15 سالہ کرایہ داری/لیز پر دی گئی تھیں۔مدت کرایہ داری/لیز میں مزید 15 سال اضافہ کیا گیا ہے۔فروری 2009 سے کرایہ مبلغ -/7 روپے فی مربع فٹ کے حساب سے مقرر ہے اور کرایہ میں 10 فیصد سالانہ اضافہ ہوتا ہے۔دکانوں میں باربی کیو، ریسٹورنٹ، فاسٹ فوڈ، گارمنٹس، سٹیشنری، باربر وغیرہ کے کاروبار شامل ہیں۔

دکانوں کے علاوہ سندباد، فن لینڈ تفریحی مقامات ہیں اور ایک لال قلعہ کے نام سے ریسٹورنٹ ہے۔ جن کا بالترتیب سالانہ کرایہ مبلغ 11 لاکھ، 12 لاکھ اور 36 لاکھ روپے ہے۔ تین سال کے بعد 25 فیصد کرایہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ب) اقبال سٹیڈیم کے فنڈ میں مقرر شدہ کرایہ جمع ہوتا ہے۔یہی اس کی آمدنی کا ذریعہ ہے جو سٹیڈیم کی بلڈنگ کی maintenance، اندرون بیرون گراؤنڈز، پارکس کی دیکھ بھال، ملازمین کی تنخواہوں اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

(ج) سٹیڈیم کے مین گیٹ کے ساتھ چار عدد پبلک ٹائلٹس پہلے سے موجود ہیں جو عام پبلک استعمال کر رہی ہے۔اس کے علاوہ سٹیڈیم کے ہر گیٹ کے ساتھ چھ چھ ٹائلٹس موجود ہیں جو میچ کے دنوں میں پبلک کے استعمال کے لئے کھولے جاتے ہیں۔

(د) مزید ٹائلٹس بنانے کی فی الحال ضرورت نہ ہے کیونکہ سندباد، فن لینڈ اور دیگر ریسٹورینٹس کے اپنے ٹائلٹس بھی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہاں پر ٹائلٹس بنائے گئے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان پر قبضہ کس کا ہوتا ہے، وہ اپنی من مانی کے پیسے لیتے ہیں یعنی ٹائلٹ جانے کے لئے لوگوں سے منہ مانگے دام وصول کئے جاتے ہیں تو کیا انہوں نے یہاں پر سرکاری بندے بٹھائے ہوتے ہیں یا مک مکا والے ٹھیکیدار ہوتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ڈار صاحبہ کا سوال بڑا valid ہے لیکن میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں کوئی مک مکا ہوتا ہے اور انشاءاللہ نہ ہی ہونے دیں گے۔ Procedure کے مطابق اوپن ٹھیکہ ہوتا ہے، اوپن نیلامی یا auction میں ہر آدمی حصہ لے سکتا ہے اور اس میں کوئی بھی ہیبنکی پھینکی برداشت نہیں کی جائے گی۔ یہ ٹائلٹس کافی ہیں اگر further ضرورت ہو گی تو انشاءاللہ بنائیں جائیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں کہ ٹھیکیدار سے کتنی فیس لیتے ہیں یعنی کتنی فیس پر وہ ٹھیکہ دیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جب وہ ٹھیکہ ہو گا تو پھر آپ کو بتائیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میری بات سنیں کہ اکثر دیکھا گیا ہے وہ منہ مانگے پیسے مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی، اب آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جس طرح رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کہہ رہی ہیں اگر کوئی شکایت ہے تو اس پر ہم action لیں گے، اس کا کیس رجسٹرڈ کرائیں گے اور جو زیادہ ریٹ وصول کرے گا انشاءاللہ اس کا ٹھیکہ بھی منسوخ کرائیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب ضمنی سوال پر آ گئے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا تھا کہ پراپرٹی کا کرایہ کس اکاؤنٹ میں جمع ہوتا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا تو مجھے یہ بتادیں کہ یہ جواب کیوں نامکمل ہے؟ دوسری بات یہ ہے اس میں جتنی بھی رقم اکٹھی ہوتی ہے اس کو خرچ کرنے کی اتھارٹی کس کے پاس ہے اور اس کو خرچ کرنے کا کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سٹیڈیم میں موجود دکانوں سے جو بھی income آتی ہے وہ باقاعدہ سٹیڈیم کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی ہے۔ اگر میجر صاحب کہتے ہیں تو میں اکاؤنٹ نمبر منگوالیتا ہوں، اس کے utility Bills اور ملازمین کی تنخواہیں ہم اسی income سے ادا کرتے ہیں اس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور source نہیں ہے۔ میرے بھائی اگر کچھ مزید suggest کرتے ہیں تو ہم وہ بھی بالکل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ میرا سوال بالکل مختلف تھا۔ میں نے پوچھا ہے کہ کس اکاؤنٹ میں پیسے جمع کرائے جاتے ہیں یعنی گورنمنٹ کے اکاؤنٹ نمبر 1 یا 4 میں یا پھر کوئی پرائیویٹ اکاؤنٹ ہے، وہ کس کے نام پر اکاؤنٹ ہے اور اس کو خرچ کرنے کی اتھارٹی کس کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ سپورٹس سٹیڈیم کا اکاؤنٹ ہے جو کہ اقبال سٹیڈیم کے نام سے ہے اور باقاعدہ اسی اکاؤنٹ میں پیسے جمع ہوتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! سمجھ نہیں آئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اقبال سٹیڈیم کا اپنا اکاؤنٹ ہے اور rent کی صورت میں جتنی رقم آتی ہے وہ اسی اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کیا پرائیویٹ اکاؤنٹ ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! یہ ڈسٹرکٹ سپورٹس اکاؤنٹ ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس رقم کو خرچ کرنے کی اتھارٹی کس کے پاس ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! اس کا overall "ڈی سی او" انچارج ہوتا ہے اس کے بعد "ڈی او" سپورٹس اس کو manage کرتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میجر صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا ہے۔ اس کے فنڈز کو Sports Officer utilize کرتا ہے اور وہی اس کا overall incharge ہوتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ڈی سی او کس chain of command سے محکمہ یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت کے اندر آتا ہے اور وہ کس حیثیت سے یہ سب کچھ کنٹرول کر رہا ہے کیونکہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ chain of command کے اندر اس کی کہاں پر space آتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! یہ سوال آثار قدیمہ سے متعلقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو sports سے متعلق ہے۔ اقبال سٹیڈیم Sports Board کے under آتا ہے، اس کا علیحدہ D.O Sports ہے جو ڈسٹرکٹ میں sports کو overall manage کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں پر جتنی بھی دکانیں ہیں ان کا کرایہ آتا ہے اگر میجر صاحب کہیں گے تو میں اس کی further detail بھی مہیا کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی، اگلا سوال چودھری طاہر محمود ہندلی صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5917 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ، سپورٹس کمپلیکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5917: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں عالمی معیار کے سپورٹس کمپلیکس کہاں کہاں واقع ہیں، ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع سیالکوٹ میں فٹبال گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کون سے اضلاع میں فٹبال گراؤنڈز موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں عالمی معیار کے سپورٹس کمپلیکس نہ ہیں البتہ سیالکوٹ سپورٹس کمپلیکس بمقام کوٹلی امیر علی تحصیل سیالکوٹ زیر تعمیر ہے۔ جب اس کی تعمیر مکمل ہوگی تو اس میں فٹبال گراؤنڈ، دو باسکٹ بال کورٹس، دو ٹینس کورٹس اور ایک جمنیزیم ہال کی سہولت میسر ہوگی۔

(ب) حکومت پنجاب کی گرانٹ سے گورنمنٹ ہائی سکول، چارواہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں فٹبال گراؤنڈ تیار کرائی گئی ہے۔ یہ منصوبہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کا ہے اور سکیم نمبر 276اے ڈی پی 10۔2009 کی ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں فٹبال گراؤنڈز موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں سوال کے جواب میں فٹبال گراؤنڈ کا بتایا ہے کہ کوٹلی امیر علی میں یہ زیر تعمیر ہے اور اس کی تعمیر جلد مکمل ہو جائے گی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں، کتنا کام ہو چکا ہے اور کتنے فنڈز خرچ ہو چکے ہیں؟ The Parliamentary Secretary may tell us the exact date کہ یہ کب مکمل ہوگا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! کیا انہوں نے جز (ب) کے حوالے سے پوچھا ہے؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ سیالکوٹ سپورٹس کمپلیکس کوٹلی امیر علی میں زیر تعمیر ہے جب اس کی تعمیر مکمل ہو گی تو اس میں فٹبال گراؤنڈ، دو باسکٹ بال کورٹس، دو ٹینس کورٹس اور ایک جیمنیزیم ہال کی سہولت میسر ہو گی تو میں پوچھتا ہوں کہ یہ جب کب آئے گی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! یہ پچھلا منصوبہ تھا اس پر کام ہو رہا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کو بہت جلد مکمل کر لیں گے اور اس کی مزید تفصیل مہیا کر دی جائے گی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ کتنے فنڈز مختص ہوئے تھے اور کتنے خرچ ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! یہ منصوبہ تقریباً مکمل ہو چکا ہے وہاں پر کھیل ہو رہے ہیں اور اس میں یہ declare نہیں ہے کہ فٹبال یا والی بال کھیلا جا سکتا ہے۔ اس میں کبڈی اور کرکٹ بھی ہو رہی ہے یہ تمام کھیلوں کے لئے مکمل کر لیا گیا ہے اور نوجوان اس میں پوری طرح حصہ لے رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں ہمارے ایک اہم حکومتی ممبر جو کہ بڑے عہدے پر فائز ہیں ان سے میں نے پوچھا کہ آپ کیوں proper جواب نہیں دے رہے تھے۔

جناب سپیکر: جی، وہ کون تھے؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وہ جو بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں کیا کروں، میں کل سیکرٹری کو بلاتا رہا ہوں لیکن وہ مجھے اس کی مکمل تیاری کرانے کے لئے نہیں آئے۔ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر صاحبان جو یہاں جواب دیتے ہیں تو ان بے چاروں کا قصور نہیں ہے۔ میں اپنے بھائیوں سے کہوں گا کہ اللہ کے واسطے انہیں معافی دے دیں۔

جناب سپیکر: یہ بے چارے نہیں ہیں، اللہ کے فضل سے چارہ گر ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں کہ ان کے کہنے پر تو سیکرٹری نہیں آتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سچ نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض تو سن لیں۔ ان کے کہنے پر سیکرٹری آتے ہیں اور نہ ہی محکمہ ان کو briefing دیتا ہے۔ یہاں صوبہ میں one man show ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اسمبلی کی طرف سے اشتہار دیں کہ گمشدہ وزیراعلیٰ جہاں کہیں جس کو ملیں تو اسے پکڑ کر اسمبلی میں لایا جائے۔

جناب سپیکر: جی،! آپ کی مہربانی، آپ سے توقع کرتے تھے کیونکہ آپ کافی دنوں کے بعد آئے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہر سٹیڈیم کی annual maintenance grant ہوتی ہے پنجاب کے جتنے فٹبال گراؤنڈز یا سٹیڈیم ہیں ان کی annual maintenance grant میرے علم کے مطابق 50ہزار روپے یا اس سے کم و بیش کچھ زیادہ ہے۔ لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں ایک فٹبال گراؤنڈ سٹیڈیم بنایا گیا جس پر کروڑوں روپیہ خرچ ہوا ہے۔ پچھلے چار سال سے اس کے لئے یہ گرانٹ نہیں مل رہی ہے اور ایسے بہت سارے سٹیڈیم ہیں کہ گرانٹ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی deterioration ہو رہی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا ان کا کوئی ریکارڈ ان کے پاس ہے یا ان کی بہتری کرنے کے لئے ان کا کوئی ارادہ ہے؟ تاکہ یہ سٹیڈیم اور یہ قومی ورثہ محفوظ ہو سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! کرنل صاحب نے جو بات کی ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کروں گا کہ جتنے بھی سٹیڈیم ہیں ان کی maintenance کی جاتی ہے۔ اس میں کمی بیشی تو ہو سکتی ہے یا جیسے پچھلے سال سیلاب کی وجہ سے mishap ہو گیا تھا۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ کرنل صاحب نے جس طرح point out کیا ہے اس سٹیڈیم کی repair یا maintenance جو بھی ہے وہ ہم کرا دیں گے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ annual maintenance grant پر سیلاب کی وجہ سے کہیں پر بھی cut نہیں لگا البتہ development funds پر ضرور قدغن لگائی گئی تھی۔ مہربانی فرما کر اسے نوٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اسے reconsider کر لیا جائے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! لیاقت پور ضلع رحیم یار خان میں ایک سٹیڈیم ہے جسے میری اطلاع کے مطابق پچھلے چار سال سے گرانٹ نہیں ملی۔ اسی طرح میری یہ گزارش ہے کہ ایسے جتنے بھی سٹیڈیم ہیں ان کو بھی گرانٹ دی جائے تاکہ قومی ورثہ محفوظ ہو سکے اور ہمارے بچوں کو کھیل کود کے لئے ایک اچھی جگہ مل سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ پچھلے سال سیلاب کی وجہ سے جتنے بھی سپورٹس کے ڈویلپمنٹ پروگرام چل رہے تھے وہ وقتی طور پر روک دیئے گئے تھے لیکن اس سال ہم ان کو گرانٹ دے رہے ہیں اور یہ معاملہ under process ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب والا! On her behalf.

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! On her behalf.

جناب سپیکر: محترمہ ساجدہ میر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! ان کا تعلق مسلم لیگ (ق) سے ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے On her behalf سوال put کر دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترمہ ساجدہ میر صاحبہ جو کچھ فرما رہی ہیں وہ بالکل ٹھیک ہے۔ محترمہ عائشہ جاوید کا تعلق مسلم لیگ (ق) سے ہے اس لئے میری آپ سے personal request ہے کہ اس سوال پر ان کو موقع نہ دیا جائے بلکہ محترمہ ساجدہ میر کو موقع دیا جائے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! آپ نے خود ہی فیصلے کئے ہوئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! محترمہ کا تعلق مسلم لیگ (ق) سے ہے اس لئے آپ خود ہی انصاف کریں۔

جناب سپیکر: وہ بھی ان کے ساتھ ہیں یہ دونوں اکٹھے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یا تو آپ یہ کہہ دیں کہ محترمہ مسلم لیگ (ق) سے منتخب نہیں ہوئیں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں ایسی بات نہیں کرتا۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! یا تو آپ کہہ دیں کہ محترمہ مسلم لیگ (ق) سے منتخب نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر: کوئی کسی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کو موقع نہیں ملے گا میں محترمہ عائشہ جاوید کو موقع دے رہا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! پہلے میں بولی ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے ان کی بات سنی ہے انہوں نے on her behalf کہا ہے۔ محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب والا! سوال نمبر 6082۔ On her behalf. اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نسیم لودھی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ہاکی سٹیڈیمز کی تعداد و تفصیل

*6082: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے ہاکی سٹیڈیم ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں کن کن اضلاع میں اور کہاں کہاں ہاکی سٹیڈیم واقع ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) صوبہ پنجاب میں ہاکی کے کل 10 سٹیڈیم موجود ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع میں ہاکی سٹیڈیم واقع ہیں۔

نمبر شمار	ضلع	سٹیڈیم	زیر کنٹرول
1	ضلع بہاولپور	مطیع اللہ ہاکی سٹیڈیم بہاولپور	سپورٹس ڈیپارٹمنٹ
2	ضلع فیصل آباد	ایف ڈی اے ہاکی سٹیڈیم فیصل آباد	فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی
3	ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	گوجرہ ہاکی سٹیڈیم گوجرہ	تحصیل سپورٹس کمیٹی گوجرہ
4	ضلع سیالکوٹ	ہاکی سٹیڈیم سیالکوٹ	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
5	ضلع لاہور	نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور	سپورٹس بورڈ پنجاب
6	ضلع لاہور	منی ہاکی سٹیڈیم لاہور	سپورٹس بورڈ پنجاب
7	ضلع راولپنڈی	آرمی ہاکی سٹیڈیم راولپنڈی	پاکستان آرمی
8	ضلع اٹک	لیاقت علی ہاکی سٹیڈیم اٹک	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
9	ضلع میانوالی	ہاکی سٹیڈیم میانوالی	تحصیل کونسل میانوالی
10	ضلع خوشاب	ہاکی سٹیڈیم خوشاب	منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔کنٹرول کے حوالے سے زیر غور ہے۔

علاوہ ازیں تقریباً پنجاب کے ہر ضلع میں ملٹی پل سٹیڈیم اور ہاکی گراؤنڈز موجود ہیں جہاں پر دیگر کھیلوں کے علاوہ ہاکی بھی کھیلی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب والا! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ ضلع خوشاب میں ہاکی سٹیڈیم complete ہو چکا ہے۔اس کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے کنٹرول کے حوالے سے زیر غور ہے۔کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ دو سال گزرنے کے بعد ابھی تک اس کے کنٹرول کا فیصلہ نہیں ہو سکا اگر ان کو یہی نہیں معلوم کہ یہ کس کے کنٹرول میں ہے تو پھر ایسے سٹیڈیم بنانے کا کیا فائدہ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! سوال یہ تھا کہ صوبہ پنجاب کے کن کن اضلاع میں کہاں کہاں ہاکی سٹیڈیم واقع ہیں؟ ان کی

تفصیل ہم نے مہیا کی ہے کہ دس اضلاع میں ہاکی سٹیڈیم موجود ہیں اور اس کی پوری تفصیل ہم نے دے دی ہے۔ میری بہن نے جو دوسری بات پوچھی ہے اس کا کنٹرول اب ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کے پاس ہے جب کوئی منصوبہ مکمل ہو جاتا ہے تو ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کو اس کا کنٹرول دے دیا جاتا ہے۔ جب تک وہ مکمل نہیں ہوتا تو اس وقت تک اس کا کنٹرول محکمہ بلڈنگ کے پاس ہوتا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب والا! اس سوال کے جواب کو تقریباً ڈیڑھ سال گزر گیا ہے اور دیکھیں اس کا جواب محکمہ کی طرف سے کیا آ رہا ہے، کیا محکمہ اس بارے میں ابھی تک clear نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): اب یہ مکمل ہو چکا ہے اور اس وقت اس کا کنٹرول ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کے پاس ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب والا! جز (الف) میں انہوں نے بتایا ہے کہ دس ہاکی سٹیڈیم صوبہ پنجاب میں واقع ہیں۔ کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ کتنے اضلاع میں آسٹروٹرف بچھایا جا چکا ہے، اس وقت ان کے پاس ہاکی کھیلنے کے لئے کتنے آسٹروٹرف گراؤنڈز موجود ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): اس وقت آسٹروٹرف کے سات گراؤنڈ موجود ہیں جس میں نیشنل ہاکی سٹیڈیم اور منی ہاکی سٹیڈیم، خوشاب، گوجرہ، فیصل آباد، بہاولپور اور سیالکوٹ شامل ہیں جبکہ سرگودھا میں ابھی زیر تعمیر ہے۔ یہ گراؤنڈز تو مکمل ہیں باقی جو ہماری نئی پلاننگ ہے اس میں ہم مزید اضلاع بھی شامل کر رہے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہاکی ہمارا قومی کھیل اور پاکستان کی شناخت بھی ہے۔ کیا حکومت آنے والے وقت میں مزید گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ سکولوں کی سطح پر بھی بچوں کو آسٹروٹرف پر ہاکی کھیلنے کا موقع مل سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا بڑا اچھا سوال ہے اور واقعی ہم اس چیز کو promote کر رہے ہیں۔ لاہور میں اس کام کے لئے ہم نے تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب زمینیں allocate کی ہیں۔ اس کے علاوہ پورے پنجاب میں ہمیں جہاں بھی جگہ مل رہی ہے ہم گراؤنڈز بنا رہے ہیں اور ان کی feasibility reports بھی جاری ہو چکی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے پورے پنجاب میں سپورٹس کا انعقاد کیا ہے۔ ہم

سمجھتے ہیں کہ پنجاب کے ہر حصے میں چاہے وہ راجن پور، رحیم یار خان، لیاقت پور ہے اوراٹک ہے تو ہر جگہ پر ہم سپورٹس کو facilitate کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! میرا ایک انتہائی اہم ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس سوال پر تین ضمنی سوال تو ہو چکے ہیں اب آپ کی مرضی ہے؟

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! سب سے پہلے تو میں رانا صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے لیاقت پور کا نام لیا ہے۔ اس چھوٹی سی جگہ کا نام جب یہاں پر آتا ہے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی ہے۔ میں جو سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس وقت پورے پنجاب میں دس ہاکی سٹیڈیم موجود ہیں۔ جنوبی پنجاب کی آبادی ساڑھے چار کروڑ کے قریب ہے اور اس ساڑھے چار کروڑ کی آبادی کے لئے صرف ایک سٹیڈیم بہاولپور میں موجود ہے۔ میں پوچھنا یہ چاہتا ہوں کہ سٹیڈیم بنانے کا criteria کیا ہے، جنوبی پنجاب سے بھی بڑے نامی گرامی کھلاڑی ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے پاکستان کی نمائندگی بھی کی ہے اگر نمائندگی کی بنیاد پر سٹیڈیم بنائے گئے ہیں تو بھی وہ بتادیں اگر آبادی کی بنیاد پر بنائے گئے ہیں تو مہربانی فرما کر وہ بتادیں، مجھے یہ criteria بتادیں اور جنوبی پنجاب کو پیچھے رکھنے کا کیا جواز ہے؟

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال بنتا تو نہیں ویسے آپ کی مرضی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب نے suggestions دیں اور اس کے بعد انہوں نے اس پر عملدرآمد بھی شروع کر دیا ہے۔ اس کے تحت ہر تحصیل میں دو دو سٹیڈیم کی منظوری دی گئی ہے۔ اس پر پورے پنجاب میں ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بہاولپور میں تو سٹیڈیم پہلے سے موجود ہے ہم ملتان، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر اور تحصیل کی سطح پر انشاءاللہ دو دو گراؤنڈز بنائیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ Very good.

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب والا! ہم بھی ان کو appreciate کرتے ہیں لیکن مہربانی کرکے یہ بتادیں کہ کیا ضلع رحیم یار خان جہاں سے میں خود منتخب ہوا ہوں وہاں پر کوئی کام شروع ہو چکا ہے، زمین allocate ہو چکی ہے، PC-I یا provisional چیزیں ہو چکی ہیں یا نہیں؟ اس سے ہم لوگوں کو بتا سکیں گے کہ حکومت وقت یہ کام کر رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! کرنل صاحب نے جو detail مانگی ہے اس کے لئے fresh question بنتا ہے۔ میں اس کی تفصیل لے کر ان کو مہیا بھی کروں گا اور جہاں جہاں جگہ ہے وہاں پر PC-I بن رہا ہے۔ پورے پنجاب میں جس کسی کا بھی حق بنتا ہے وہ ہم ان کو دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! اس میں ہمارے ضلع پاکپتن کا ذکر تک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ ان سے علیحدہ مل لیں۔ آپ بھی کوئی سوال دیتے تو پھر ان سے پوچھ لیتے۔

رانا تنویر احمد ناصر: سوال نمبر 6114۔ on his behalf اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں محکمہ سپورٹس کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

***6114: خواجہ محمد اسلام:** کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ سپورٹس میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(ب) اس ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا فنڈز سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مختص کیا گیا؟

(ج) اس ضلع کے شہریوں کو کھیلوں کی کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(د) کیا ضلع کے شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے کے عوض کوئی فیس وصول کی جارہی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع فیصل آباد ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس ضلع میں محکمہ ہذا کے دو دفتر کام کر رہے ہیں۔ ڈویژنل سپورٹس آفس اور ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس، ملازمین کی کل تعداد 23 ہے۔ تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔

ڈویژنل سپورٹس آفس

نمبر شمار	نام ملازم	عہدہ	بنیادی سکیل
1	زبیر انور	ڈی او (سپورٹس)	18
2	محمد منیر	اسسٹنٹ / جونیئر کلرک	07
3	علی محمد	جونیئر کلرک	07
4	ریاض حسین	نائب قاصد	02

ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 09-2008 میں مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نان ڈویلپمنٹ فنڈ	6,025,440/- روپے	تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپورٹس فنڈ	6,100,000/- روپے	تفصیل فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 10-2009 میں مختص کئے گئے فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نان ڈویلپمنٹ فنڈ	6,434,423/- روپے	تفصیل فلیگ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سپورٹس فنڈ	6,272,000/- روپے	تفصیل فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں شہریوں کو کھیلوں کی مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام	کنٹرولنگ	گیم
1	اقبال سٹیڈیم	ڈی سی او فیصل آباد	کرکٹ
2	ہاکی سٹیڈیم	ایف ڈی اے	ہاکی
3	بوہڑانوالی گراونڈ	کمشنر فیصل آباد	کرکٹ / بیڈمنٹن / ریسلنگ / باڈی بلڈنگ
4	کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس	کمشنر فیصل آباد	سکواش / بیڈمنٹن / باسکٹ بال / فٹنس جم
5	الفتح سپورٹس کمپلیکس	کمشنر فیصل آباد	سکواش / بیڈمنٹن / فٹنس جم
6	سمن آباد سپورٹس کمپلیکس	کمشنر فیصل آباد	سکواش / بیڈمنٹن / فٹنس جم
7	غلام محمد آباد سپورٹس کمپلیکس	کمشنر فیصل آباد	سکواش / بیڈمنٹن / فٹنس جم
8	سپورٹس کمپلیکس 189 رب	ڈی ڈی او (آر)	سکواش / بیڈمنٹن

(د) شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے کے عوض مندرجہ ذیل شرح سے فیس وصول کی جاتی ہے۔

اقبال سٹیڈیم	پی سی بی	Rs. 6000/- per day
	رجسٹرڈ کلب	Rs. 1000/- per day
	غیر رجسٹرڈ کلب	Rs. 2000/- per day
ہاکی سٹیڈیم	ڈیپارٹمنٹ	Rs. 500/- per match
	رجسٹرڈ کلب	Rs. 100/- per match
بوہڑانوالی گراونڈ	رجسٹرڈ کلب	Rs. 1000/- per day
	غیر رجسٹرڈ کلب	Rs. 2000/- per day

سپورٹس کمپلیکسز فیس تفصیلات

رجسٹریشن فیس	Rs. 500/-
ممبر شپ فیس	Rs. 300/- per month

سال 2009-10 میں 50 لاکھ روپے مختص کئے گئے جس کی ایک قسط ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی میں آئی۔

1-	21لاکھ 25ہزار روپے
لائل پور ٹاؤن	Nil
جناح ٹاؤن	04لاکھ 92ہزار روپے
	24-11-2009
اقبال ٹاؤن	Nil
مدینہ ٹاؤن	02لاکھ 80ہزار روپے
	21-12-2009
تحصیل سمندری	05لاکھ روپے
	29-03-2010
تحصیل تاندلیانوالہ	Nil
تحصیل جڑانوالہ	Nil
تحصیل چک جھمرہ	Nil
میزان	33لاکھ 97ہزار روپے

سال 2008-09 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کھیلوں کے فروغ کے لئے -/5,000,000 روپے مختص کئے جو تین اقساط میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی میں آئے۔

1	16لاکھ روپے	22-10-2008
2	16لاکھ روپے	19-02-2009
3	18لاکھ روپے	30-06-2009
لائل پور ٹاؤن	05لاکھ روپے	21-06-2009
جناح ٹاؤن	Nil	
اقبال ٹاؤن	02لاکھ روپے	30-6-2009
مدینہ ٹاؤن	Nil	
تحصیل سمندری	04لاکھ روپے	
تحصیل تاندلیانوالہ	Nil	
تحصیل جڑانوالہ	Nil	
تحصیل چک جھمرہ	Nil	
میزان	61لاکھ روپے	

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

رانا تنویر احمد ناصر: جناب والا! میرا ضمنی سوال جز (د) کے بارے میں ہے۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا ضلع کے شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے کے عوض کوئی فیس وصول کی جا رہی ہے؟ اس کی کافی تفصیل فراہم کی گئی ہے۔ میرا اس سلسلے میں ضمنی سوال یہ ہے کہ جس طرح سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کھیلوں کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ اب یونین کونسل کی سطح پر games ہو رہی ہیں اور اس کے لئے کروڑوں روپے کے انعامات بھی رکھے گئے ہیں اور اسی طرح یوتھ کو incentive دینے کے لئے اس قسم کے پروگرام کئے جا رہے ہیں۔ کیا حکومت پنجاب کوئی ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ اس سٹیڈیم میں جو یہ games ہو رہی ہیں اور ان سے جو فیس وصول کی جا رہی ہے اس کو ختم کر دیا جائے؟

جناب سپیکر: Facilities ہم ساری لینا چاہتے ہیں لیکن ٹیکس دینا، فیس دینا ہمارے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جب سٹیڈیم یا گراؤنڈ بن جاتے ہیں تو پھر ان کا کنٹرول ڈسٹرکٹ یا تحصیل آفس کے پاس ہوتا ہے اور ان کی maintenance کے لئے فنڈز بھی required ہوتے ہیں، انہوں نے خود manage کیا ہوتا ہے۔ ہر تحصیل کی سطح پر جو دو دو گراؤنڈز بن رہے ہیں ان کا کنٹرول، وہاں کے عملے کی تنخواہیں اور further maintenance کے لئے جو required funds ہیں وہ انہوں نے خود generate کرنے ہوتے ہیں۔ رانا صاحب کا جو سوال ہے انشاء اللہ ہم اس پر بھی غور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: لیکن اس سوال کے بارے میں ہو۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! جی، اسی سوال کے بارے میں ہوگا جواب کے جز (الف) میں دیا گیا ہے کہ ڈویژنل سپورٹس آفس اور ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس موجود ہیں جبکہ ایک ہی سپورٹس آفیسر کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بتا دیں کہ آیا یہ ڈویژنل سپورٹس افسر ہے یا ڈسٹرکٹ سپورٹس افسر ہے اور یہ کب سے وہاں پر تعینات ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو grant تقسیم ہوتی ہے اس کا criteria کیا ہے؟ اگر آپ تفصیل دیکھیں تو کئی ایسی تحصیلیں ہیں کہ جن کو دونوں سالوں میں ایک پیسا

بھی نہیں ملااور کئی ایسی تحصیلیں ہیں کہ جن کو دونوں سالوں میں لگاتارgrant ملی ہے۔پچاس لاکھ روپے گرانٹ ملتی ہے اور 61لاکھ روپے خرچ ہوتے ہیں یہ گیارہ لاکھ کے فالتو فنڈز کہاں سے آئے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرااس پر روشنی ڈال دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! راناصاحب نے جو بات کی اس سلسلے میں عرض ہے کہ اس کے لئے جو further funds required ہوتے ہیں اگر وہ خود generate نہ کر سکیں تو پھر ڈسٹرکٹ سے مانگ لیتے ہیں یا note بنا کر کمشنر صاحب کو بھیجتے ہیں اور funds manage کئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: very good اگلا سوال جناب آصف بشیر بھاگٹ صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 6297 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب آصف بشیر بھاگٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین، کھیلوں کے فروغ کی تفصیلات

*6297: **جناب آصف بشیر بھاگٹ:** کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ سپورٹس نے 2008 سے آج تک کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں خواتین کی کتنی سپورٹس ٹیمیں ہیں؟

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ بالا عرصہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ سپورٹس نے 2008 سے آج تک جتنے ٹورنامنٹ منعقد کروائے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن آزادی 14-08-2008 کو مندرجہ ذیل میچز منعقد کروائے۔

(الف) بیڈمنٹن فرینڈز بیڈمنٹن کلب بمقابلہ سٹی بیڈمنٹن کلب

(ب) ہاکی سید جعفر شاہ ہاکی کلب بمقابلہ نیو گولڈن ہاکی کلب

(ج) فٹبال شاہین فٹبال کلب بمقابلہ سٹیڈیم فٹبال کلب

(د) کرکٹ گولڈ سٹار کلب بمقابلہ ینگ سٹار کرکٹ کلب

(ہ) کبڈی منڈی بہاؤالدین کبڈی کلب بمقابلہ پھالیہ کبڈی کلب

-2 13۔مارچ2009 کو جشن بہاراں کے دوران کبڈی میچ دھول رانجھا ہائی سکول بمقابلہ ایم بی ہائی سکول منڈی بہاؤالدین منعقد کروایا گیا۔

-3 سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن بہاراں24تا27۔مارچ2009میں مندرجہ ذیل کھیل منعقد کروائے گئے:۔

(الف) باڈی بلڈنگ آکاش باڈی بلڈنگ کلب بمقابلہ نیو آکاش باڈی بلڈنگ کلب

(ب) کراٹے وکی کراٹے کلب بمقابلہ پھالیہ کراٹے کلب

(ج) ہاکی سید جعفر شاہ ہاکی کلب بمقابلہ گولڈن ہاکی کلب

-4 14۔اگست2009میں مندرجہ ذیل کھیل منعقد کروائے گئے۔

(الف) کرکٹ ینگ سٹار کرکٹ کلب بمقابلہ ایم سی سی کرکٹ کلب

(ب) کبڈی کندھانوالہ کبڈی کلب بمقابلہ پھالیہ کبڈی کلب

-5 29تا30۔دسمبر2009کو مندرجہ ذیل کھیل منعقد کرائے گئے:۔

(الف) ریسلنگ ٹیڈی ریسلنگ کلب بمقابلہ بھولا ریسلنگ کلب

(ب) باکسنگ حافظ آباد باکسنگ کلب بمقابلہ منڈی بہاؤالدین باکسنگ کلب

(ج) تیکوانڈو منڈی بہاؤالدین تیکوانڈو ٹیم بمقابلہ حافظ آباد تیکوانڈو ٹیم

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:۔

-1 تحصیل منڈی بہاؤالدین میں خواتین کی اہم ٹیمیں یہ ہیں۔والی بال، ہاکی، اتھلیٹکس، بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس

-2 تحصیل پھالیہ میں خواتین کی اہم ٹیمیں یہ ہیں۔کرکٹ،والی بال، اتھلیٹکس اور بیڈ منٹن

-3 تحصیل ملکوال میں خواتین کی ٹیمیں یہ ہیں۔والی بال، اتھلیٹکس، بیڈ منٹن اور ٹیبل ٹینس

(ج)

-1 7۔دسمبر2009 چیف منسٹر سپورٹس پروگرام انٹر ڈسٹرکٹ بیڈ منٹن گرلز کے سلسلہ میں بیڈ منٹن کی ٹیم آفیشل کلب گوجرانوالہ میں حصہ لیا۔

-2 7۔دسمبر2009 چیف منسٹر سپورٹس پروگرام انٹر ڈسرکٹ اتھلیٹکس گرلز کے سلسلے میں کھلاڑیوں نے جناح سٹیڈیم گوجرانوالہ میں حصہ لیا۔

-3 7۔دسمبر2009 چیف منسٹر سپورٹس پروگرام انٹر ڈسٹرکٹ والی بال گرلز کے سلسلے میں خواتین کی ٹیم نے جناح سٹیڈیم گوجرانوالہ میں حصہ لیا۔

4- 14تا18۔دسمبر 2009 میں چیف منسٹر انٹر ڈسٹرکٹ والی بال گرلز کے سلسلے میں لاہور میں خواتین کی ٹیم نے حصہ لیا۔(والی بال خواتین کی ٹیم پنجاب کی ونر ٹیم ثابت ہوئی)

5- سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈویژنل/ڈسٹرکٹ ٹرائلز ہاکی میں 3۔مئی 2010 کو خواتین کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جون 2010 کو یہ سوال پوچھا گیا تھا اور جنوری 2011 میں اس کا جواب آیا ہے۔

جناب سپیکر: وہ بات چھوڑ دیں۔آپ ضمنی سوال کریں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا ہے کہ last event 14تا18۔دسمبر 2009 کو ہوا تھا لیکن today is 2012 کیا پارلیمانی سیکرٹری یا محکمے کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ update ہو کر آئیں، وہ تو ہمیں تین سال پرانی کہانی سنا رہے ہیں، اگر یہ update ہو کر نہیں آئے تو آپ ان سے پوچھیں کہ یہ update ہو کر کیوں نہیں آئے؟

جناب سپیکر: آپ سوال کریں جس کا میں ان سے جواب لوں۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! سوال یہی ہے کہ 2009 سے 2012 تک جو events ہوئے ہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب ان کی تفصیل بتائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم بالکل update ہیں لیکن جب سوالات زیادہ ہوں گے تو انہوں نے اپنی turn پر ہی آنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): اس کے لئے جو ایک گھنٹے کا وقت مختص کیا گیا ہے اس میں جو سوالات آتے ہیں ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ سے latest position پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): انہوں نے جو تفصیل مانگی ہے اس کے لئے fresh question کریں تو ہم ان کو تفصیل مہیا کر دیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! چلیں یہ بتا دیں کہ 2009 سے 2011 تک منڈی بہاؤالدین میں کتنے events ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انہوں نے جو point raise کیا تھا اس کا جواب دے دیا گیا ہے لیکن اب انہوں نے اس کی detail مانگی ہے تو ہم وہ بھی ان کو مہیا کر دیں گے، انہوں نے 2008 کی تفصیل مانگی تھی وہ ہم نے دے دی ہے اگر 2011 کا کہتے تو وہ بھی دے دیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، 2011 کی تفصیل بھی ان کو بعد میں دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جی، دے دیتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب ضمنی سوال پر ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: Very kind of you, Sir آپ کی محبت اور شفقت ہے آپ ہمیں عزت دیتے ہیں۔ گزارش ہے کہ خواتین ہماری آبادی کا تقریباً 51 فیصد ہیں، ابھی پیچھے سے آواز آئی ہے تو شاید 52 فیصد ہو گئی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ حکومت نے ضلع کی سطح پر خواتین کے لئے کھیلوں میں کون سی چیزیں plan کی ہیں، کیا ان کے لئے کوئی الگ جمنیزیم plan کر دیئے ہیں یا ان کے لئے کوئی کرکٹ گراؤنڈ بنائے ہیں ابھی ہماری خواتین کی کرکٹ کی بڑی اچھی ٹیم ہے کیا انہوں نے خواتین کے لئے کرکٹ گراؤنڈ بنانے کا ارادہ کیا ہے یا کوئی plan کیا ہے یا اگلے دو تین یا چار سال میں خواتین کے لئے ایک سپیشل پیکج کے طور پر across the board پورے صوبے میں کا کوئی plan ہے یا district wise کسی plan کی detail دے سکیں گے؟

جناب سپیکر: جی بتائیں، gender کی پابندی ہے یا کیا کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم ہر سال CM Cup کا انتظام کرتے ہیں اور وہ ہر سال منعقد کیا جاتا ہے۔ 2011 میں بھی اس کا انعقاد کیا گیا ہے، ہم نے سپورٹس کا جو further arrange کیا ہے اس میں سکول، کالجز اور یونیورسٹی کی طالبات participate کر سکتی ہیں۔ یہ پورے پنجاب کے لئے ہے یہ تقریباً پچاس دن کا event ہے جس میں سکول level کے بچے بھی participate کریں گے اور عام نوجوان بھی participate کر سکتا ہے۔ ہم نے بچیوں کے لئے خصوصی طور پر instructions جاری کی ہیں کہ وہ ہر طریقے سے ٹیموں کو manage کریں اور جیسی بھی ٹیمیں ہیں انہیں وہاں پر participate کرائیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! میں نے activities کی بات نہیں کی، جب سے پاکستان بنا ہے تب سے ہر سکول کالج میں activities ہوتی ہیں میں نے تو facilities کی بات کی ہے کہ facilities create کرنے کے لئے کیا plan ہے چونکہ خواتین کے لئے پردے کا انتظام ہوتا ہے، ان کی اپنی requirements کے مطابق چیزیں ہوتی ہیں تو کیا حکومت ایسا ارادہ رکھتی ہے کہ ان کے لئے ایسی facilities create کی جائیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گرلز سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں جتنے گراؤنڈز ہیں ہم نے انہیں upgrade کیا ہے اور وہاں باقاعدگی کے ساتھ سپورٹس کروا رہے ہیں اور ہم انہیں مزید بھی مواقع مہیا کر رہے ہیں اور اسے update بھی کر رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب پھر کالجوں پر آ جاتے ہیں، میری بچیاں کالج میں پڑھتی ہیں ہماری بہنیں وہاں پڑھاتی ہیں لیکن جو خواتین گھروں میں ہیں، کیا ہم ان کے لئے بھی کچھ کر رہے ہیں؟ کیا ان کو اچھی activity دینے کے لئے کوئی facility plan کر رہے ہیں، میں پلاننگ کا پوچھ رہا ہوں کہ کیا ہم اس طرح کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں کہ ان کے لئے plan کر کے آنے والے وقت میں ان کو ایسی facilities دے سکیں اور یہ دنیا میں ہر جگہ موجود ہیں، ہمارے ہمسائے ہندوستان میں موجود ہیں اور اگر آپ کا بھی اس سلسلے میں کوئی ارادہ ہے تو مہربانی کر کے بتا دیں؟

جناب سپیکر: آپ تجاویز لے کر آیا کریں۔جب آپ کا pre-budget session آئے گا تو اس میں ضرور تجاویز دیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ہم ان سے جو آج گزارشات کر رہے ہیں یہ اس بارے میں تو کچھ بتا دیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! کرنل صاحب نے جو فرمایا ہے انشاء اللہ ہم اس پر غور کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہو گیا۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: میں شکر گزار ہوں کہ آپ غور کرنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی بھاگٹ صاحب کا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: آپ کے پہلے دو on his behalf ہو چکے ہیں اس لئے اب آپ نہیں کر سکتے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 6298 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب آصف بشیر بھاگٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ سپورٹس کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6298: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین محکمہ سپورٹس کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کل پانچ افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

-1	تحصیل سپورٹس آفیسر	منڈی بہاؤالدین
-2	تحصیل سپورٹس آفیسر	تحصیل پھالیہ
-3	جونیئر کلرک	منڈی بہاؤالدین
-4	جونیئر کلرک	تحصیل ملکوال
-5	نائب قاصد	منڈی بہاؤالدین

(ب) اس وقت کل تین اسامیاں خالی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام اسامی	پے سکیل	تعداد خالی اسامیاں
1	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر منڈی بہاؤالدین	17	01
2	تحصیل سپورٹس آفیسر ملکوال	16	01
3	جونیئر کلرک TSO منڈی بہاؤالدین	07	01

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ تین اسامیاں خالی ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اسامیاں کب سے خالی ہیں اور کیوں خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یہ تین اسامیاں کب سے اور کیوں خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس میں منڈی بہاؤالدین میں جو ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر کی سیٹ ہے وہ بالکل خالی ہے، تحصیل سپورٹس آفیسر کی اسامی بھی خالی ہے لیکن ہم نے جونیئر کلرک کی اسامی پچھلے ماہ fill کر دی ہے اور جو دو باقی رہ گئی ہیں انہیں بھی انشاء اللہ جلدی fill کر دیں گے۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: جناب سپیکر! میں نے پوچھا ہے کہ کب سے خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): یہ عرصہ دراز سے خالی ہیں اور پچھلی گورنمنٹ کے دور سے خالی آرہی ہیں لیکن ہم نے fill کرنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ اسامیاں fill کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اختر ملک: عرصہ دراز سے کیا مراد ہے اور کیا یہ اسامیاں پاکستان بننے سے پہلے کی خالی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! انہوں نے یہ نہیں پوچھا، اب ڈسٹرکٹ آفیسر کی اسامی بھی fill ہو چکی ہے اور جو رہ گئی ہے اسے بھی جلدی fill کر لیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب کو ضمنی سوال پوچھ لینے دیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب مارچ 2010 میں موصول ہوا تھا چلو ہم assume کر لیتے ہیں کہ یہ اسامیاں اس وقت سے خالی ہیں لیکن دو سال گزرنے کے باوجود یہ اسامیاں کیوں خالی ہیں؟ اگلے دن لاء منسٹر صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ کرائم ریٹ بے روزگاری کی وجہ سے بڑھا ہے تو انہوں نے یہ اسامیاں fill کیوں نہیں کیں اور اس کی کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ایڈیشنل چارج دیا گیا تھا اور اب بھی ایڈیشنل چارج چل رہا ہے اور یہ دو سال سے ہے جبکہ ہم نے ایک سیٹ fill کر دی ہے جو باقی ہے وہ ابھی ایڈیشنل چارج پر چل رہی ہے ہم اسے بھی بہت جلد fill کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: بس کریں، بہت ہو گیا۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: جناب سپیکر! اجازت دیں تو ایک بہت خوبصورت سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ جیسا خوبصورت ہو گا تو ضرور اجازت دوں گا۔

معزز ممبران حزب اقتدار: آج تو فوج ہی باریاں لے رہی ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) نوید اقبال ساجد: فوج لے رہی ہے تو ہمارا قصور تو نہیں ہے۔ فوج پر اللہ نے کرم کیا ہوا ہے۔ فوج کو اللہ نے ودیعت کی ہوئی ہے کہ وہ سوال کرنے اور اپنا point of view دینے کی اہل ہے۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد:جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ پہلے ہر تحصیل میں تحصیل سپورٹس آفیسر ہوتے تھے،اس کے بعد ڈائریکٹر سپورٹس ہوتے تھے اور یہ ہر تحصیل کی سطح پر بڑی اچھی اچھی activities کرایا کرتے تھے۔میلے ہوتے تھے اور کبڈی کے میچ ہوتے تھے جس سے معاشرے کا حبس نکلتا تھا۔آج ہمارے اندر گھٹن پیدا ہو گئی ہے صرف اس لئے کہ ہم یہ چیزیں organize نہیں کر رہے اور سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ ان کے organizers intact نہیں ہیں۔کیا محکمہ یہ ارادہ رکھتا ہے کہ ان کے organizers، تحصیل سپورٹس آفیسرز تعینات کر دیئے جائیں گے اور اس بات کو ensure کیا جائے گا کہ وہ ہر جگہ پر موجود ہیں تاکہ معاشرے میں اچھی activities ترویج پا سکیں اور اس حبس اور گھٹن کو کم سے کم کیا جا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز،سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر اور تحصیل لیول پر تحصیل سپورٹس آفیسر موجود ہیں۔یہ پورا setup کام کر رہا ہے۔وزیر اعلیٰ پنجاب نے اسی گھٹن کو ختم کرنے کے لئے پورے پنجاب میں Sports Festival 2012 کا آغاز کیا ہے۔اس وقت ہر یونین کونسل میں سپورٹس ہو رہی ہیں۔وہ دیہات کہ جہاں پر کبھی کوئی sportsman نہیں تھا ہم نے کوشش کی ہے کہ وہاں پر بھی ایک پوری ٹیم آ کر participate کرے۔یونین کونسل سے لے کر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی سطح تک ہم نے اس کو manage کیا ہے۔انشاءاللہ تعالیٰ 50 دنوں تک یہ activities جاری رہیں گی جس سے کافی گھٹن ختم ہو جائے گی۔

جناب سپیکر:جی،.Let me proceed further now

کرنل(ریٹائرڈ)نوید اقبال ساجد:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں لیکن میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے جب وہ سوال کا جواب دیں تو سوچ لیا کریں۔اس وقت ہمارے ہاں یونین کونسل لیول پر سپورٹس کا network نہیں ہے۔جب سے ہماری مقامی حکومتیں ختم ہوئی ہیں تو یونین کونسل لیول پر sports activities کا network نہیں ہے۔میں ضلع رحیم یار خان کی بات کروں گا کہ ہماری دو تحصیلوں میں ایک سپورٹس آفیسر نہیں ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ وہاں پر سپورٹس آفیسرز تعینات کئے جائیں اس سے حکومت کی نیک نامی ہو گی۔

جناب سپیکر: جہاں پر سپورٹس آفیسرز کی کمی ہے اس کو پورا کیا جائے۔اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔اگلا سوال محترمہ شگفتہ شیخ صاحبہ کا ہے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر6323، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع قصور۔کھیلوں کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*6323: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور میں محکمہ نے سال09-2008، 10-2009 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے اور ان پر اخراجات کیا آئے؟

(ب) ضلع قصور میں خواتین کی سپورٹس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ج) کیا ضلع قصور میں سپورٹس سٹیڈیم تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) قصور جمنیزیم کی تعمیر کب مکمل ہوگی اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ہ) قصور سٹیڈیم کے لئے عبدالخالق کالونی کے قریب جگہ مختص ہوئی تھی، اس منصوبے پر کام کب شروع ہوگا؟

(و) سال10-2009 کے لئے ضلع قصور میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ز) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کن مقاصد کے لئے بنائی جاتی ہے اور ضلع قصور میں کون کون سے ممبران پر کمیٹی مشتمل ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) تفصیل ٹورنامنٹ درج ذیل ہے جس پر پانچ لاکھ روپے خرچ ہوئے:-

تفصیل سال09-2008	خرچ	تفصیل سال10-2009	خرچ
سائیکل ریس	13,010/-روپے	روشن بھیلہ فٹبال میچ	12,500/-روپے
چیف منسٹر کبڈی ٹورنامنٹ	40,090/-روپے	کرکٹ ٹورنامنٹ	28,500/-روپے
انٹر ڈسٹرکٹ ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ	7,475/-روپے	پنجاب انٹر کلب فٹبال ٹورنامنٹ	28,800/-روپے
اتھلیٹکس انٹر ڈسٹرکٹ U-16	19,175/-روپے	کرکٹ میچ قصور	18,100/-روپے
انٹر ڈسٹرکٹ کبڈی ٹورنامنٹ	10,108/-روپے	لاہور ڈویژن چیف منسٹر گولڈ کپ	63,380/-روپے
لاہور ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ والی بال گرلز	52,712/-روپے	کرکٹ میچ	16,250/-روپے
انٹر کلب تحصیل قصور کرکٹ ٹورنامنٹ	94,400/-روپے	خواتین کرکٹ میچ	34,254/-روپے

جشن بہاراں 2009	289,861/- روپے	انٹر تحصیل لاہور ڈویژن فٹبال بھیلہ روشن	195,160/- روپے
کل	546,830/- روپے	بیز ز بسلسلہ ٹورنامنٹ	5,960/- روپے
		کل	555,804/- روپے

(ب) ضلع قصور میں خواتین کی سپورٹس کے فروغ کے لئے مختلف گیموں میں یوتھ مقابلے منعقد کروائے جاتے ہیں۔مزید برآں انٹر ڈسٹرکٹ یوتھ مقابلوں کے لئے خواتین کی ٹیمیں تیار کی جاتی ہیں اور ان کے کیمپ لگائے جاتے ہیں۔

(ج) جی ہاں۔ضلع قصور میں قصور سٹیڈیم کے لئے عبدالخالق کالونی میں منصوبہ زیر غور ہے۔

(د) 30-12-2010 کو جمنیزیم کی تعمیر مکمل ہو جائے گی اس کا تخمینہ لاگت 50.291 ملین ہے۔

(ہ) محترمہ شگفتہ شیخ ایم پی اے صاحبہ کی درخواست پر سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے قصور میں نزد عبدالخالق کالونی میں محکمہ اوقاف کی اراضی پر سٹیڈیم بنانے کا منصوبہ بنایا ہے حصول زمین کے سلسلے میں اوقاف ڈیپارٹمنٹ سے مراسلت جاری ہے جس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(و) بجٹ 10-2009 میں مبلغ 7 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ضلع میں کھیلوں کے فروغ اور بہتر تجاویز کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! جز(ہ) میں پوچھا گیا ہے کہ "قصور سٹیڈیم کے لئے عبدالخالق کالونی کے قریب جگہ مختص ہوئی تھی، اس منصوبے پر کام کب شروع ہوگا؟" اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے قصور نزد عبدالخالق کالونی میں محکمہ اوقاف کی اراضی پر سٹیڈیم بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ حصول زمین کے سلسلے میں اوقاف ڈیپارٹمنٹ سے مراسلت جاری ہے جس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔" یہ جواب دسمبر 2010 کا آیا ہوا ہے۔اب 2012 ہے لیکن ابھی تک اس کا فیصلہ ہوا اور نہ ہی محکمہ کو اوقاف نے زمین دی ہے تو اس تاخیر کی کیا وجہ ہے؟

جناب سپیکر: اوقاف تو علیحدہ محکمہ زمین ہے۔کیا وہ زمین مسلم اوقاف یا ہندو اوقاف کی ہے؟

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! یہ مسلم اوقاف کی زمین ہے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس پر محکمہ کام کر رہا ہے۔ ہم بالکل یہ سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قصور میں سپورٹس سٹیڈیم کی ضرورت ہے لیکن ابھی تک زمین کا issue resolve نہیں ہوا جیسے ہی یہ معاملہ resolve ہوتا ہے تو ہم فوری طور پر funds provide کر کے یہ سٹیڈیم بنادیں گے۔

محترمہ شگفتہ شیخ: جناب سپیکر! ڈی سی او کی طرف سے جو سمری گئی ہے اس میں انہوں نے واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ زمین lease پر دی جائے۔ جس طرح ڈی پی ایس کو زمین allot ہوئی ہے اسی طرح سے سٹیڈیم کے لئے بھی زمین دی جائے۔ مجھے وجہ بتائی جائے کہ اس سٹیڈیم کے لئے زمین کیوں نہیں دی جا رہی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! محکمہ اس issue کو جلد از جلد resolve کرانے کی کوشش کرے گا اور جیسے ہی یہ معاملہ حل ہوتا ہے تو یہ سٹیڈیم بنا دیا جائے گا۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ز) میں پوچھا گیا ہے کہ "ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کن مقاصد کے لئے بنائی جاتی ہے اور ضلع قصور میں کون کون سے ممبران پر کمیٹی مشتمل ہے؟" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ضلع میں کھیلوں کے فروغ اور بہتر تجاویز کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے ممبران کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔" میرا سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے بنانے کا criteria کیا ہے، کیا یہ گدی نشینی، چناؤ یا نامزدگی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس میں نامزدگی کی جاتی ہے۔ اس کمیٹی میں مختلف کلبوں کی سپورٹس ایسوسی ایشن کے عہدیدار اور sportsmen شامل کئے جاتے ہیں۔ جیسے کوئی کبڈی کا senior sportsmen ہے تو ہم اس کو شامل کرتے ہیں۔ ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ Parliamentarians کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے تاکہ وہ اپنے علاقے کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے بہتر تجاویز دے سکیں۔ ضلع اور تحصیل کی سطح پر نامزدگیوں کا process جاری ہے اور انشاء اللہ یہ کمیٹیاں بہت جلد مکمل کر لی جائیں گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ضلع یا تحصیل میں یہ نامزدگیاں کون کرتا ہے، یہ authority کس کے پاس ہے اور کون سی authority ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنانے کے لئے نامزدگی کرتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! متعلقہ ضلع کے ڈی سی او، ضلع سپورٹس آفیسر، اس علاقے کے منتخب نمائندے، ایم پی اے اور ایم این اے صاحبان مل بیٹھ کر اس کمیٹی کی نامزدگیاں کرتے ہیں۔ ہم نے ان کمیٹیوں میں concerned لوگوں کو ہی شامل کیا ہے اور اس پر تقریباً کام مکمل ہو چکا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پچھلے چار سالوں میں مجھے تو نہیں پوچھا گیا۔ میرے ساتھ اس حوالے سے کوئی رابطہ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں کہ میاں صاحب سے کیوں نہیں پوچھا گیا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم ڈی سی او ٹوبہ ٹیک سنگھ سے رابطہ کرتے ہیں اور سیکرٹری سپورٹس کی طرف سے ان کو فوری طور پر ہدایت جاری کراتے ہیں کہ وہ میاں محمد رفیق صاحب سے رابطہ کریں اور ان کی رائے کو بھی شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ان کا فوری طور پر میاں محمد رفیق صاحب سے رابطہ کرائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے اپنے جواب میں بتایا ہے کہ متعلقہ ایم پی اے کو ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنانے کے لئے شامل کیا جاتا ہے۔ ہمیں تو چار سالوں میں کسی نے نہیں پوچھا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ان کو مل نہیں سکے ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اب ان کی رائے کو انشاءاللہ تعالیٰ مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "ٹورنامنٹ پر پانچ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں جبکہ کل اخراجات -/555904 روپے کے ہوئے ہیں۔ ان اخراجات کا ان کے پاس کیا فارمولا ہے؟ یہاں تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ کرکٹ ٹورنامنٹ کے لئے -/28,800 روپے خرچ ہوئے، آگے پھر دیا ہوا ہے کہ کرکٹ میچ قصور کے لئے -/18,100 روپے خرچ ہوئے ہیں، اسی طرح آگے ایک اور کرکٹ میچ کے لئے -/16,250 روپے اور پھر خواتین

کرکٹ میچ کے لئے -/34,254روپے خرچ کئے گئے تو ان اخراجات کے لئے کیا فامولا ہے؟ یہاں پر ہر کرکٹ میچ کے لئے different expenditures show کئے گئے ہیں تو یہ disparity کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کا سوال سمجھ نہیں سکا۔ مہربانی کر کے وہ ذرا اپنے سوال کو دہرا دیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ "ٹورنامنٹ پر پانچ لاکھ روپے خرچ کئے گئے ہیں لیکن آخر میں کل اخراجات -/555804روپے بتائے گئے ہیں۔ ایک تو یہ disparity ہے اور دوسرا ایک کرکٹ میچ پر اخراجات کرنے کے لئے آپ کے پاس کیا فارمولا ہے؟ یہاں پر جواب میں چار کرکٹ میچوں کے اخراجات بتائے گئے ہیں اور ہر میچ پر مختلف amount خرچ ہوئی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اگر زیادہ teams participate کرتی ہیں تو اخراجات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات مختص شدہ amount سے اخراجات بڑھ جاتے ہیں اور اس کا انحصار teams کے participate کرنے پر ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب کے شہروں میں سٹیڈیم / فٹ بال گراونڈز بنانے کی تفصیلات

*5058: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میانوالی، خوشاب، نارووال، لودھراں اور شیخوپورہ میں سٹیڈیم / فٹبال گراونڈز نہ ہیں؟

(ب) حکومت ان اضلاع میں کب تک مذکورہ سہولیات مہیا کردے گی، تاریخ و سال سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ سوائے نارووال کے باقی تمام اضلاع میں سٹیڈیم اور گراونڈ موجود ہیں، جہاں فٹبال سمیت تمام کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ نارووال میں سٹیڈیم کا منصوبہ جگہ نہ ہونے کی وجہ سے تعطل کا شکار ہے تاہم نارووال میں مختلف جگہوں پر گراونڈ موجود ہیں جہاں کھیلوں کی سرگرمیاں ہوتی رہتی ہیں۔

(ب) مذکورہ تمام اضلاع میں سوائے نارووال کے سٹیڈیم اور فٹبال گراونڈ موجود ہیں اور حکومت ان کو مزید بہتر کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ نارووال میں بھی سٹیڈیم کے لئے بھرپور کوشش کی جائے گی۔

جلو پارک ریزارٹ لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*6899: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جلو پارک ریزارٹ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کی پہلی دفعہ تعمیر کب ہوئی تھی اور کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) اس میں بیڈ رومز کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ان بیڈرومز کی الاٹمنٹ کون کرتا ہے اور اس میں ٹھہرنے کے مجاز کون کون افراد ہیں یکم جنوری 2010 سے آج تک جن افراد کو یہ روم الاٹ ہوئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اس ریزارٹ سے حکومت کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ریزارٹ کو اعلیٰ معیار کے مطابق رینوویٹ کیا جا رہا ہے، اگر ہاں تو اس کا تخمینہ کتنا ہے اور یہ کام کب تک مکمل ہوگا؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) محکمہ ہذا کے زیر انتظام جلو پارک ریزارٹ 12 ایکڑ (96 کنال) رقبہ پر مشتمل ہے۔

(ب) جلو پارک ریزارٹ کی تعمیر 89-1988 میں ہوئی تھی اور اس پر 14.05 ملین روپے لاگت آئی تھی۔

(ج) اس ریزارٹ میں تعمیر کردہ بیڈرومز کی تعداد 16 عدد ہے۔

(د) بیڈرومز کی الاٹمنٹ نہیں کی جاتی بلکہ روزانہ کی بنیاد پر رینٹ پر دیئے جاتے ہیں یکم جنوری 2010 سے اب تک یہ ریزارٹ رینٹ پر نہیں دیا گیا بلکہ BOT کی بنیاد پر لیز پر دینے کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے جو کہ زیر کارروائی ہیں۔ متعلقہ انچارج ریزارٹ کمرے کرایہ پر دیتا ہے۔ تمام سیاح اور کمرہ کرایہ پر لینے کے خواہشمند افراد اپنی شناخت کے بعد ٹھہرنے کے مجاز ہیں۔

(ہ) یہ ریزارٹ سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران بند رہا ہے لہذا اس سے کوئی آمدن نہیں ہوئی۔

(و) اس ریزارٹ کو اعلیٰ معیار کے مطابق رینوویٹ کیا گیا ہے کام کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکا ہے اور تقریباً 14.434 ملین روپے لاگت آئی ہے۔ دوسرے مرحلے کے کام کا تخمینہ تاحال فائنل نہیں ہوا ہے تاہم جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

ضلع لاہور۔ہاکی کے گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6906: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں لڑکیوں کے ہاکی کھیلنے کے کل کتنے گراونڈز ہیں نیز یہ گراونڈز کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں لڑکیوں کے ہاکی کے سال2009 کے دوران کل کتنے میچ ہوئے نیزان میچوں میں کن کن ٹیموں نے حصہ لیاان کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں لڑکیوں کے ہاکی کھیلنے کی تقریباً09 گراونڈز ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام گرلزہاکی گراونڈ	بمقام
i	گورنمنٹ گرلزہائی سکول(ہاکی گراونڈ)	ماڈل ٹاؤن ای بلاک لاہور
ii	گورنمنٹ کمپری ہینسو گرلز سکول(ہاکی گراونڈ)	وحدت روڈلاہور
iii	گورنمنٹ کوئین میری گرلزہائی سکول(ہاکی گراونڈ)	شملہ پہاڑی،لاہور
iv	گورنمنٹ گرلزہائی سکول(ہاکی گراونڈ)	برکی،لاہور
v	لاہور کالج یونیورسٹی برائے خواتین(ہاکی گراونڈ)	جیل روڈ،لاہور
vi	کنیئرڈ کالج برائے خواتین(ہاکی گراونڈ)	جیل روڈ،لاہور
vii	کوئین میری کالج برائے خواتین(ہاکی گراونڈ)	شملہ پہاڑی،لاہور
viii	نیشنل ہاکی سٹیڈیم(ہاکی گراونڈ نمبر I&II)	فیروزپور روڈ،لاہور
ix	گورنمنٹ کالج برائے خواتین لاہور(ہاکی گراونڈ)	باغبانپورہ،لاہور

(ب) ضلع لاہور میں سال2009 کے دوران لڑکیوں کے مختلف ٹورنامنٹس میں تقریباً126 میچز ہوئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب سپورٹس بورڈ کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کا معاملہ

*7031: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیاوزیریوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں سپورٹس بورڈ میں کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ملازمین کو کب تک ریگولر کر دیا جائے گا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اس وقت پنجاب سپورٹس بورڈ میں کوئی ملازم کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہا ہے۔

(ب) سپورٹس بورڈ پنجاب میں کوئی ملازم کنٹریکٹ پر کام نہیں کر رہا، تاہم تمام ملازمین جو وقتاً فوقتاً بھرتی کئے گئے تھے، پہلے ان کے سروس رولز نہیں تھے اب ملازمین کے سروس رولز بن گئے ہیں اور انہیں ریگولر کئے جانے کا عمل جاری ہے۔

شرقپور شریف میں سپورٹس کمپلیکس بنانے کا معاملہ

*7180: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شرقپور شریف کو تحصیل کا درجہ حاصل ہوئے تقریباً چھ سال ہو چکے ہیں، اس دوران نوجوانوں کو صحت مندانہ جسمانی سرگرمیوں کے سلسلے میں اب تک کیا اقدامات عمل میں لائے گئے ہیں اور مزید کیا اقدامات کئے جانے کا پروگرام ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرقپور شریف میں کوئی سپورٹس کمپلیکس / جمنیزیم نہ ہے اگر ہاں تو مذکورہ سہولیات کی عدم فراہمی کی کیا وجوہات ہیں اور حکومت کب تک سپورٹس کمپلیکس / جمنیزیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل شرقپور شریف کا قیام ہوئے چھ سال ہو چکے ہیں۔ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ شیخوپورہ نے تحصیل شرقپور شریف میں تحصیل کی سطح پر مختلف کھیلوں میں انٹر سکول / انٹر کلب کروائے ہیں اور تحصیل کی مختلف کھیلوں کے کھلاڑی ضلع اور پنجاب لیول تک تحصیل کی نمائندگی کر چکے ہیں جن میں گرلز اتھلیٹکس میں حنا اقبال ہائی سکول کوٹ محمود، روملہ شہزادی پائی سکول ناظر لبھانہ، بسمعہ افضل ہائی سکول شرقپور، کبڈی میں عابد، نصیر اور تنویر، بوائز اتھلیٹکس میں شمشاد اور رضوان پنجاب کی سطح تک کھیل چکے ہیں اور اس سال 11-2010 میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ نے مختلف کھیلوں کا شیڈول جاری کیا ہوا ہے جس کے تحت تحصیل شرقپور میں مختلف کھیلوں کا انعقاد کیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شرقپور شریف میں سپورٹس کمپلیکس اور جمنیزیم ہال نہیں ہے۔ متعدد بار سپورٹس کمپلیکس اور جمنیزیم ہال کا منصوبہ بنایا گیا لیکن سرکاری زمین دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے یہ منصوبہ جات پایۂ تکمیل نہ ہو سکے۔ حکومت اس کوشش میں ہے کہ

جونہی زمین دستیاب ہوتی ہے دوسرے اضلاع و تحصیلوں کی طرح شرقپور شریف میں بھی کھلاڑیوں کے لئے باقاعدہ سپورٹس کمپلیکس اور جمنیزیم ہال بنایا جائے گا۔

صوبہ میں قائم سٹیڈیمز سے متعلقہ تفصیلات

*7252: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کھیلوں کے لئے کل کتنے سٹیڈیم ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کتنے ایسے سٹیڈیم ہیں جو کھیلوں کے لئے استعمال ہو رہے ہیں اور کتنے ایسے سٹیڈیم ہیں جو بند پڑے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ بے شمار سٹیڈیم کھنڈرات بن گئے ہیں ان پر حکومت کی کوئی توجہ نہ ہے؟

(د) اگر حکومت ان سٹیڈیم کو مرمت کرنا چاہتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 101 سٹیڈیمز ہیں جن میں سے 8 سٹیڈیمز زیر تعمیر ہیں تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صوبہ پنجاب میں 101 سٹیڈیم قابل استعمال ہیں اور 8 سٹیڈیمز زیر تعمیر ہیں جن کی تفصیل جز (الف) میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے، جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔محکمہ سپورٹس پنجاب کے زیر انتظام کوئی سٹیڈیم کھنڈر نہیں بنا ہے۔

(د) حکومت پنجاب کے زیر انتظام جن سٹیڈیمز میں مرمت کی ضرورت ہوتی ہے وہاں مرمت کا کام کرادیا جاتا ہے۔

لاہور۔تاریخی عمارتوں کی تفصیلات

*7488: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں کون کون سی مغلیہ دور کی تاریخی عمارتیں اور دیگر یادگاریں ہیں ان سے ہونے والی سالانہ آمدنی 2007 سے 2010 تک کیا تھی اور اس دوران ان عمارات پر مرمت اور دیکھ بھال

کے لئے کتنے اخراجات ہوئے اور وہاں پر تعینات عملہ اور ان کے گریڈز اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کی جائے ؟

(ب) ہرن مینار ضلع شیخوپورہ کے لئے محکمہ کیا ایسے اقدامات اٹھا رہا ہے جس سے سیاحوں کی تعداد اور آمدن میں اضافہ ہو سکے ؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور میں مغلیہ دور کی تقریباً 53 تاریخی عمارتیں اور یادگاریں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔لاہور میں محکمہ آثار قدیمہ کے زیر انتظام دو تاریخی عمارتیں، شاہی قلعہ اور شالامار باغ سے حاصل ہونے والی سالانہ آمدنی از سال 2007 تا 2010 مبلغ 6,45,96,501 روپے ہے اور اس عرصہ میں ان عمارات کی دیکھ بھال اور مرمت پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	(ترقیاتی)	(غیر ترقیاتی)
شاہی قلعہ و شالامار باغ لاہور	162.177 ملین روپے	68.331 ملین روپے

ان عمارات پر تعینات عملہ اور ان کے گریڈ کی عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

شالامار باغ / شاہی قلعہ لاہور

(بی پی ایس-19)	01
(بی پی ایس-18)	04
(بی پی ایس-17)	06
(بی پی ایس-16)	04
(بی پی ایس-15)	01
(بی پی ایس 14)	03
(بی پی ایس-12)	01
(بی پی ایس-11)	08
(بی پی ایس-10)	02
(بی پی ایس-09)	04
(بی پی ایس-08)	02
(بی پی ایس-07)	13
(بی پی ایس-06)	07
(بی پی ایس-05)	07
(بی پی ایس-04)	13
(بی پی ایس-03)	05

(بی پی ایس-02)	23
(بی پی ایس-01)	138
کل	242
شاہدرہ کمپلیکس	
(بی پی ایس-05)	03
(بی پی ایس-04)	02
(بی پی ایس-03)	01
(بی پی ایس-02)	73
(بی پی ایس-01)	02
کل	81
زیب النساء	
(بی پی ایس-02)	01
چوبرجی	
(بی پی ایس-02)	01
دہلی گیٹ	
(بی پی ایس-02)	01
لوہاری گیٹ	
(بی پی ایس-02)	01
حضوری باغ	
(بی پی ایس-05)	01
(بی پی ایس-02)	15

(ب) ہرن مینار ضلع شیخوپورہ کے لئے وفاقی حکومت کے زیر انتظام محکمہ آثار قدیمہ و میوزیم نے 2008 میں پانچ سالہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 115 ملین روپے کی لاگت سے ایک ماسٹر پلان ترتیب دیا جس کے تحت ہرن مینار کے تالاب کی مکمل مرمت، تالاب کے اندر بارہ دری کی تزئین و آرائش جزوی مرمت، گراسی پلاٹوں کی ڈویلپمنٹ اور ایک عدد نئے ٹیوب ویل کی تنصیب، زائرین کی سکیورٹی کے لئے باؤنڈری وال کی تعمیر و جنگلہ کی تنصیب کا کام مکمل ہو چکا ہے۔اس کے علاوہ وہاں آنے والے سیاحوں کی حفاظت کے لئے ایک پولیس چوکی کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔آئندہ سالوں میں درج ذیل کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

1- لائبریری کا قیام و دفاتر کی تعمیر

2- زائرین کی سہولت کے لئے کینٹین / اے کلاس ریسٹورینٹ کی تعمیر

3- زائرین کے لئے ٹائلیٹ کی تعمیر

4- ہرن مینار و متعلقہ عمارات کی illumination (خصوصی روشنی کا بندوبست)

ہرن مینار سے ملحقہ عمارات کی درست حالی تزئین و آرائش کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

ضلع چنیوٹ، کھیلوں کے فروغ کی تفصیلات

*7554: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع چنیوٹ کو کھیلوں کے فروغ کے لئے سال 2009-10 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور وہ کس کس مد میں خرچ ہوا، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

محکمہ سپورٹس ضلع چنیوٹ کو سال 2009-10 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے گئے کیونکہ ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر کی تعیناتی نہ ہوئی تھی، (بجٹ کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

ضلع چنیوٹ، ٹورنامنٹس کی تفصیلات

*7555: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ نے 2008 سے آج تک کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں خواتین کی کتنی سپورٹس ٹیمیں ہیں؟

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ بالا عرصہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) کیا ضلع چنیوٹ میں خواتین کے لئے علیحدہ سپورٹس سٹیڈیم ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) چنیوٹ کو مورخہ 01-07-2009 سے ضلع کا درجہ دیا گیا اور 01-07-2010 کو ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر کی تعیناتی ہوئی، سیلاب کی وجہ سے فنڈز منجمد ہیں لہذا کوئی ٹورنامنٹ نہیں

کرایا جاسکا-انشاء اللہ جلد فنڈز جاری ہونے پر ضلع چنیوٹ میں کھیلوں کی سرگرمیاں شروع کی جائیں گی-

(ب) ضلع چنیوٹ میں خواتین کی سکولز لیول پر مندرجہ ذیل ٹیمیں ہیں-
بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، باسکٹ بال، ہینڈ بال، والی بال، نیٹ بال، اتھلیٹکس

(ج) کوئی نہیں کیونکہ سیلاب کی وجہ سے فنڈز منجمد تھے فنڈز جاری ہونے پر جلد خواتین کی کھیلوں کے فروغ کے لئے سرگرمیاں شروع کی جائیں گی-

(د) خواتین کے لئے کوئی علیٰحدہ سٹیڈیم نہ ہے-تاہم ضلع چنیوٹ میں 19 ملین روپے سے ضلعی حکومت جھنگ نے جمنیزیم شروع کیا تھا جس پر اب تک 11 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں- ضلع پولیس چنیوٹ نے یہاں پولیس لائن بنائی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تعمیراتی کام رکا ہوا ہے اگر پولیس کا قبضہ ختم ہو جائے تو اس جمنیزیم کو خواتین کی کھیلوں کی سرگرمیوں کے لئے بھی مختص کیا جاسکتا ہے-

قائداعظم سٹیڈیم بورے والا کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*7784: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قائداعظم سٹیڈیم بورے والا کب کتنے رقبہ پر بنایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سٹیڈیم کے لئے تعینات 10 ڈیلی ویجز ملازمین کو 5 سال قبل فارغ کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سٹیڈیم کی صفائی کی حالت بہت بری ہے؟

(د) اس کی دیکھ بھال کے لئے اب کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سٹیڈیم کی ابتر حالت کے پیش نظر مزید ملازمین تعینات کرنے کو تیار ہے، تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) قائداعظم سٹیڈیم کا کل رقبہ 154 کنال 4 مرلے ہے-یہ رقبہ پنجاب سپورٹس بورڈ کے نام ہے- اس سٹیڈیم کا سنگ بنیاد 13۔مئی 2003 کو رکھا گیا جبکہ افتتاح 16۔جون 2005 کو ہوا-

(ب) قائد اعظم سٹیڈیم بورے والا کے لئے جولائی 2006 میں ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر کی منظوری سے ڈیلی ویجز کی بنیاد پر دس افراد کو بطور بیلدار، چوکیدار، خاکروب بھرتی کیا گیا تھا لیکن جولائی2009 میں حکومت پنجاب فنانس ڈیپارٹمنٹ نے عارضی عملہ کی بھرتی پر پابندی لگا دی تھی اور بجٹ نہ ملنے کی وجہ سے ان تمام دس افراد کو جنوری2010 میں فارغ کر دیا گیا۔

(ج) تحصیل میونسپل ایڈ منسٹریشن بورے والا کے تعاون سے سٹیڈیم کی صفائی کروائی جاتی ہے۔

(د) سٹیڈیم کی دیکھ بھال کے لئے اس وقت کوئی ملازم کام نہ کر رہا ہے۔

(ہ) گورنمنٹ نے سٹیڈیم تو بنا دیا لیکن اس کی دیکھ بھال کے لئے ضروری عملہ کی اسامیاں منظور نہ کی گئیں جب تک سٹیڈیم کے لئے مستقل اسامیاں منظور نہیں ہوتیں اس وقت تک ملازمین کی تقرری نہیں ہو سکتی۔

ضلع وہاڑی، بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*7786: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال2008-09 اور2009-10 کے دوران ضلع وہاڑی میں محکمہ سپورٹس کو کتنا بجٹ سالانہ ملا، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ب) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی اور ٹی ایم اے والا سے ان سالوں کے دوران کتنی رقم ملی؟

(ج) کیا ان سالوں کے دوران ضلعی گورنمنٹ اور ٹی ایم اے کے کل بجٹ کا2 فیصد محکمہ سپورٹس کو دیا گیا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز ان دو سالوں کے دوران کتنی رقم ان اداروں کی طرف بنتی تھی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

سال2008-09	-/2035748روپے
سال2009-10	-/2000000روپے

(ب)

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی سے -/2035748روپے

-/2000000روپے

ٹی ایم اے بورے والا Nil

(ج) صرف ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے محکمہ سپورٹس کو دو فیصد بجٹ دیا گیا جبکہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کی جانب سے کوئی بجٹ نہ دیا گیا تھا۔

بمطابق لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 فنکشن اینڈ پاورز تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشنز صفحہ نمبر 35 شق نمبر 54(N) تحصیل میونسپل اینڈ منسٹریشن سپورٹس بجٹ کو خود خرچ کر سکتی ہے کسی تحصیل یا ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو نہیں دے سکتی۔

لاہور میں سٹیڈیمز و گراونڈز کی تفصیلات

*7794: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور کی حدود میں کس کس کھیل کے سٹیڈیم / گراونڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان کے سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) لاہور شہر میں حکومت مزید کس کس کھیل کے گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ان گراونڈز / سٹیڈیم کی تعداد اس شہر کی آبادی کے مطابق کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) لاہور کی حدود میں واقع کھیل کے سٹیڈیمز / گراونڈز کی تفصیل "A" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر انتظام اس وقت صرف عتیق سٹیڈیم لاہور ہے۔ عتیق سٹیڈیم لاہور پر سال 2008-09 اور 2009-10 میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ جبکہ بقیہ سٹیڈیم / گراونڈز مختلف محکموں کی ملکیت ہیں جن کے اخراجات کی تفصیل ان کی انتظامیہ کے پاس ہوں گی۔

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے زیر انتظام موجود عتیق سٹیڈیم لاہور میں کوئی ملازم نہیں ہے جبکہ بقیہ سٹیڈیم / گراونڈز دوسرے محکموں کے زیر انتظام ہیں۔

(د) حکومت مزید کھیل کے گراونڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلے میں کھیلوں کے گراونڈوں کی تفصیلات "Annexure "B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں، حکومت ان گراونڈز کو ترقی دے رہی ہے۔

(ہ) حکومت شہر کی آبادی کو مدنظر رکھتے ہوئے گراونڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں جو گراونڈز بنائے جارہے ہیں ان کی تفصیل "Annexure "B میں شامل ہے۔

ضلع لاہور۔سپورٹس کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*7795: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سپورٹس کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان آفسز کو سال 09۔2008 اور 10۔2009 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ج ان آفسز کے سربراہوں کے نام، عہدہ، گریڈ و کارکردگی سے بھی آگاہ کریں؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف)

(I) ضلع لاہور میں محکمہ سپورٹس کے پانچ عدد دفاتر ہیں۔

(II) مذکورہ بالا پانچوں دفاتر حسب ذیل جگہوں پر واقع ہیں:۔

(1) ڈسٹرکٹ آفس سپورٹس، گیٹ نمبر3، سپورٹس ہوسٹل، اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس لاہور۔

(2) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس، گیٹ نمبر3، سپورٹس ہوسٹل، اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس لاہور

(3) تحصیل سپورٹس آفس، لاہور سٹی: داتا گنج بخش ٹاؤن، لاہور

(4) تحصیل سپورٹس آفس، ماڈل ٹاؤن، کچہری ماڈل ٹاؤن لاہور

(5) تحصیل سپورٹس آفس، لاہور کینٹ، گیٹ نمبر3، سپورٹس ہوسٹل، اقبال پارک سپورٹس کمپلیکس لاہور۔

(ب) (1) ڈسٹرکٹ آفس سپورٹس، لاہور کو سال 09-2008 میں مبلغ دس لاکھ روپے اور سال 10-2009 میں بھی مبلغ دس لاکھ روپے بجٹ میں فراہم کئے گئے۔

(2) تحصیل سپورٹس آفس، سٹی، ماڈل ٹاؤن اور کینٹ کو سال 09-2008 اور سال 10-2009 میں کوئی بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ڈسٹرکٹ آفس سپورٹس لاہور

سربراہ کا نام چودھری طالب حسین

عہدہ	ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس لاہور
گریڈ	بی ایس 18
کارکردگی	تسلی بخش

ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور

سربراہ کا نام	عامر شہزاد بٹ
عہدہ	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر لاہور
گریڈ	بی ایس۔17
کارکردگی	تسلی بخش

تحصیل سپورٹس آفس، لاہور سٹی، لاہور

سربراہ کا نام	مسز فرحت احسان
عہدہ	تحصیل سپورٹس آفیسر، لاہور سٹی
گریڈ	بی ایس۔16
کارکردگی	تسلی بخش

تحصیل سپورٹس آفس، کینٹ لاہور

سربراہ کا نام	وقاص اکبر
عہدہ	تحصیل سپورٹس آفیسر، لاہور کینٹ
گریڈ	بی ایس۔16
کارکردگی	تسلی بخش

تحصیل سپورٹس آفس، ماڈل ٹاؤن، لاہور

سربراہ کا نام	آصف نعیم ورک
عہدہ	تحصیل سپورٹس آفیسر، ماڈل ٹاؤن، لاہور
گریڈ	بی ایس۔16
کارکردگی	تسلی بخش

ضلع سرگودھا میں محکمہ سپورٹس کے دفاتر و گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7817: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ کے زیر کنٹرول کتنے دفاتر و گراؤنڈز ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کل کتنے سرکاری ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، ان کی تنخواہوں و دیگر مدات میں 10-2009 کے دوران کتنے اخراجات ہوئے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے 10-2009 کے دوران کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ سرگودھا کے زیر کنٹرول سرگودھا میں کل 8 دفاتر ہیں ان میں 2 دفاتر ضلع سطح پر اور 6 دفاتر تحصیل ہیڈکوارٹرز پر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس سپورٹس سٹیڈیم سرگودھا-
2- ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کمپنی باغ سرگودھا-
3- تحصیل سپورٹس آفس سرسید سپورٹس کمپلیکس سرگودھا-
4- تحصیل سپورٹس آفس تحصیل کچہری بھلوال
5- تحصیل سپورٹس آفس تحصیل کچہری کوٹ مومن
6- تحصیل سپورٹس آفس تحصیل کچہری ساہیوال
7- تحصیل سپورٹس تحصیل کچہری سلانوالی
8- تحصیل سپورٹس آفس تحصیل کچہری شاہپور

(ب) کل اسامیاں 33 ہیں ان میں سے اٹھارہ ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں دو ملازمین LPR پر ہیں باقی تیرہ اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام وعہدہ	تعداد اسامی
1	مہر عبدالرشید، ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس سرگودھا	1
2	محمد اعجاز باجوہ، ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر سرگودھا	1
3	صائمہ منظور، تحصیل سپورٹس آفیسر سرگودھا	1
4	محمد ناصر، تحصیل سپورٹس آفیسر شاہپور	1
5	ساجد اللہ بابر، تحصیل سپورٹس آفیسر، کوٹ مومن	1
6	محمد عمران، تحصیل سپورٹس آفیسر سلانوالی	1

7	غلام اصغر، تحصیل سپورٹس آفیسر بھلوال	1
8	منور حسین، ڈسٹرکٹ کوچ سرگودھا	1
9	اصغر علی ڈوگر، ڈسٹرکٹ کوچ سرگودھا	1
10	نصیر احمد، ڈسٹرکٹ کوچ سرگودھا	1
11	عابداللہ بابر، ڈسٹرکٹ کوچ سرگودھا	1
12	عظمت حفیظ، ڈسٹرکٹ کوچ سرگودھا	1
13	محمد قیوم خان، اسسٹنٹ ڈی او سپورٹس آفس سرگودھا	1
14	ملک اقبال احمد، کلرک ڈی او سپورٹس آفس سرگودھا	1
15	محمد نواز، کلرک، ڈی ایس او آفس سرگودھا	1
16	محبوب الہیٰ، کلرک ٹی ایس او آفس شاہپور	1
17	مختار احمد نائب قاصد، ڈی او سپورٹس آفس سرگودھا	1
18	بابر زیب، نائب قاصد ڈی ایس او آفس سرگودھا	1

تفصیل خالی اسامیاں

1	تحصیل سپورٹس آفیسر ساہیوال	1
2	کلرک جو ایل پی آر پر ہیں	2
3	کلرک	4
4	بیلدار	1
5	چوکیدار	2
6	کلاس فور (سویپر)	2
7	گراونڈ مین	2
8	الیکٹریشن	1
	کل تعداد	15

II۔بجٹ 2009-10 کے اخراجات

-1	تنخواہوں کی مد میں اخراجات	-/41,87,715روپے
-2	سپورٹس کی مد میں اخراجات	-/21,94,674روپے
-3	دیگر کنٹی جینسی	-/5,15,093روپے

(ج) سال 2009-10 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کھیلوں کے مختلف سطح پر ٹورنامنٹس و کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں سپورٹس سٹیڈیم سرگودھا میں آل پنجاب عامر حنیف میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کروایا گیا مختلف کھیلوں جیسے والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، جوڈو کراٹے، ٹیبل ٹینس، کبڈی اور اتھلیٹکس کے تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔چودہ اگست کے سلسلہ میں ہاکی، فٹبال، کبڈی، جوڈو، ٹیبل ٹینس، سکواش اور ریسلنگ کے مقابلہ جات کروائے گئے علاوہ ازیں پنجاب لیول پر مختلف کھیلوں کے بوائز و گرلز ٹرائلز

میں سرگودھا کی طرف سے شرکت کی گئی۔اس کے علاوہ چیف منسٹر سپورٹس کپ کے سلسلہ میں ہائی سکول لیول پر، انٹرمیڈیٹ لیول پر اور ڈگری لیول پر مختلف کھیلوں جن میں والی بال، بیڈمنٹن، اتھلیٹکس، ٹیبل ٹینس، فٹبال اور ہاکی کے بوائز و گرلز کے انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ مقابلہ جات کا انعقاد کر کے پنجاب سطح پر شمولیت کی گئی۔ڈگری لیول پر آل پنجاب ٹورنامنٹ میں سرگودھا نے پنجاب بھر میں دوسری جبکہ انٹرمیڈیٹ لیول پر تیسری پوزیشن حاصل کی۔انٹر ڈویژن باسکٹ بال چیمپئن شپ میں سرگودھا نے پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔انٹر ڈویژن فٹبال چیمپئن شپ میں سرگودھا نے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

ضلع سرگودھا۔کھیلوں کے فروغ کے لئے فراہم کیا گیا بجٹ ودیگر تفصیلات

*7821: **جناب اعجاز احمد کاہلوں:** کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر سرگودھا کو کھیلوں کے فروغ کے لئے 10۔2009 اور 11۔2010 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(ب) اس بجٹ سے کتنا ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا اور کتنا کھیلوں کے فروغ پر خرچ ہوا، آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کون سے اور کن کن کھیلوں کے ٹورنامنٹس کروائے گئے؟

(د) 10۔2009 اور 11۔2010 میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر سرگودھا نے ہاکی اور فٹبال کے کتنے کھلاڑیوں کو تربیت دی اور ان کھلاڑیوں نے کون کون سے اور کتنے ٹورنامنٹس میں حصہ لیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع سپورٹس آفیسر کو 10-2009 اور 11-2010 میں درج ذیل بجٹ فراہم کیا گیا۔

1	سال 10-2009	78,18,000/- روپے
2	سال 11-2010	1,02,42,000/- روپے

(ب)

	2009-10	2010-11
جو بجٹ ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوا	41,87,715/- روپے	22,04,733/- روپے
جو بجٹ کھیلوں کے فروغ کے لئے استعمال ہوا	21,94,674/- روپے	5,73,920/- روپے (ماہ نومبر 2010 تک)

(ج) سال 2009-10 میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کھیلوں کے مختلف سطح پر ٹورنامنٹس و کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپس کا انعقاد کیا گیا جن میں سپورٹس سٹیڈیم سرگودھا میں آل پنجاب عامر حنیف میموریل کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کرایا گیا۔ مختلف کھیلوں جیسے والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، جوڈو، کراٹے، ٹیبل ٹینس، کبڈی اور اتھلیٹکس کے تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ چودہ اگست کے سلسلہ میں ہاکی، فٹبال، کبڈی، جوڈو، ٹیبل ٹینس، سکواش اور ریسلنگ کے مقابلہ جات کرائے گئے علاوہ ازیں پنجاب لیول پر مختلف کھیلوں کے بوائز و گرلز ٹرائلز میں سرگودھا کی طرف سے شرکت کی گئی، اس کے علاوہ چیف منسٹر سپورٹس کپ کے سلسلہ میں ہائی سکول لیول پر، انٹرمیڈیٹ لیول پر اور ڈگری لیول پر مختلف کھیلوں جن میں والی بال، بیڈمنٹن، اتھلیٹکس، ٹیبل ٹینس، فٹبال اور ہاکی کے بوائز و گرلز کے انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ مقابلہ جات کا انعقاد کر کے پنجاب سطح پر شمولیت کی گئی، ڈگری لیول پر آل پنجاب ٹورنامنٹ میں سرگودھا نے پنجاب بھر میں دوسری جبکہ انٹرمیڈیٹ لیول پر تیسری پوزیشن حاصل کی، انٹر ڈویژن باسکٹ بال چیمپئن شپ میں سرگودھا نے پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ انٹر ڈویژن فٹبال چیمپئن شپ میں سرگودھا نے چوتھی پوزیشن حاصل کی۔

(د) سال 2009-10 میں ہاکی کے 60 کھلاڑیوں کو تربیت دی گئی اور ان میں سے سرگودھا کی طرف سے پانچ کھلاڑیوں نے انٹر ڈویژن U-16 پنجاب کیمپ میں شرکت کی ان میں احسن لیاقت، اسامہ، عرفان بٹ اور یاسر بھٹی شامل ہیں۔ جبکہ سیف گیمز میں جو کہ بنگلہ دیش میں منعقد ہوئیں ان میں بھی سرگودھا کے محسن بلال، تصور عباس اور عامر شہزاد نے پاکستان کی طرف سے شرکت کر کے گولڈ میڈل حاصل کیا اور یہ کھلاڑی ہمارے گراونڈز اور ہمارے کوچز کی تربیت کی وجہ سے ہی مقام حاصل کر سکے اور فٹبال میں تقریباً 60 سے 70 کھلاڑیوں کو روزانہ تربیت دی گئی، جنھوں نے انٹر سکولز اور انٹر کالجز مقابلوں میں حصہ لیا اور پاکستان ٹیم میں بھی شمولیت کی ہمارے پانچ کھلاڑی جن کا تعلق سرگودھا سے ہے نے ایران

میں منعقدہ فٹبال ٹورنامنٹ میں حصہ لیا۔ان کھلاڑیوں میں دلشاد احمد، امتیاز مسیح، حیدر علی، حسن مجتبیٰ اور مدثر اقبال شامل ہیں۔اس کے علاوہ سرگودھا سے ہی تعلق رکھنے والے حسنین ارشد بٹ نے ملائشیا میں فٹبال ٹورنامنٹ میں پاکستان کی طرف سے شرکت کی اور عادل احمد نے بھی پاکستان سینئر فٹبال ٹیم کی نمائندگی کی۔سال 11-2010 میں تقریباً50 کھلاڑی ہاکی کے یونیورسٹی گراؤنڈ سرگودھا اور تقریباً40 سے 50 کھلاڑی کمپنی باغ میں ہمارے کوچز کے زیر نگرانی روزانہ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ہمارے ٹریننگ سنٹرز کے کھلاڑی انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ، انٹر بورڈز، انٹر پراونشل مقابلہ جات میں حصہ لیتے ہیں۔

صوبہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں بنانے کی تفصیلات

*7864: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں بنائی گئی ہیں؟

(ب) ان کمیٹیوں نے 2008 سے اب تک کھیلوں کی ترقی و ترویج کے لئے کل کتنے اجلاس کئے، ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا ان کمیٹیوں کو کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز استعمال کرنے کی اجازت ہے نیز کیا فنڈز صرف حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کئے جاتے ہیں یا اور ذرائع بھی موجود ہیں؟

(د) 2008 سے اب تک ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں کے لئے کل کتنا بجٹ منظور کیا گیا، سال و ضلع وار تفصیل سے آگاہ کریں اور کس کس کھیل کے لئے کتنا کتنا فنڈ استعمال کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) جی ہاں! صوبہ پنجاب میں سپورٹس کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن کی تعداد 22 ہے۔

(ب) ان کمیٹیوں نے 2008 سے اب تک 90 اجلاس منعقد کئے۔

(ج) جی ہاں، ان کمیٹیوں کو کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈ استعمال کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی فنڈ فراہم نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کوئی ذرائع ہیں بلکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جاتے ہیں۔

(د) بجٹ / فنڈز کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کی تمام تحصیلوں میں کھیلوں کے گراونڈز بنانے کی تفصیلات

*8074: میاں نصیر احمد: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں محکمہ کے تحت کرکٹ، ہاکی اور فٹبال کے play grounds موجود ہیں؟

(ب) اگر جواب نفی میں ہے تو کیا حکومت صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں کرکٹ، ہاکی اور فٹبال کے play grounds بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) صوبہ پنجاب کی ہر تحصیل میں محکمہ کے تحت کرکٹ، ہاکی اور فٹبال کے گراونڈز موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سکول، کالجز اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی گراونڈز موجود ہیں۔

(ب) پنجاب حکومت اپنے صوبہ کی ہر تحصیل میں گراونڈز بنانے کے لئے کوشاں ہے۔صوبہ پنجاب کی جس تحصیل میں بھی زمین موجود ہوتی ہے، وہاں پر باقاعدہ تخمینہ لگا کر گراونڈز کی تعمیر شروع کر دی جاتی ہے۔

ضلع گجرات، کھیلوں کے فروغ کے لئے فراہم کئے گئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*8152: میاں طارق محمود: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کھیلوں کے فروغ کے لئے 11۔2010 میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا، اس میں تحصیل کھاریاں میں کتنا فنڈ کس مد میں خرچ ہوا؟

(ب) تحصیل کھاریاں کے شہر ڈنگہ میں کتنے پلے گراونڈز ہیں؟

(ج) کیا حکومت شہر ڈنگہ میں پلے گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) کھیلوں کے فروغ کے لئے 11-2010 میں 12 لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے۔حکومت پنجاب نے تمام تحصیلوں کے لئے ٹی ایم اے کو کل بجٹ کا 2 فیصد سپورٹس فنڈ مختص کرنے کی

ہدایت کی ہے۔موجودہ ضلعی نظام حکومت کے تحت فنڈ ڈسٹرکٹ لیول تک دیئے جاتے ہیں جس میں تمام تحصیلوں کے کھلاڑی اپنی تحصیل کی نمائندگی کرتے ہیں۔

(ب) تحصیل کھاریاں کے شہر ڈنگہ میں میونسپل ہاکی پلے گراؤنڈ ہے۔

(ج) حکومتی پالیسی کے تحت جس رقبہ یا گراؤنڈ کو ڈویلپ کیا جاتا ہے اس کے لئے ترقیاتی بجٹ مہیا کیا جاتا ہے اگر کوئی شاملات یا رقبہ ڈنگہ شہر میں موجود ہے تو آپ اس کی نشاندہی کریں محکمہ کی جانب سے گراؤنڈ بنانے میں مکمل تعاون کیا جائے گا۔

تحصیل ٹیکسلا کے گراؤنڈز میں کھیلوں کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا معاملہ

*8157: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں کتنے سٹیڈیم / گراؤنڈز کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) یہ کب بنائے گئے تھے اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ٹیکسلا شہر میں جو گراؤنڈز / سٹیڈیم ہیں اس کی چار دیواری اور گیٹ ہیں، مگر اس میں کسی بھی کھیل کے لئے سہولیات فراہم نہیں کی گئیں؟

(د) کیا حکومت ان گراؤنڈز میں کھیلوں کے لئے تمام سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) تحصیل ٹیکسلا میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کوئی سٹیڈیم / گراؤنڈز موجود نہیں ہیں۔

(ب) کوئی نہیں بنایا گیا۔

(ج) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام کوئی سٹیڈیم / گراؤنڈز نہیں ہے تاہم TMA ٹیکسلا میں سٹیڈیم کی چار دیواری اور گیٹ تعمیر کئے لیکن آثار قدیمہ کی جگہ ہونے کی وجہ سے تا حال کام روک دیا گیا ہے۔

(د) چونکہ تحصیل ٹیکسلا میں کوئی سرکاری اراضی نہیں ہے جس پر سٹیڈیم کی تعمیر مکمل ہو سکے۔

ضلع لاہور۔2009-10اور2010-11میں سپورٹس کے لئے مختص رقم و دیگر تفصیلات

*8232:جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) مالی سال2009۔10اور2010۔11ضلع لاہور میں سپورٹس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کرکٹ، ہاکی، فٹبال، والی بال اور کبڈی پر کتنی رقم سال وار خرچ ہوئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران ان کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کھلاڑیوں میں کتنی کتنی رقم تقسیم کی گئی؟

(ہ) ان سالوں کے دوران وی آئی پی افراد کی خاطر تواضع پر کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) مالی سال2009-10میں ضلع لاہور میں سپورٹس کے لئے مبلغ-/10,00,000روپے کی رقم مختص کی گئی جبکہ سپلیمنٹری گرانٹ کی صورت میں مبلغ-/1,10,15,280روپے دیئے گئے اس طرح کل مبلغ-/1,20,15,280 روپے دیئے گئے جبکہ مالی سال 2010-11 میں ضلع لاہور میں سپورٹس کے لئے مبلغ-/20,00,000روپے کی رقم مختص کی گئی جبکہ سپلیمنٹری گرانٹ کی صورت میں مبلغ-/54,81,600روپے دیئے گئے اس طرح کل مبلغ-/74,81,600روپے دیئے گئے۔

(ب) سال2009-10اور2010-11کے دوران کھیلوں پر حسب ذیل رقم خرچ ہوئی:-

نمبر شمار	نام کھیل	خرچ شدہ رقم (سال2009-10)	خرچ شدہ رقم (سال2010-11)	کل رقم
1	کرکٹ	-/247,900روپے	-/4,96,500روپے	-/744,400روپے
2	فٹبال	-/11,18,720روپے	-/9,58,600روپے	-/20,77,320روپے
3	ہاکی	-/12,03,400روپے	-/10,44,200روپے	-/22,47,600روپے
4	والی بال	-/10,06,208روپے	-/9,02,400روپے	-/19,08,608روپے
5	کبڈی	-	-/2,48,100روپے	-/2,48,100روپے
	کل رقم	-/35,76,228روپے	-/36,49,800روپے	-/72,26,028روپے

(ج) سال2009-10 کے دوران مبلغ -/35,76,228روپے جبکہ سال2010-11 کے دوران مبلغ -/36,49,800روپے خرچ ہوئے۔

(د) ان سالوں کے دوران کھلاڑیوں میں نقد رقم تقسیم نہیں کی گئی بلکہ کھلاڑیوں میں انعامات یعنی ٹریک سوٹ، شرٹس اور یونیفارم کی صورت میں دیئے گئے۔

(ہ) یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ مذکورہ بالا سالوں کے دوران وی آئی پی افراد کی خاطر تواضع کے لئے کوئی سپیشل خرچ نہ کی گئی ہے بلکہ سادہ طریقے سے وی آئی پی مہمانوں خصوصی، آفیشلز، سپورٹس آرگنائزرز وغیرہ کی خاطر تواضع کی گئی۔

ضلع قصور۔کھیلوں کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*8269: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر یوتھ افیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ضلع قصور میں ہاکی کے فروغ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے کیا ضلع میں ہاکی کے ٹورنامنٹ کرائے جاتے ہیں؟

(ب) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ضلعی سطح پر کون کون سی کھیلوں کی سرپرستی کرتا ہے، ضلع قصور میں کتنے کھلاڑیوں کو گزشتہ پانچ سال میں کس کس کھیل میں تربیت دی گئی، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت ہر ضلع میں یونین لیول اور سکولز لیول پر کھیل کے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) ضلع قصور میں سپورٹس کے کتنے دفاتر ہیں اور ان میں کون کون سے گریڈ کے افسران و اہلکاران تعینات ہیں کتنے کل وقتی اور کتنے جزوقتی ہیں؟

(ہ) روشن بھیلہ ضلع قصور میں کون کون سی کھیلوں کے سٹیڈیم تعمیر کئے گئے ہیں اور اب تک ان میں کتنے ٹورنامنٹس ہو چکے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ہاکی کے فروغ کے لئے یوتھ انڈر16 سالہ اور انڈر14 سالہ ٹورنامنٹ منعقد کرواتا ہے۔ہاں، ضلع میں ہاکی کے فروغ کے سلسلہ میں ٹورنامنٹ منعقد کرائے جاتے ہیں۔

(ب) سپورٹس ڈیپارٹمنٹ ضلعی سطح پر تمام کھیلوں کی سرپرستی کرتا ہے۔ضلع قصور میں کبڈی، ہاکی، فٹبال، کرکٹ، بیڈ منٹن کے تربیتی کوچنگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا اور لڑکیوں کی سطح پر والی بال، بیڈ منٹن، اتھلیٹکس کے تربیتی کوچنگ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔

(ج) ہاں اور وسائل کے سلسلہ میں حکومت کو لکھا جائے گا ہے۔

(د) ضلع قصور میں کھیلوں کے چار دفاتر ہیں۔

1- ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس قصور
2- تحصیل سپورٹس آفس قصور
3- تحصیل سپورٹس آفس چونیاں
4- تحصیل سپورٹس آفس پتوکی

ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر	1	BPS-17
تحصیل سپورٹس آفیسر	3	BPS-16
کلرک	3	BPS-07
نائب قاصد	1	BPS-02
گراونڈ ملازمین ڈیلی ویجز	11	

(ہ) روشن بھیلہ میں کرکٹ گراونڈ، ہاکی گراونڈ، باسکٹ بال کورٹ اور والی بال گراونڈ تعمیر کئے گئے ہیں۔اب تک ان گراونڈز میں چار ٹورنامنٹس منعقد ہو چکے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ ساجدہ میر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سب تشریف رکھیں۔اب تحاریک استحقاق کا وقت شروع ہوتا ہے۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: راجہ شوکت عزیز بھٹی صاحب مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحولیات مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! میں

The Punjab Environment Protection (Amendment) Bill 2011(Bill No.56 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودہ قانون (تنسیخ) سیٹلمنٹ کمشنرز (احکامات کی توثیق) مصدرہ 2011 اور مسودہ قانون (تنسیخ) (ترمیم) متروکہ وقف املاک اور بے دخل اشخاص مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ اب محترمہ دیبا مرزا صاحبہ مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف و اشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں

The Settlement Commissioners (Validation of Orders) (Repeal) Bill, 2011(Bill No.52 of 2011). The Evacuee

Property and Displaced Persons Laws (Repeal) (Amendment) Bill 2011(Bill No.53 of 2011.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، ریلیف واشتمال کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جی، رپورٹیں پیش کر دی گئیں۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ اور ان کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب بات کریں گے۔آپ ایک ایک منٹ سے زیادہ بات نہیں کر سکتے۔جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں PIC کے حوالے سے یہ کہنا چاہوں گی کہ چیف منسٹر صاحب نے وفات پانے والوں کے لواحقین کے لئے پانچ پانچ لاکھ روپیہ پھر سے announce کیا ہے۔ میری گزارش ہے کہ پہلے جب ڈاکٹرز ہڑتال پر تھے تو پانچ سو مریضوں کی وفات ہو گئی تھی۔ڈینگی کے بہت سے مریضوں کی وفات ہو گئی تھی اور ان کے لئے بھی announcement کی گئی تھی لیکن آج تک کسی کو کوئی پیسے نہیں ملے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ ایسی announcements کا کیا فائدہ ہے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں کی وفات کے بعد آپ جو پیسے ان کے لئے مقرر کرتے ہیں ان کی جانیں بچانے کی کوشش میں خرچ کریں۔ اس کے علاوہ جتنی کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں ان کا نتیجہ نہیں نکلتا۔ ڈاکٹروں کی جو کمیٹی تشکیل دی گئی ہے اس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ چیف منسٹر صاحب یہاں پر تشریف لے آئیں کیونکہ یہ پنجاب کے حوالے سے بہت بڑا واقعہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: یہ وقت تحاریک استحقاق کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سکولوں میں میوزیکل کنسرٹس پر پابندی کے حوالے سے پاس کی گئی قرارداد سے معزز ممبران کے بارے میں میڈیا کا غلط تاثر پیدا کرنا

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کل ہماری اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں یہ کہا گیا کہ تعلیمی اداروں میں کسی قسم کے میوزیکل کنسرٹس نہ کئے جائیں میں اس کی مزمت کرتا ہوں۔ اس سے حکومت نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ لاء منسٹر صاحب سے کہیں کہ حکومت اس کے اوپر اپنا clear cut view دے۔ اگر میوزیکل کنسرٹس ہوتے ہیں تو ہمارا ان سے کیا تعلق ہے؟ یہ ہماری پیدائش سے پہلے بھی ہوتے تھے اور کسی ادارے میں کوئی غلط کام نہیں ہوتا۔ یہاں irrelevant قسم کی پابندیاں لگائی جا رہی ہیں جو ہمارا کام ہی نہیں ہے۔ یہاں کل کو یہ کہا جائے گا کہ اداروں میں jeans نہ پہنی جائیں۔ میں اس پر قرارداد لے کر آیا ہوں آپ اس کو out of turn لے لیں۔

جناب سپیکر: میں اسے دیکھتا ہوں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں نے پہلے قرارداد جمع کرائی ہے اگر آپ نے out of turn لینی ہے تو میری قرارداد کو لیں۔

جناب سپیکر: آپ پہلے میری بات سن لیں۔ وہ مشترکہ آ جائے گی۔ جس دن یہ قرارداد پیش کی گئی اور منظور ہوئی تھی تو آپ کا فرض تھا کہ اس کو oppose کرتیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا۔

محترمہ ساجدہ میر: یہ غلط قرارداد پیش ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس بات کی وضاحت کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میڈیا میں جب اس قرارداد کے متعلق objection یا احتجاج کیا گیا تو اس کے بعد میرے بھائی شیخ علاؤالدین صاحب اور دوسرے معزز ممبران متاثر ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں وہ صحیح صورتحال کا ادراک نہیں فرما رہے۔ میری ان سے یہ گزارش ہے کہ کل جب یہ قرارداد آئی تو وہ اس طرح تھی کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری و غیر سرکاری تعلیمی اداروں میں میوزیکل کنسرٹس پر فی الفور پابندی عائد کی جائے۔"

یہ قرارداد تھی اور یہ on record ہے کہ میں نے اس کو oppose کیا۔(نعرہ ہائے تحسین) مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ کس طرح سے کہا جا رہا ہے کہ اس سے اظہار لاتعلقی ہو گیا ہے یا اس کو کسی نے oppose نہیں کیا۔ House کا record اس بات کا گواہ ہے کہ میں نے اس کو oppose کیا اور یہ عرض کیا کہ جس طرح سے ڈراموں کی قانون کے مطابق رولز میں اجازت ہے لیکن vulgarity کی اجازت نہیں ہے۔ میوزیکل کنسرٹس کی اجازت ہے لیکن vulgarity یا کسی قابل اعتراض معاملے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے یہاں پر یہ عرض کیا کہ آپ میوزیکل کنسرٹس کے اوپر پابندی کی بات کو اس طرح سے نہ کریں بلکہ اگر کوئی ایسا کنسرٹ یا ڈرامہ ہو جس میں vulgarity ہو یا قابل اعتراض بات ہو تو وہ نہیں ہونی چاہئے۔ اس وقت چودھری ظہیر الدین صاحب بھی یہاں تشریف فرما تھے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا اور قرارداد اس طرح amend ہو گئی۔ اس کے بعد کل جو صاحبان مختلف ٹی وی چینلز پر تبصرہ فرما رہے تھے یا جن لوگوں نے بیان دیئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو صحیح صورتحال سے آگاہ نہیں کیا گیا اور "قابل اعتراض" کے الفاظ کو کسی نے پڑھا ہی نہیں۔ وہ صرف اسی بات کو پڑھتے رہے کہ میوزیکل کنسرٹس کے اوپر پابندی لگا دی جائے۔ اس سے پہلے بھی قابل اعتراض میوزیکل کنسرٹس پر پابندی ہے، اس قرارداد کے بعد بھی پابندی ہے اور اس قرارداد کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں ہے کہ یہ ایک قسم کی یاددہانی ہے کہ جو قابل اعتراض ڈرامے یا میوزیکل کنسرٹس ہیں ان پر نظر ہونی چاہئے اور ان کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ اس قرارداد کی حیثیت ایک recommendation کی ہے، یہ mandatory نہیں ہے اور یہ قانون نہیں بن گئی۔ میں نے بعض جگہوں پر یہ بھی پڑھا اور سنا کہ پنجاب اسمبلی نے پابندی لگا دی ہے اور قانون بنا دیا ہے۔ یہ قرارداد صرف recommendation ہے، یہ mandatory نہیں ہے، یہ کوئی پابندی نہیں ہے اور یہ کوئی قانون نہیں بنا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! تو پھر یہ قرارداد لانے کی کیا ضرورت تھی؟

جناب سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین خان صاحب!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی لاء منسٹر صاحب نے جو ارشادات فرمائے ہیں تو یہ بالکل صحیح ہے کہ Private Members Day پر ہر ممبر کا حق ہوتا ہے اور

حکومت کا یا کسی دوسرے ممبر کو oppose کرنے کا بھی حق ہوتا ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے کل اس قرارداد کو oppose کیا اور ہم نے ان کی تجویز کو rightly admit کیا۔

جناب سپیکر! ہم یہ بات شکریہ کے ساتھ کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب نے الحمراء اور تھیٹر سے جس culture کو نکالا ہے وہ کسی اور جگہ پر اپنا سر گھسانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کی نشاندہی کرنے کے لئے معزز ممبر نے یہاں کہا کہ قابل اعتراض اور غیر اخلاقی میوزیکل کنسرٹس پر پابندی لگائی جائے۔ میرا خیال ہے کہ رانا صاحب نے ٹھیک کہا کہ اس قرارداد کے متن کو پڑھے بغیر ہی کل سارا دن اس پر اظہار خیال کیا جاتا رہا اگر کوئی جواباً یہ کہنا چاہتا ہے کہ وہ غیر اخلاقی میوزیکل کنسرٹس کرانا چاہتا ہے تو میرے خیال میں وہ غیر مناسب ہے۔ ہم on the floor of the House اپنی پارٹی پالیسی کے مطابق کہتے ہیں کہ سکولوں میں غیر نصابی اور ثقافتی سرگرمیاں ہونی چاہئیں لیکن اگر کوئی ممبر یہ کہنا چاہتا ہے کہ غیر اخلاقی اور قابل اعتراض میوزیکل کنسرٹس جن کو تھیٹر سے بھی نکالا گیا ہے وہ سکولوں میں نہ آئے تو یہ اس کا حق ہے کہ وہ یہاں پر اپنی بات کہے۔ اگر اس سے متصادم کوئی اپنی رائے لانا چاہتا ہے تو لے آئے۔ یہ amendment کی گئی اور ترمیم کئے ہوئے پورے متن میں جناب لاء منسٹر صاحب اور ہماری ممبر کی consent شامل تھی۔ اس پر سپیکر صاحب نے اجازت دی اور قرارداد پاس ہوئی۔ ہم یہاں پر اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ترانے پڑھنے اور اخلاقی طور پر اچھا لگنے والا میوزک ہونا چاہئے، غیر اخلاقی تو دیکھنے اور سننے سے ہی پتا چل جاتا ہے۔ میرے خیال میں ان کے اوپر نظر رکھی جانی چاہئے۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ یہ ایک تجویز ہے، یہ قانون نہیں ہے اگر کوئی اس سے اُلٹ کوئی چیز کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کی اپنی صوابدید ہے۔ شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ہم اپنے بچوں کو کلچر اور ثقافت سے دور نہیں کرنا چاہتے۔

جناب سپیکر: آپ کو کون یہ کہتا ہے کہ دور کریں؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ کل کی قرارداد overdoing ہوئی ہے۔ کیا محکمہ کے سامنے جا کر پرنسپل اجازت لے گا؟ اس میں overdoing ہوئی ہے۔ اس حوالے سے کل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر اسمبلی کے متعلق بولا گیا ہے۔ کیا ہم brainless لوگ ہیں؟ اس کا مقصد یہ ہے کہ یہ overdoing اس لئے کی گئی ہے کہ اب کوئی بھی معزز پرنسپل جا کر پہلے محکمہ کو بتائے گا کہ میں کوئی فحاشی نہیں کروں گا۔ اس کا مقصد یہ ہوا کہ اب پرنسپل اور یونیورسٹیوں کے Head of Departments جا کر ان لوگوں کو بتایا کریں گے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس لئے یا تو اس قرارداد کو واپس

کریں یا جو قرارداد میں نے دی ہے اس کو House کے سامنے لایا جائے اور منظور کیا جائے۔اس سلسلہ میں آپ House کی رائے لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ صوبہ میں اس طرح کے جو پروگرام ہوتے ہیں۔ان پر حکومت اور نہ اپوزیشن کو اعتراض ہے۔اس سلسلہ میں مسلم لیگ (ن)، مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے متفقہ قرارداد لائی جائے۔ ہم اس پر پابندی کا سوچ بھی نہیں سکتے اس میں جو غیر اخلاقی حرکات ہیں ان کا بھی ذکر ہو جائے۔ ہم صوبہ میں ثقافتی اور ادبی پروگراموں پر پابندی نہیں چاہتے یہ پروگرام صوبہ میں ہونے چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کوئی سربراہ اپنے ادارے میں غیر اخلاقی کام کبھی نہیں کرائے گا۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! قائد حزب اختلاف نے متفقہ قرارداد کی بات کی ہے۔آپ اس پر کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ اس طرح ہے کہ جو بات شیخ علاؤالدین صاحب کہہ رہے ہیں وہ درست بات ہے۔ یہ ایک قسم کی یاددہانی ہے یعنی قابل اعتراض میوزیکل کنسرٹ یا ڈرامہ ہو اس پر تو پہلے ہی پابندی ہے۔اس کے علاوہ کل جو قرارداد پاس ہوئی ہے اس کی ایک تجویز سے زیادہ حیثیت نہیں ہے۔اگر اس بارے میں جس طرح قائد حزب اختلاف نے کہا ہے اور House یہ محسوس کرتا ہے کہ اس تاثر کو دور کرنے کے لئے متفقہ قرارداد لائی جائے۔اس قرارداد کے پاس ہونے سے کوئی پابندی نہیں لگی یہ صرف تاثر ہی ہے اور نہ ہی یہ کوئی قانون کا درجہ رکھتی ہے۔اگر اس تاثر کو دور کرنے کی خاطر House کی یہی sense ہے تو قرارداد لانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔راجہ صاحب! متفقہ قرارداد لے آئیں۔ جی، سعید اکبر صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! راجہ صاحب اور رانا صاحب نے جو فرمایا ہے اس کے بعد میں ایک گزارش اس House کے سامنے ضرور پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کل جو قرارداد آئی ہے اس سے متعلق رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ ایک یاددہانی ہے لیکن اس کا تاثر صوبہ پنجاب یا عوام میں اچھا نہیں گیا۔ اس

کو جس طرح میڈیا نے take up کیا آپ بھی اس کو محسوس کر سکتے ہیں اور ہمارے تمام ساتھی بھی محسوس کر سکتے ہیں۔ اگر اس پر کوئی متفقہ قرارداد آ جائے اور اس تاثر کو زائل کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ تینوں حضرات مل کر قرارداد تیار کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ نہایت ضروری ہے۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ اس میں اسلامی یا غیر اسلامی کی تو بات ہی نہیں ہے۔ اس لئے اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے متفقہ قرارداد لائی جائے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف اور چودھری صاحب نے بات کر لی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں بہت اہم بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس قرارداد کے حوالے سے جیسے House کی sense ہے میں بھی اس سے اتفاق کرتی ہوں لیکن میرا اعتراض ہے کہ کل میڈیا پر ہمیں جاہل کہا گیا اور کیا کیا گالی نہیں دی گئی۔ میں کہتی ہوں کہ وہ لوگ جاہل ہیں جنہوں نے اس قرارداد کو پڑھا نہیں اور جنہوں نے قابل اعتراض کا لفظ نہیں دیکھا۔ میں بھی ماں ہوں میری بھی بیٹی ہے میں بھی قابل اعتراض میوزیکل کنسرٹ کو پسند نہیں کرتی اور کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔ اس کے بعد پوری اسمبلی کو بغیر کسی ممبر کی تفریق کے گالیاں دی گئی ہیں۔ میں باقاعدہ طور پر استعمال کئے گئے الفاظ کی پرزور مزمت کرتی ہوں۔ میں یہ کہتی ہوں کہ جنہوں نے پڑھا نہیں وہ لوگ جاہل ہیں

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آپ کے بارے میں کسی نے غلط کہا ہے تو سارے House کو اس کی پُرزور مزمت کرنی چاہئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرے بارے میں نہیں سارے House کے بارے میں کہا گیا ہے۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ ہمیں جاہل کہنے والے خود جاہل مطلق ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہے کہ سارا House پُرزور مزمت کرتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! سیکرٹریٹ اس قرارداد کو کیوں لایا ہے؟

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں۔ اس میں سیکرٹریٹ کیا کرتا، کیا آپ یہاں موجود تھیں، جب یہ قرارداد پڑھی گئی تھی تو آپ کہاں تھیں اور آپ میں سے کس نے اسے oppose کیا تھا؟ آپ اسے چھوڑیں۔ This is not good اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پیپلز پارٹی کی طرف سے شوکت بسراء صاحب، چودھری ظہیر الدین صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب بھی کسی ممبر کی ڈیوٹی لگائیں تاکہ وہ ابھی جا کر متفقہ قرارداد بنائیں جسے اسمبلی میں لایا جائے تاکہ غلط تاثر زائل ہو سکے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

پی آئی سی میں غلط ادویات کی وجہ سے ہلاکتوں کے ذمہ داران سے جواب طلبی اور اس پر بحث کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! صوبہ اور صوبہ کے دارالحکومت لاہور پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں غلط دوائیوں کی وجہ سے اس وقت 84 کے قریب ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ جعلی ادویات کی روک تھام ہیلتھ منسٹری کا کام ہے اور ہیلتھ منسٹری اس وقت وزیر اعلیٰ میاں شہباز شریف صاحب کے پاس ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی بہت قابل آدمی نہیں لیکن اگر ایک منٹ کے لئے یہ سمجھ لیا جائے کہ میاں شہباز شریف بہت قابل آدمی ہیں تو کیا میاں شہباز شریف 22 آدمیوں جتنا کام کر سکتے ہیں؟ انہوں نے 22 وزارتیں اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں پہلے اسی طرح لوگوں کو ڈینگی کی وجہ سے قتل کیا اور اب 80 سے زیادہ لوگ جعلی ادویات سے مرے ہیں۔[************]

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس طرح کی personal wording مناسب نہیں ہے۔ یہاں پر اس قسم کی بات کرنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب کی طرف سے کہے گئے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں۔ اُن کی بات سن لینی چاہئے۔

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: کسی بات کا جواب وہ بھی تو دے سکتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): وہ اپنی باری پر بات کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جو لوگ اُن سے اختلاف کرتے ہیں ہمیں صرف یہ بتا دیا جائے کہ ہمارا قصور کیا ہے؟ وہ لوگ جو قتل ہو رہے ہیں، جعلی ادویات کی وجہ سے مر رہے ہیں، صوبہ میں ڈاکو راج ہے، امتحانوں میں بچے خود کشیاں کر رہے ہیں، فنڈز کا غلط استعمال اور اُس کی لوٹ مار ہو رہی ہے وہ آدمی جوان تمام چیزوں کا ذمہ دار ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ wind up کریں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ بات سن لیں۔

MR SPEAKER: No, This is not good.

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وہ جوان تمام چیزوں کا ذمہ دار ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے اس House میں نہیں جانا۔ وزیر اعلیٰ صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے House کے معزز ممبران کی بات نہیں سننی۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! کیا آپ کو انہوں نے کہا ہے کہ میں نے بات نہیں سننی؟

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): مجھے ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لیکن میں نے تو یہ بات نہیں سنی۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اور House میں آ کر جواب دے۔

جناب سپیکر: آپ کی یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ایک منٹ آپ مجھے سن لیں ورنہ ہم واک آؤٹ کر جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کی مرضی ہے اور یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ اب تحریک استحقاق لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی کے معزز ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: نہیں، یہ بات آپ کی ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے تحاریک استحقاق لینے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے ایک گزارش کرنی ہے۔

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔ محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ اپنی تحاریک استحقاق پیش کریں۔

تھانہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سب انسپکٹر کا معزز خاتون ممبر کو ہراساں کرنا

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میں مورخہ 24۔جنوری 2012 کو رات 11 بجے کے قریب اپنے گھر جوڈیشل کالونی سے بطرف علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں واقع ڈاکٹر شعیب احمد کے کلینک میں اپنے بیمار بچے کے چیک اپ کے لئے جارہی تھی کہ کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی مارکیٹ کے قریب اچانک پولیس کی ایک گاڑی جس میں آٹھ کے قریب مسلح اہلکاران موجود تھے، انہوں نے اپنی گاڑی کو میری گاڑی کے آگے لگا کر مجھے روکا اور مسلح اہلکاران نے گاڑی کو گھیرے میں لے کر اپنی گنیں ہم پر تان لیں۔ میں نے انہیں اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ میں ایم پی اے ہوں اور اپنے بیمار بیٹے کے چیک اپ کے لئے ڈاکٹر شعیب احمد کے کلینک پر جارہی ہوں۔ آپ ازراہِ کرم ہمیں راستہ دیں۔ میں نے انہیں یہ بھی کہا کہ اگر آپ کو کوئی تلاشی لینا مقصود ہے تو آپ میری گاڑی کی تلاشی بھی لے سکتے ہیں۔ جس پر پولیس کے ایک سب انسپکٹر نے کہا کہ آپ گاڑی سے نیچے اتر کر ہمارے ایس ایچ او سے جا کر ملیں اور ان سے جا کر کہیں۔ میں نے کہا کہ آپ ایس ایچ او کو میرے پاس بھجوا دیں۔ میں ایک خاتون ممبر اسمبلی ہوں اور میرا بیٹا بیمار ہے اس لئے ایس ایچ او ادھر آ کر میری بات سن لے جس پر سب انسپکٹر اور ایس ایچ او بضد رہے کہ میں گاڑی سے نکلوں اور ان سے بات کروں۔ کچھ پولیس اہلکاران نے بدتمیزی کی اور مجھے ہراساں کرنے کی کوشش کی۔ اس پر میرے بیٹے کی طبیعت مزید خراب ہو گئی۔ اس گمان پر میں نے 15 پر call کر دی کہ ہو سکتا ہے کہ یہ پولیس کے بھیس میں کوئی ڈاکو وغیرہ نہ ہوں تو 15 پر call کر کے

تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ 15 پر call چلنے کے بعد انہوں نے مجھے وہاں سے جانے کی اجازت دے دی۔

جناب سپیکر! میں ایک خاتون ممبر اسمبلی ہوں۔ مجھے رات کے وقت میرے بیمار بچے اور فیملی کے ہمراہ آدھا گھنٹہ تک گن پوائنٹ پر ہراساں کئے رکھا اور میرے ساتھ بدتمیزی کی گئی جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ notice مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے موصول ہوا ہے۔ میں اس مسئلہ کو resolve کراتا ہوں لہذا آپ اسے دو دن کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک استحقاق دو دن کے لئے pending کی جاتی ہے۔

کورم کی نشاندہی

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 2051/11 کا جواب آنا ہے۔ وارث کلو صاحب! اجلاس کے بعد آپ مجھے مل کر جائیں گے۔

ملک محمد وارث کلو: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: میں اپوزیشن کے ساتھیوں کو بھی کہتا ہوں کہ اپنا واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں تو بہتر ہے۔

محترمہ قمر عامر چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ قمر عامر چودھری: جناب سپیکر! میں نے پی آئی سی میں جعلی ادویات کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی ہے تو مہربانی کر کے اسے out of turn لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں ہم کیسے out of turn لے سکتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار کا جواب دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس سے اہم issue کوئی اور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! ہم جو کر رہے ہیں وہ بھی اہم ہی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس سے زیادہ اہم اور کوئی معاملہ نہیں ہے اور ہم نے یہ تحریک اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر: جب اس کی باری آئے گی تو میں ضرور سنوں گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس کے لئے آپ House کی sense لے لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں ضرور لوں گا لیکن ابھی نہیں کیونکہ مجھے لاء منسٹر صاحب کی بات سننے دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ حقیقت سے آنکھیں کیوں بند کئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: میری دو آنکھیں ہیں جن پر میں نے عینک بھی لگائی ہوئی ہے جبکہ بار بار میں آپ کی طرف دیکھ بھی رہا ہوں ہم Rules & Procedure کے مطابق چلیں گے اس لئے آپ تشریف رکھیں اور مجھے لاء منسٹر صاحب کی بات سننے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 2051/11 اور 2052/11 کو بھی آئندہ ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے معزز ممبران اپوزیشن لیڈر سمیت ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں تو آپ سے گزارش ہے کہ اس روایت کو زندہ و قائم رکھتے ہوئے کہ ہم اپوزیشن کو منا کر لائیں گے، انہیں منا کر لایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا میں اس سے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2052/11 پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: ابھی آپ تشریف رکھیں اور مجھے ان کی ایک اور بات سننے دیں۔ شیخ صاحب! یہ پڑھی جا چکی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پھر اس کا جواب دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل پوچھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ تحریک التوائے کار نمبر 2051/11 اور 2052/11 دونوں کو آئندہ ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ دونوں تحاریک next week کے لئے pending کی جاتی ہیں۔ حاجی رانا محمد ارشد، وزیر زراعت ملک احمد علی اولکھ اور حاجی اللہ رکھا یہ صاحبان ایوان سے جا کر اپوزیشن کو منا کر لایا جائے۔ لاء منسٹر صاحب! محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ اپنی تحریک التوائے کار کو out of turn لینے کی بات کر رہی ہیں تو اسے بھی ساتھ ہی نمٹا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کی میرے پاس کاپی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! ابھی اس کی ہمارے پاس کاپی نہیں آئی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کے آفس کے اندر جمع کرا دی ہے۔

جناب سپیکر: آفس میں جمع ہو گئی تو یقیناً ہمارے پاس بھی ہو گی۔ سیکرٹری صاحب دیکھ کر بتائیں۔

(اس مرحلہ پر سیکرٹری اسمبلی نے بتایا کہ ابھی یہ نوٹس آفس میں ہی جمع ہوئی ہے)

لغاری صاحب! ابھی تک یہ نوٹس آفس میں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ نے تحریک استحقاق بھی تو ایسے ہی لی ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! میرے پاس اور تھی نہیں جبکہ تحاریک التوائے کار میرے پاس پہلے ہی زیادہ ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: جو ہم کر رہے ہیں وہ بھی اہم ہے۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ issue اس سے زیادہ کیسے حل ہو سکتا ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب اٹھارہ اٹھارہ گھنٹے اس حوالے سے کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2054 محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! اسے pending فرما لیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے اور اس سے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2056/11 ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا صاحبہ کی ہے جس کا جواب آنا ہے۔ جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی میرے پاس نہیں آیا اس لئے اسے pending فرمایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک بھی next week تک pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس وقت میرے خیال میں صوبہ پنجاب میں سب سے اہم issue۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بتائیں کہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے ایک تحریک التوائے کار جمع کرائی ہے تو آپ سے گزارش ہے کہ اسے out of turn لے لیا جائے یا اس کے لئے ٹائم کا تعین کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مجھے آج مل لیں اور پھر ہم اسے اسی ہفتہ میں کرا لیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2062/11 محترمہ راحت افزا صاحبہ کی ہے۔ لاء منسٹر صاحب! اس کا بھی جواب آنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے بھی next week کے لئے pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد 2063/11 انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کی طرف سے ہے جو move ہو چکی ہے جس کا جواب آنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ پڑھی جا چکی ہے۔

ضلع راولپنڈی کے مرد اور خواتین اساتذہ کو رخصت اتفاقیہ حاصل کرنے کے لئے ڈی سی او کے رُوبرُو پیش ہونے کے انوکھے حکم سے پریشانی کا سامنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 2063/11 ہے۔ معاملے کا تعلق اساتذہ کی چھٹیاں کنٹرول کرنے سے ہے۔ پچھلے دو ماہ سے راولپنڈی ڈسٹرکٹ تعلیمی سیکٹر تنزلی کا شکار ہوا جس کے بعد معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور یہ بات سامنے آئی کہ اساتذہ منظور/غیر منظور شدہ چھٹیاں راولپنڈی ڈسٹرکٹ کی تعلیمی سیکٹر میں تنزلی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ PMIU کی طرف سے حاصل شدہ معلومات ماہ ستمبر تا نومبر۔

جناب سپیکر! اس میں پوری تفصیل ہے جو میں محرک کو فراہم کر دوں گا۔ یہ 7۔ جنوری 2012 تک تھا اس تاریخ کے بعد چھٹیوں کا پرانا نظام برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اقتدار اور اپوزیشن کے معزز ممبران واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! ابھی یہ ختم ہو جائے پھر میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! بہت اہم بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر

پی آئی سی میں غلط ادویات کی وجہ سے ہلاکتوں کے ذمہ داران سے جواب طلبی اور اس پر بحث کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ابھی میں جعلی ادویات کے issue پر بات کر رہا تھا تو حکومتی بنچز کی طرف سے جب آوازیں آئیں تو پھر ہم نے واک آؤٹ کیا۔ اب ہمیں ایک کمیٹی منانے گئی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ آپ اس issue پر بات کر لیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ان تحاریک التوائے کار کے بعد بات کی جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ میں تو موجود نہیں تھا۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ سپیکر صاحب نے ایک کمیٹی بنا کر باہر بھیجی تھی اور اولکھ صاحب کہتے ہیں کہ اگر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر لیڈر آف دی اپوزیشن پی آئی سی میں ادویات سے ہلاکتوں کے معاملے پر بات کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کے ساتھ بیٹھ کر اور طے کر کے پورا دن بحث کرانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! میرا خیال ہے کہ کل یا پرسوں کا دن آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر طے کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ ہم نے آج اور کل دو دن legislation کے لئے مختص کئے ہیں۔ اس کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن جس دن کا چناؤ کریں، جس دن یہ فرمائیں اُس پورے دن اس مسئلے پر House میں بحث ہوگی۔ اس پر گورنمنٹ کی طرف سے تفصیلی مؤقف دیا جائے گا، جو انکوائریاں وغیرہ ہوئی ہیں اور جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس سے بھی معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری رانا صاحب سے یہ گزارش ہوگی کہ وہ اپنا کل والا بزنس پرسوں پر لے جائیں کیونکہ یہ بہت اہم issue ہے۔ میری پورے House، آپ اور لاء منسٹر صاحب سے یہ بھی گزارش ہوگی کہ اگر اس پر کل بات کرنی ہے تو چیف منسٹر جن کے پاس سارے اختیارات ہیں اور جو اقدامات کر سکتے ہیں کیونکہ اختیارات تو سارے چیف منسٹر کے پاس ہیں اگر وہ تشریف لے آئیں تو اس پر بہتری ہو سکتی ہے اور پورے House کی بات سن کر شاید وہ بہتر اقدامات کر سکیں۔ اگر آپ وزیر قانون کو یہ کہیں کہ وہ چیف منسٹر کو کہیں کہ آپ کل مہربانی کر کے یہاں آئیں۔ وہ اپنی بے عزتی نہ سمجھیں بلکہ اِس میں اُن کی شان ہے، اِس میں اُن کی عزت ہے کیونکہ اُن کو اِس House نے elect کیا ہے۔ اگر آج یہ سارا House اکٹھا ہو جائے، میرے مسلم لیگ (ن) والے بھائی اپنے ضمیر کے مطابق کھڑے ہو جائیں تو آج ہی ان کے خلاف عدم اعتماد ہو سکتا ہے۔ یہاں پر وزراء اور نہ چیف منسٹر آتے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ اگر اُن سے کل گزارش کی جائے، آپ میری طرف سے اُن کو فون کر کے گزارش کر دیں کہ آپ مہربانی کریں۔ اگر وہ ہم سے ناراض ہیں تو ہم اُن سے معذرت چاہتے ہیں اگر ان کو ہماری کسی بات سے ناراضگی ہوئی ہے تو ہم سب اپوزیشن والے اُن سے معذرت چاہتے ہیں لیکن وہ اِس House میں آئیں کیونکہ اس میں ان کی بھی شان ہے اور اس House کی بھی شان ہے۔ جس دن Question Hour ہو اس دن تو اِن بے چارے وزراء کو ان کے سیکرٹری بریفنگ نہیں دیتے۔ یہ ہماری گزارش ہے کہ اس کے لئے کل کا دن رکھا جائے، یہ ہم اصرار کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! پہلی بات یہ ہے کہ جو اموات ہو رہی ہیں اس پر پنجاب اسمبلی کو اپنا concern show کرنا چاہئے۔ جو بات لاء منسٹر نے کی ہے کہ گورنمنٹ جو کارروائی کر رہی ہے وہ تو کر ہی رہی ہے لیکن اصل حقائق House کے سامنے آنے چاہئیں۔ اس پر اگر کل کی بجائے پرسوں بھی بات

ہو جائے تو ہمیں اس بات کو issue نہیں بنانا چاہئے۔اس پر ہم پرسوں پورے facts and figures کے ساتھ بات کریں اور یہ اس House کا حق ہے کہ اس کو apprise کیا جائے۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر قائد حزب اختلاف اس بات پر ہی بضد ہیں کہ یہ کل ہی ہونی چاہئے تو ہم جو legislation لے رہے ہیں یہ بڑے shortest period میں ہونے والی ہے کیونکہ صرف reconsideration کے Bill پیش ہونے ہیں۔ اگر کل ہم in time House کا آغاز کر دیں، Question Hour اور Adjournment Motions کے بعد ہم legislation شروع کر لیں تو کل بھی ہم تقریباً 2 بجے تک اس legislation سے فارغ ہو کر 2 تا 4 بجے تک اس معاملے پر بحث کر سکتے ہیں۔ اگر قائد حزب اختلاف کا کل کا ہی تقاضا ہے تو کل بھی کر لیتے ہیں اس میں حکومت بالکل غافل نہیں اور وزیر اعلیٰ اس پر بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔ باقی جہاں تک ان کا یہ فرمانا ہے کہ سارے اختیارات وزیر اعلیٰ کے پاس ہیں۔ یہ تو Constitution اور rules کا معاملہ ہے کہ سارے اختیارات وزیر اعلیٰ کے پاس ہی ہوتے ہیں اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ جہاں تک آپ اس معاملے کی بات کریں۔۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ کل یہاں پر جو بحث ہو گی اس پر معزز ممبران اور اپوزیشن کی طرف سے جو تجاویز آئیں گی اس پر حکومت انشاء اللہ عملدرآمد کرے گی۔ ان تجاویز کو seriously لیا جائے گا۔ باقی جو قائد حزب اختلاف کی وزیر اعلیٰ پنجاب سے محبت ہے اور وہ بار بار اُن کو یاد کرتے ہیں تو میں اِن کی محبت بھی اُن تک پہنچا دوں گا۔ اُنہوں نے اگر ضروری خیال کیا تو وہ کل اِن کو شرف ملاقات بھی بخش دیں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری صرف یہ گزارش ہے کہ کل Question Hour کے بعد پہلے اس کو take up کر لیا جائے کیونکہ یہ انتہائی اہم issue ہے۔ اس کے بعد رانا صاحب حکومتی بزنس کر لیں۔ یہ ایک اچھا message جائے گا کہ ہم نے ایک اہم issue پر Question Hour کے بعد اس پر دو گھنٹے بحث کی ہے کیونکہ ہمارے لئے دو گھنٹے کافی ہیں۔ باقی میری

محبت تو یہی ہے کہ "روٹھے ہو تم، تم کو کیسے مناؤں پیا؟" مجھے رانا صاحب یہ طریقہ بھی بتا دیں کہ کس طرح سے میں اپنے پیا کو مناؤں؟ اللہ کرے کہ وہ اس House کا احترام کرنا شروع کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ ہم کل صبح بیٹھ کر فیصلہ کر لیں گے۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! نہیں، ابھی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جناب قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش کروں گا کہ legislation زیادہ سے زیادہ 45 سے 50 منٹ کا segment ہو گا اس کے بعد پھر ہمارے پاس لامحدود ٹائم ہو گا کہ چاہے اس پر آپ دو یا تین گھنٹے بحث کریں۔ یہاں پر ہم کل کھانے کا بھی انتظام کرا لیں گے پھر بے شک آپ شام 5 یا 6 بجے تک اس پر بات کریں کیونکہ پھر یہاں پر یہ نہ ہو کہ ایک گھنٹہ ہو گیا ہے اب اس کو ختم کریں ہم نے legislation کرنی ہے اس لئے ہمیں اس سے آزاد ہو کر اس پر کم از کم تین سے چار گھنٹے ملنے چاہئیں تاکہ سبھی دوست بات کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ صاحب! ویسے عموماً practice بھی یہی رہی ہے کہ Business of House conclude کر کے session open کر دیا جائے تاکہ جو بھی معزز ممبر اپنی بات کرنا چاہتا ہے وہ کر لے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ جتنی ہلاکتیں ہو رہی ہیں ان کا پنجاب کے عوام سے تعلق ہے۔ ان کا خیال ہے کہ بعد میں کورم پورا نہیں ہونا لیکن میں انہیں یہ یقین دہانی کراتا ہوں کہ ہم کل کورم point out نہیں کریں گے اور یہ اپنا بزنس مکمل کر لیں لیکن میں آپ سے اور آپ کے توسط سے لاء منسٹر صاحب سے بھی یہ گزارش کروں گا کہ یہ ایک اہم issue ہے اس سے عوام میں ایک اچھا پیغام جائے گا کہ ہم نے انسانی جانوں کو بچانے اور بہتری کے اقدامات پر بات کی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف پھر اس بات پر agree کریں کہ اس topic پر ایک گھنٹہ بحث کرنے کے بعد ہم legislation کو take up کریں گے

لیکن میرا خیال ہے کہ یہ مناسب نہیں رہے گا۔اگر قائد حزب اختلاف کل ایک گھنٹہ کے فرق سے لیٹ ہونا محسوس کر رہے ہیں تو آج legislation کے بعد یہ یہاں پر تشریف رکھیں۔ ہم آج ہی اس پر بات کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، راجہ صاحب! ابھی legislation کے بعد House open کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! Question Hour کے بعد صرف ہمیں دو گھنٹے دے دیں اس کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔آج کی بات نہیں ہے ہم کل question hour کے بعد دو گھنٹے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! کائرہ صاحب کے بعد آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس وقت بلاتفریق تمام معزز ممبران کو لوگوں کی جانیں ضائع ہونے پر افسوس اور ہمدردی ہے۔اس پر نہ صرف صوبہ بلکہ پورا پاکستان افسردہ ہے۔قائد حزب اختلاف کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے میں گزارش کروں گا کہ اگر قائد ایوان تشریف لائیں اور وہ comprehensive report جو کہ حقائق پر مبنی ہے پیش کریں۔ ہم میڈیا اور مختلف ذرائع سے یہ باتیں سنتے ہیں اس میں بعض غلط reporting بھی ہوتی ہے لیکن ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ اصل معاملات کیا ہیں؟ اگر قائد ایوان بتائیں گے تو تقیناً ہم سب سمجھ سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ گزارش کروں گا کہ کل جو بحث ہے وہ خالی بحث نہ ہو، ہم یہ چاہ رہے ہیں کہ first time information House کو درست ملے اور ہم چیف منسٹر صاحب سے سوال وجوابات کر سکیں کیونکہ جیسے رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ اس پر کام کر رہے ہیں اور پوری کوشش کر رہے ہیں۔اسی طرح اگر ہم کوئی بات کہہ سکیں گے یا ان سے سُن سکیں گے۔ میرے خیال میں وہ direct interaction نہ صرف House بلکہ پورے صوبہ کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہو گی۔جب وہ رپورٹ کے بارے میں کوئی بات بتائیں گے تو تب ہمارے ذہنوں میں سوال آئیں گے پھر ہم بات کو آگے لے کر چل سکیں گے کہ معاملہ کیا ہے اور تب ہم اس کا حل تجویز کر سکیں گے۔ابھی ہمارے پاس جو حل یا information ہے وہ ساری کی ساری media based ہے۔ میری یہ گزارش

ہو گی کہ قائد ایوان تشریف لائیں، ہم سب یہ سمجھنا چاہیں گے کیا معاملات ہیں اور اپنی تجاویز دینا چاہئیں گے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح کائرہ صاحب نے بات کی ہے اگر معزز ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ اس وقت جو investigation/inquiry کا process شروع ہے اور اس کے نتیجہ کے طور پر جو چیز سامنے آئی ہے اس سے House کو آگاہ کیا جائے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ انہیں حکومت کو ٹائم دینا چاہئے۔وہ تمام انکوائری، analysis یا Laboratories کی سطح پر تحقیقات ہو رہی ہیں جب ان کا رزلٹ آ جائے تو اس کے مطابق House کو آگاہ کیا جائے۔فی الحال یہ ہے کہ اس معاملے کو روکنے کے لئے حکومت انتھک کوشش کر رہی ہے، سب کو نظر بھی آ رہا ہے اور میڈیا بھی دکھا رہا ہے۔ باقی اگر House کے معزز ممبران ان کوششوں میں اضافہ کرنے کی تجاویز دے سکیں تو لی جا سکتی ہیں۔اس کے علاوہ معاملہ یہ ہے کہ یہ ادویات تقریباً48ہزار لوگوں نے استعمال کی ہیں ان میں سے چار سو لوگوں کو reaction ہوا ہے۔اب اس میں یہ معاملہ ہے کہ ان چار سو لوگوں کو reaction کیوں ہوا ہے اور باقی 47ہزار چھ سو لوگوں پر reaction کیوں نہیں ہوا؟ Laboratories کے لوگوں سے یہ بات سامنے آئی ہے اور انہوں نے کہا ہے جب تک مریضوں کی postmortem رپورٹ نہیں آئے گی تو ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ابھی وہ process in progress ہے اگر حکومت سے first hand information لینا مقصود ہے جیسے کائرہ صاحب فرما رہے ہیں تو پھر ہمیں یہ موقع دیں ہم اس کا تعین کریں کہ اس پر بحث کل ہونی ہے یا کوئی ایک آدھا دن آگے پیچھے ہونی ہے لیکن اگر تجاویز کی حد تک ہے تو ہم آج بھی تیار ہیں یا جیسے میں نے کل کا عرض کیا ہے تو کل کرا لیں اس کے لئے ہم آج بھی تیار ہیں اور کل بھی تیار ہیں اور جیسے یہ حکم کریں ٹائم رکھ دیتے ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سعید اکبر خان صاحب!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ یہ نہایت ہی اہمیت کا حامل معاملہ ہے۔اس چیز سے بالاتر ہو کر کہ اپوزیشن یا گورنمنٹ، یہ House چونکہ صوبہ کا سب سے سپریم House ہے اور یہاں پر بیٹھے لوگ عوامی نمائندے ہیں ان کا یہ concern ہے کہ جو بھی حالات ہیں، آج میڈیا سے جو

باتیں سنی جارہی ہیں ان میں بہت زیادہ تضاد ہے لیکن گورنمنٹ کی بات definitely relevant ہوگی۔اس پر ایک بحث نہیں ہوگی بلکہ اس پر دو تین بحثیں ہوں گی،اس معاملے کی information روزانہ کی بنیاد پر House کو ملنی چاہئے، چاہے جس طریقہ سے بھی ہو اور اس کے لئے حکومت جس آدمی کو بھی مقرر کرے۔پہلی بات یہ کہ یہ ہوا کیوں ہے؟اب اس کی تدابیر کیا ہیں اس سے day to day باتیں سامنے آئیں گی۔یہ House concern feel کرتا ہے اور اس House کو information ملنی چاہئے تاکہ جب ہم عوام میں جائیں اور اگر کوئی بندہ ہم سے پوچھے تو ہم well-informed ہوں اور ان کو بتا سکیں۔یہ بہت بڑا مسئلہ ہے جو اس وقت اس صوبہ میں پیدا ہوا ہے تو میری گزارش ہے کہ اس کو سیاست کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے اور اگر حکومت اس کو انا کا مسئلہ بنانا چاہتی ہے تو میری ان سے بھی گزارش ہے کہ اس کو انا کا مسئلہ نہ بنایا جائے۔اس بارے میں House کو بہترین انداز میں informed کرنا چاہئے۔اس میں جو بھی خامیاں ہیں انہیں عوام اور اس House کے سامنے لانا چاہئے۔definitely اس میں کہیں نہ کہیں کوئی بات ہے اس کو اس House کے سامنے رکھنا چاہئے۔ جیسے رانا صاحب نے کہا کہ پرسوں اس پر بحث ہونی چاہئے تو میں قائد حزب اختلاف راجہ صاحب اور اپوزیشن کے دوسرے بھائیوں سے request کرنا چاہتا ہوں کہ آپ روزانہ آکر بات کریں لیکن اس پر proper discussion ہو تاکہ حکومت اپنا point of view آپ کے سامنے رکھے اور آپ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دن بحث کریں یا دوسرے دن رکھ لیں،اس پر کسی کو انا یا سیاست کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے اور اس پر House کو proper انداز سے inform کرنا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،راجہ صاحب!

قائد حزب اختلاف(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!جس طرح میرے بھائی سعید اکبر خان صاحب نے کہا ہے بالکل حکومت جو بھی ٹائم لینا چاہتی ہے وہ ٹائم لے،اس پر پوری briefing لیں۔اگر چیف منسٹر صاحب خود تشریف لے آئیں تو بہت اچھی بات ہے یا حکومت جس کو نمائندہ مقرر کرے وہ پوری briefing لے اور سب سے پہلے اس حکومتی نمائندے کو موقع دیا جائے کہ وہ پورے House کو حالات سے آگاہ کرے۔اس کے بعد بے شک اگلے دن ہر روز ایک گھنٹہ رکھ لیں جب تک یہ اجلاس چل رہا ہے،دوستوں کو موقع دیا جائے کہ وہ اس پر بات کر سکیں اور اگر روزانہ ایک گھنٹہ رکھنا ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔اگر یہ پوری briefing لینے کے لئے ٹائم چاہتے ہیں تو جس دن یہ briefing

دیں گے۔اس سے اگلے دن ہم اپنے خیالات کا اظہار کر لیں گے۔ ہمیں جو خدشات ہیں یا جو بات ہم کرنا چاہتے ہیں وہ اگلے دن کر لیں گے لہذا ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! قائد حزب اختلاف نے جو بات کی ہے وہ واقعی درست ہے کہ briefing پہلے ہو جائے اور اس کے بعد House میں بحث ہو۔ اب اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں۔ technical and professional لوگوں کی briefing اس معاملے میں بہتر ہو گی، یہ میری ذاتی رائے ہے کہ وہ زیادہ مستند ہو سکتی ہے۔ ایک طریقہ تو یہ ہو سکتا ہے کہ ایک بات ان سے پہلے میں سمجھوں اور اس کے بعد اس معزز ایوان میں آ کر بتاؤں۔ دوسرا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ اس بات کا اہتمام کرا دیں کہ اس سلسلے میں جو انکوائری ٹیم بنی ہوئی ہے اس کا جو سربراہ ہے اس کو ہم بلا لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ساتھ سیکرٹری ہیلتھ بھی آ جائیں اور یہاں آ کر معزز ممبران کو technically and professionally جو ان کے پاس information ہے کہ یہ کیا ہوا، کیوں ہوا اور کس طرح سے ہوا؟ وہ اس پر briefing دے دیں، اس کے لئے بے شک آپ کل کا ٹائم رکھ لیں اور اس کے بعد ایوان میں آپ بحث کرا لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ briefing کہاں دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اس کمیٹی کا سربراہ اور سیکرٹری ہیلتھ تو اس ایوان میں briefing نہیں دے سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں وزیر قانون ایسا کر لیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں یہ وضاحت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جیسا کہ سعید اکبر خان صاحب نے کہا ہے ہم اس پر کوئی سیاست نہیں کرنا چاہتے۔ جناب وزیر اعلیٰ ان ساری میٹنگوں کو head کر رہے ہیں اور ساری چیزیں ان کے علم میں ہیں اگر وہ آ جائیں یا میرے دوست ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب آ جائیں، میں نے کل بھی ان کو ٹی وی پر briefing دیتے ہوئے دیکھا ہے، وہ ڈاکٹر بھی ہیں اور وہ ان تمام کمیٹیوں میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب آ جائیں بہت ہی اچھا ہے لیکن اگر وہ اپنی اس میں بے عزتی سمجھتے ہیں تو ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب کو موقع دے دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں یہ تجویز ہے کہ House کے اندر تو پارلیمانی سیکرٹری ڈاکٹر سعید الہی صاحب brief کریں۔ ہمارے معزز ممبران کو جو بھی information درکار ہو وہ ان کو دینے کے لئے آج بھی موجود ہیں کل اور پرسوں بھی موجود ہوں گے ۔ ایک briefing اس کمیٹی کے سربراہ اور سیکرٹری ہیلتھ معزز ایوان کے ان ممبران کو جو یہ briefing لینا چاہتے ہیں دے دیں۔ اس کا اہتمام آپ نیچے کیفے ٹیریا میں کروادیں، اس کے بعد جس دن اس معزز House میں بحث ہو گی اس بحث کو conclude چیف منسٹر صاحب خود آکر کریں اور اس سلسلے میں ان سے یہ request کروں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! اس سلسلے میں میری یہ گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! آپ میری عرض سن لیں۔ لغاری صاحب بڑی دیر سے کھڑے ہیں میں ان کی بات تو سن لوں۔ لغاری صاحب! آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس اہم issue کو اٹھانے کی آپ نے ہمیں اجازت دی۔ اس issue کو اٹھانے کی ہم بہت دیر سے کوشش کر رہے تھے اور مجھے یہ لگ رہا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے اسے brush aside کیا جا رہا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ گورنمنٹ اس ایوان کو answerable ہے۔ ہمارے functions میں سے جس طرح legislation ہمارا کام ہے اسی طرح سے holding the Government accountable بھی ہمارا کام ہے ۔ اس ایوان کو حکومت جوابدہ ہے اور اس ایوان کے اندر ہم نے پالیسیوں کو بھی discuss کرنا ہے۔ یہ جو ہمارا Question Hour ہوتا ہے یہ ہماری طرف سے حکومت کو answerable کرتا ہے۔ اسی طرح یہ جو اتنا بڑا incident ہوا ہے اس پر بھی حکومت اس ایوان کو جوابدہ ہے۔ اس بات پر ہم نے اپنی پارٹی کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار بھی 23 تاریخ کی جمع کرائی ہوئی ہے۔ ہمیں تین دن ہو گئے تھے اور ہم یہ گزارش کر رہے تھے کہ اس کو out of turn لے لو لیکن اس کو somehow avoid کیا جا رہا تھا ۔ میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس important issue کو take up کیا۔ اب طریقہ یہ ہے کہ اس میں جواب دہ ہونا کس طرح ہے؟ جس طرح نوانی صاحب نے تجویز دی ہے کہ اگر روزانہ اس House کو briefing مل جائے تو بہتر ہو گا تاکہ ہمیں پتا ہو ہم blind نہ ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہمیں پتا ہو کہ حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اور ہم اس چیز کو سراہیں کہ ہاں حکومت نے یہ اچھا اقدام کیا یا may be ہم میں سے کوئی تجویز دے کہ اس چیز کو

ایسے کر لو۔ جب تک یہ handle issue نہیں ہوتا اس House کو حکومت جواب دیتی رہے۔ اس سلسلے میں سب سے relevant آدمی، norms تو یہ ہیں کہ متعلقہ وزیر ہی ہوتا ہے وہ concerned ہوتا ہے۔ اب اس محکمہ کا کوئی وزیر نہیں ہے اس وقت جو ہمارے پارلیمانی سیکرٹری صاحب ہیں وہ بھی بڑے competent شخص ہیں اور وہ خود بھی ڈاکٹر ہیں اور ہر وقت اس چیز پر کام بھی کرتے ہیں۔ وہ اس سلسلے میں ہمیں daily briefing دے دیں اور سب سے بہتر تو یہ ہوگا کہ:

Chief Executive of the Province on such an important issue should personally come and take the House into confidence.

میں رات بھی ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ وہ رات کے گیارہ بارہ بجے تک میٹنگیں کر رہے تھے۔ وہ میٹنگیں ضرور کریں لیکن اس ایوان کو بھی بتا دیں کہ ہم کر کیا رہے ہیں۔ ہم بھی انہی کے ساتھی ہیں ہمارے ووٹوں کے ساتھ ہی وہ چیف منسٹر بنے ہیں، ہماری طرح کے وہ بھی ممبر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جتنی بھی یہاں پر بات ہوئی ہے اب میں اس کو conclude کر دیتا ہوں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب والا! اس سلسلے میں، میں نے بھی گزارش کرنی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سب کو ٹائم دوں گا پہلے آپ میری بات بھی سن لیں۔ وزیر قانون صاحب! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ کل اگر ہم اس مسئلے پر proper briefing رکھوا دیں جو کہ کیفے ٹیریا میں arrange کر لی جائے اور پھر اس briefing کی روشنی میں پرسوں ایوان میں open بحث کرا لی جائے اور پھر اس کے بعد briefing on regular basis پر جب تک کہ اس کا کوئی حل نہیں نکل آتا بات جاری رکھی جائے کیونکہ ہم نے اس کے حل تک پہنچنا ہے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب والا! اس کی میٹنگ کیفے ٹیریا میں نہیں ہوگی یا تو وزیر صحت اس پر briefing دیں یا پارلیمانی سیکرٹری صاحب House میں briefing دیں۔ جتنی بھی ان کے پاس information ہے وہ House کو briefing دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! یہ گورنمنٹ کے نمائندے جو سامنے بیٹھتے ہیں یہ ہمیں جواب دیں۔ کل کو پھر Question Hour کے لئے بھی کیفے ٹیریا جانا پڑے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! آپ میری پوری بات تو سن لیں۔ آپ بات تو سنتے نہیں ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس بات کی assurance دی ہے کہ Chief Executive of the Province آئیں گے۔ آپ دیکھیں ابھی یہاں پر issue کیا تھا؟ issue یہ تھا کہ House کو proper briefing ہونی چاہئے۔ اس House کو apprise کرنا حکومت کا فرض ہے۔ اب اس کے اندر جو پہلا پوائنٹ آیا وہ یہ تھا کہ یہاں پر ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب کل House کو apprise کر دیں اور پرسوں پھر اس کی پوری تیاری کے ساتھ اس پر argument کر لیں۔ وزیر قانون صاحب! آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! سوالوں کے متعلق میں عرض کروں گا کہ ایک specific question ہوتا ہے اور اس کا answer ہو جاتا ہے یعنی question answer اور تحاریک التوائے کار ایک different چیز ہے questions میں ایک specific question ہوتا ہے یا تحریک التوائے کار میں ایک specific matter ہوتا ہے اور اس کا جواب دے دیا جاتا ہے۔ Briefing جو ہے وہ something different ہے بہر حال House کی sense یہ ہے قائد حزب اختلاف اور کائرہ صاحب بھی یہی بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب کے ذمہ یہ لگاتے ہیں کہ وہ نہ صرف کل House کو brief کریں بلکہ اس پر ایک document بنا کر کہ جواب تک efforts ہوئی ہیں ان کو document کر کے پورے House میں distribute بھی کرا دیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی questions ہوں تو ان کو بھی answer کر دیں اور اس کے بعد جب یہ معزز House یہ سمجھے کہ اب ان کی تیاری ہے تو پھر اس کے بعد اس پر بحث کر لیں۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: جناب والا! جیسا کہ میں نے گزارش کی ہے اور sense of the House بھی یہی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کو مد نظر رکھا جائے۔ آج اگر وزیر صحت موجود ہوتے تب بھی ہم چیف منسٹر صاحب سے گزارش کرتے اور وہ تشریف لاتے۔ تشریف لانے کے بعد وہ information ہمارے ساتھ share کرتے۔ اس وقت sense of the House یہ ہے اور اپوزیشن بھی یہ چاہ رہی ہے کہ قائد حزب اقتدار ضرور تشریف لائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ تشریف لائیں گے۔

جناب تنویر اشرف کائرہ: اس کے علاوہ Treasury Benches والے دوست بھی یہی محسوس کر رہے ہیں لیکن حکومت کا مؤقف اس میں مختلف ہے۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اگر چیف منسٹر

صاحب یہاں پر آ کر briefکریں گے تو ان کی عزت میں اضافہ ہوگا اور عوام میں بھی ان کے متعلق confidenceآئے گا۔ میں نہیں سمجھتا کہ گورنمنٹ کیوں یہ نہیں چاہ رہی کہ وہ یہاں تشریف لائیں۔ ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں competentہیں وہ ہمیں بتائیں گے لیکن اہمیت اس وقت یہ ہے بلکہ میں آپ کی بھی رائے چاہوں گا کہ ایک طرف گورنمنٹ اور دوسری طرف اپوزیشن اور Houseہے ۔ آپ کی رائے کیا ہے ؟ آپ کو چاہئے کہ آپ چیف منسٹر صاحب کو directکریں کہ وہ تشریف لائیں اور یہاں تشریف لا کر اس معاملے میں اس Houseکو جواب دیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں عرض کروں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس پر بات کر لیں پھر وزیر قانون صاحب کی بات سن کر اسے wind upکریں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب والا! میں اس معزز ایوان کے چند لمحے لوں گا۔ جیسا کہ وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ اب Houseکے اندر ہی ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب اس کی briefingکریں گے۔ briefingمیں بار بار یہ کہا جا رہا ہے کہ اس وباء پر قابو پانے کے لئے جس سے اتنی جانوں کا نقصان ہو رہا ہے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں وہ بتائیں گے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب یا معزز وزیر اعلیٰ صاحب جب تشریف لائیں تو ان اقدامات کا بھی ذکر کریں لیکن ساتھ ساتھ اس کی بھی briefingدیں کہ کیا fix responsibilityکی جا رہی ہے کہ یہ واقعہ کیوں ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! یہ بہت ضروری ہے، ہم اسے missکر رہے ہیں لہذا یہ چیز addہونی چاہئے کہ fix responsibilityکی جائے کہ کن وجوہات کی بناء پر یہ ہوا اور over the hence of the affairادھر کون کون لوگ بیٹھے تھے انہیں بے نقاب کیا جائے، ذمہ دار لوگوں کو بڑھاوا دیا جائے اور جو غیر ذمہ دار ہیں انہیں fixکیا جائے۔ میری گزارش ہے کہ responsibility fixکرنے کے لئے جو کچھ بھی کیا جائے اس سے بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب ایوان کو مطلع کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب ہمارے لئے قابل احترام ہیں لیکن میرا ایک سوال ہے کہ ہیلتھ منسٹر کیوں نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یہ کہہ دیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب آ کر wind up کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض سن لیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کل briefing دیں لیکن ہیلتھ منسٹر کیوں نہیں؟ وہ کل آ کر briefing دے دیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ آخر میں آئیں گے ہمیں پھر بھی اعتراض نہیں ہے اگر ہو سکے تو ہیلتھ منسٹر خود آ جائیں نہیں تو پارلیمانی سیکرٹری صاحب کل briefing دیں کہ یہ کیوں ہوا، اس کے ذمہ داران کون ہیں اور اسے روکنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے، ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب کل اس پر نہ صرف comprehensive briefing بیان کریں گے بلکہ جس طرح سے چودھری صاحب نے identify steps کئے ہیں ان کے مطابق کل briefing ہو جائے گی اس کے بعد چودھری صاحب اور قائد حزب اختلاف کے ساتھ بیٹھ کر اس پر بحث کے لئے جو date طے ہو گی اس پر House میں بحث open ہو جائے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! چھوٹی سی گزارش ہے کہ یہ سارا process یہاں پر اپوزیشن کی طرف سے agitate کرنے اور نشاندہی کرنے پر احسن طریقے سے ہو رہا ہے اسے ایک legal situation دینے کے لئے ہماری پارٹی کی طرف سے ایک تحریک التوائے کار پڑھنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم اس پر کل out of turn تحریک التوائے کار لے لیں گے۔ میں نے already انہیں کہہ دیا ہوا ہے کہ مجھے مل لیں۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! اسے یہاں صرف پڑھ دیا جائے تو legal process ہو جائے گا کہ اس پر debate ہو رہی ہے۔ اسے ایک sanctity ملے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ٹھیک ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! just read it out صرف پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن وہ اپنے ٹائم پر ہی ہو گا۔جب تحاریک التوائے کار کا ٹائم آئے گا تب ہی پڑھی جائے گی۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! آپ آج ہی پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آج تو ٹائم ختم ہو گیا ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: کل پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کل کر دیں گے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جی، ٹھیک ہے۔اپوزیشن لیڈر صاحب نے جو فرمایا ہے اسے legal sanctity مل جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کل ہو جائے گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ کے لیڈر نے بات کر لی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اور بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پلیز کوئی اور بات نہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ڈاکٹر فیصل مسعود صاحب جو کہ پاکستان کے مایہ ناز ڈاکٹر ہیں انہیں کل معطل کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کل جب briefing ہو گی تو ساری بات اس میں آ جائے گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): میری بات تو سن لیں میں کوئی اور بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! No, this is no point of order sorry

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): کل وزیر اعلیٰ صاحب نے انہیں معطل کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ سب نے اخبار میں پڑھ لیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بڑی important بات کر رہا ہوں -

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے لیڈر نے بات کر لی ہے۔آپ اس طرح Chair کو intimate نہیں کر سکتے، please no point of order

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں، آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

Laying of the reports reconsideration and passage of Bills. Minister for Law!

ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی (ٹیوٹا) کی سالانہ رپورٹ برائے سال 11-2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay

> The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the year 2010-11 is laid in the House.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> The Annual Report of Technical Education and Vocational Training Authority (TEVTA) for the year 2010-2011 has been laid.

Now, Annual Performance Report of Punjab Baitual-Ul-Mall Council for the year 2010. Minister for Law.

پنجاب بیت المال کونسل کی سالانہ کارکردگی رپورٹ برائے سال 2010 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay

> The Annual Performance Report of Punjab Bait-ul-Maal Council for the year 2010 is laid in the House.

MR DEPUTY SPEAKER: The Motion moved is:

The Annual Performance Report of Punjab Bait-ul-Maal Council for the year 2010 has been laid.

Now, Annual Report of Punjab Pension Fund for the year ended 30th June 2010. Minister for Law.

پنجاب پنشن فنڈ کی 30۔جون 2010 کو ختم ہونے والے مالی سال
کی سالانہ رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay

The Annual Report of Punjab Pension Fund for the year ended 30th June 2010 is laid in the House.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

The Annual Report of Punjab Pension Fund for the year ended 30th June 2010 has been laid.

Now, Annual Performance Report of Parks and Horticulture Authority (PHA) for the year 2009-2010. Minister for Law!

پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی (پی ایچ اے) کی سالانہ کارکردگی رپورٹ
برائے سال 10-2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I lay

The Annual Performance Report of Parks and Horticulture Authority (PHA) for the year 2009-10 is laid in the House.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

The Annual Performance Report of Parks and Horticulture Authority (PHA) for the year 2009-10 has been laid.

Now, we take up the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.12 of 2011)

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: .No point of order between legislation جب آپ نے oppose کرنا ہوگا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! laying of reports پر discuss کرنے کے لئے بھی دن رکھنا ہوتا ہے، پچھلی دفعہ بھی یہ بات ہوئی تھی اور کہا گیا تھا کہ دن رکھا جائے گا جو کہ ابھی نہیں رکھا گیا۔ میری پھر آپ سے گزارش ہے کہ ہم نے ان reports میں سے صرف پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ take up کی ہے لیکن باقی کوئی رپورٹ take up نہیں کی گئی۔ ابھی جو reports پیش کی گئی ہیں ازراہ کرم ان کے لئے بھی کوئی دن، کوئی تاریخ مقرر کر دیں اور جو پچھلی reports تھیں ان کے لئے بھی کوئی دن رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا point آگیا ہے ہم اس پر کوئی دن رکھ کر آپ کو بتادیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں جو reports lay ہوئی تھیں، rules یہ کہتے ہیں کہ reports discuss ہونی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کا point آگیا ہے Date and time will be fixed

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! last time جب یہ معاملہ رانا عبدالرحمٰن صاحب نے اٹھایا تھا تو اس کے بعد سپیکر چیمبر میں میٹنگ ہوئی تھی، اس وقت لغاری صاحب بھی موجود تھے اور یہ طے پایا تھا کہ یہ سیکرٹری صاحب سے مل کر اس کی priority بنادیں گے اور اس کے مطابق ان reports پر بحث کے لئے دن مختص کئے جائیں گے۔ یہ reports بھی اسی priority میں fix ہو جائیں گی اور اس کے مطابق ان کے لئے days طے ہو جائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جی، بالکل priority بنادی گئی تھی انہوں نے دن رکھنے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی رکھ لیتے ہیں، یہ اسمبلی سیکرٹریٹ کا کام ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! I refer to rule 130,131,132. It is laid in the House and the Speaker shall fix a day آج یہ دن fix ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات ہو گئی ہے point آگیا ہے اور date fix کر لیتے ہیں۔ شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! اس رپورٹ میں چنیوٹ کا ذکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! اس وقت اس پر بات نہیں ہو گی بلکہ جب یہ discuss ہو گی تو تب آپ کو بتا دیں گے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر آگیا ہے۔ آپ کی بات ختم ہو چکی ہے، آپ نے کہا ہے کہ ٹائم رکھنا ہے وہ ہم رکھ دیں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! ابھی جو reports lay ہوئی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے

Annual Report for Technical Education and Vocational Training, Annual Performance Report of Punjab and Bait-ul-Mal and Annual Report of Punjab Pension Fund

یہ تینوں بہت ضروری ہیں لہذا تینوں discussion کے لئے رکھی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ وہی بات دُہرا رہے ہیں۔ کر لیتے ہیں۔ شکریہ

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.12 of 2011). Minister for Law may move the motion for the consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "The message of the Governor in respect of the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill."

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جب ہم ممبر بنے تھے تو آپ نے قانون کی یہ کتاب ہمارے ہاتھ میں پکڑائی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کرنا کیا چاہ رہے ہیں؟

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو illegalities commit کی گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب کا وقت آئے گا اس وقت بات کرنا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ایسے نہیں۔ میری بات سن لیں، ٹائم شروع میں آنا ہے بعد میں نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو ذرا یہ سمجھا دیں کہ اس کے بعد اسے oppose کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! follow the rules آپ rules کی بات کر رہے ہیں لیکن rules کو follow نہیں کر رہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): آپ rules follow نہیں کر رہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Basra Sahib! I am following the rules but you are not following the rules.

آپ اس طرح Chair کو بالکل مخاطب نہیں کر سکتے۔ اگر آپ کو rules کا پتا نہیں تو I am sorry for that

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ بہت زیادتی کی بات ہے۔ آپ کو میری بات سننا پڑے گی اس سے پہلے کہ میں کورم point out کر دوں آپ میری بات سنیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article-116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ اس کو اس طرح سے bulldoze نہ کریں۔ آپ میری بات سنیں۔ میں rules پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب time آئے گا تو تب آپ یہ rules پڑھ لیجئے گا۔

کورم کی نشاندہی

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے اور میں اس کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ کورم point out ہو گیا ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اس لئے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ وزیر قانون صاحب! آپ اس کو دوبارہ move کر دیں۔

مسودہ قانون (ترمیم)(طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011

(۔۔۔جاری)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article-116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor".

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article-116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

CH. EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I oppose it.

CH. SHAUKAT MAHMOOD BASRA (Advocate): Sir, I oppose it.

MR DEPUTY SPEAKER: Now, this is the way. This is the proper time.

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اب تو ہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کر لی ہے۔ میری بڑے ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ ہم legislatures ہیں اور ہمارا main function legislation کرنا ہے۔ اس وقت میرے ہاتھ میں "Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab,1997" کی کتاب ہے۔ جب ہم اسمبلی میں آئے تھے تو ہمیں ان rules کا بالکل علم نہیں تھا کیونکہ ہم نئے آدمی تھے اور اس وقت ہمارے ہاتھ میں یہ کتاب اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے پکڑائی گئی تھی کہ اس کو follow کیا جائے گا اور ان rules کے تابع یہ اسمبلی چلے گی۔

جناب سپیکر! جمہوریت کے اندر majority کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ جن معاملات کا تعلق directly عوام کے مفاد کے ساتھ ہوتا ہے ان کو majority کے بل بوتے پر bulldoze کیا جائے اور یہاں پر حزب اختلاف کو اس پر رائے دینے کا اختیار بھی نہ ہو اور یہاں یہی ہوا۔ اگر ہمارے لاء منسٹر competent ہوتے تو آج جو کروڑوں روپیہ خرچ ہوا ہے وہ نہ ہوتا۔ یہ Bill گورنر صاحب کو گئے پھر گورنر صاحب سے واپس آئے اور اس کے بعد اب پھر ایک غیر قانونی طریقہ adopt کیا جا رہا ہے جو against the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ Rules of Procedure 1997 کے رول 113 میں دیا گیا ہے جو اس طرح ہے کہ:

113. BILLS RETURNED BY GOVERNOR.-

(1) When a Bill passed by the Assembly is returned by the Governor to the Assembly with a message requesting that the Bill, or any specified provision thereof, be reconsidered or that any amendment specified in the message be considered, the Secretary shall circulate the message to the members and shall also send an intimation to that effect to the Minister for Law and Parliamentary Affairs and to the Minister-in-charge.

(2) The Minister-in-charge or a member may give notice in writing to the Secretary for reconsideration of the Bill or any provision thereof or any amendments suggested therein on the basis of the message.

(3) The Secretary shall, as soon as may be, include the item of reconsideration or consideration, as the case may be, in the List of Business.

(4) On the day on which such a motion is fixed, the Minister-in-charge or the member concerned shall move that the message may be taken into consideration at once.

(5) When after reconsideration or consideration, as the case may be, the Bill is again passed by the Assembly, it shall be dealt with in accordance with rule 111.

جناب سپیکر! اب اس میں کہاں پر کوئی ایسی بات نظر آتی ہے جس میں کوئی ایسی ambiguity نظر آتی ہو۔ میں یہاں پر ایک اور بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میرے پاس اس میں دو الفاظ اہم ہیں، ایک reconsideration اور دوسرا consideration، بہتر ہوتا کہ اگر اس Rules of Procedure کا ترجمہ اردو میں بھی ہوتا تو شاید زیادہ بہتر سمجھ آ جاتی کہ اس میں لفظ reconsideration اور consideration ہے کیا؟ میرے پاس Oxford کی ڈکشنری میں دونوں الفاظ کے اردو معانی یہ ہیں۔ میں اپنے محترم لاء منسٹر کے لئے پہلے reconsideration کا اردو ترجمہ عرض کر دیتا ہوں شاید ان کو سمجھ آ جائے۔ مزید غور و خوض کرنا، فیصلے پر نظر ثانی کرنا، دوبارہ حوالے یا تفویض کرنا۔ ایک امریکن ڈکشنری میں reconsideration کے معانی

As normally used in text of administrator, adjudication reconsideration implies re-examination and possibly a different decision by the entity with initially decided.

اگر considerہی کرنا ہوتا تو وہ کام تو ختم ہی ہو گیا تھا۔ جناب گورنر نے رول 111 کے تابع اس کو reconsiderکرنے کے لئے واپس بھیجا ہے۔ میں یہاں پر ایک اور ڈکشنری عرض کئے دیتا ہوں تاکہ reconsiderationکے حوالے سے کسی قسم کی کوئیambiguityنہ رہے۔

Consideration again, for a possible change of a decision regarding if they called on the govt. to reconsider its policy.

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب آپ اس کے اندر رول۔113کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی جب سب کلاز (2) پڑھتے ہیں تو اس کے اندر reconsider basicallyکی بات آرہی ہے اور آپ نے جو opposeکیا ہے اُس کے اندر رول۔113کا(2) کہتا ہے کہ:

(2) The Minister-in-charge or a member may give notice in writing to the Secretary for reconsideration of the Bill or any provision thereof or any amendments suggested therein on the basis of the message.

آپ کے اب جتنے arguments ہیں وہ اُس messageمیں آنے ہیں جو آپ نے opposeکرنا ہے جبکہ آپ ابbasicallyاور طرف جارہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء،(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں، ماشاءاللہ آپ Lawyer practitionerبھی رہے ہیں اور بہت بڑے قانون دان بھی ہیں لیکن میں نے صرف ایک بات جو میں نے عرض کی تھی، میں رول۔235کے اندر جو definitionہے اُس کو پڑھ لوں تاکہ میں اُس کے بعد اس پر اپناpoint of viewدے سکوں۔

235. All matters not specifically provided for in these rules and all questions relating to the detailed working.

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ ایک نئی اختراع کر کے ان Billsکو دوبارہ Houseکے اندر لایا گیا ہے۔ سپیکر صاحب نے235 rule کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے یہ کیا

ہے۔All matters not specifically provided for in these rulesجب ان رولز کے حوالے سے وہاں پر چیزیں موجود نہیں ہوں گی تو پھر آپ235 ruleکے تحت آ سکتے ہیں، جب113 ruleمیںalreadyطریق کار موجود ہے اُن کے لئے 94 ruleپڑھ لیجئے گا۔ میں نے عرض کی ہے کہ 235 ruleکو اس وقت استعمال کیا جا سکتا تھا کہ اگرalready Rules of Procedureمیں وہ چیزیں موجود نہ ہوتیں جس کے تابع آج اس235 ruleکو استعمال کیا گیا ہے، وہ کیا ہے؟ وہ رول94 ہے:

94. Reference of Bills to Standing Committees. Upon introduction of Bill other than a Finance Bill, shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee with the direction to submit its report by a date fixed by him in this behalf:

Provided that the member-in-charge may move that the requirements of this rule may be dispensed with, and if the motion is carried, the provisions of rule 95 shall apply to the Bill as if the report of the Standing Committee on the Bill where presented on the day on which the motion is carried but it shall not be necessary again to supply copies of such Bills to the members.

اب95 ruleمیںtime of consideration of Billبھی ہے۔ وہ کہتے ہیں نا کہ "ڈُلے بیراں دا کجھ نئیں وگڑیا۔" ہم لوگ تاریخ لکھ رہے ہوتے ہیں، کل ہمارے جو بھائی اسی اسمبلی میں آ کر بیٹھیں گے تو یہ کہا جائے گا کہ اس وقت کےlegislatorsکو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جب گورنرBillواپس بھیجتا ہے تو اس کو کون سےprocedureکے تحتtake upکرنا ہے؟ میں یہ عرض کروں گا کہ:

اِدھر اُدھر کی تُو نہ بات کر
یہ بتا قافلہ کیوں لُٹا
مجھے راہزنوں سے غرض نہیں
تیری راہبری کا سوال ہے

جناب سپیکر! گزارش صرف اتنی ہے کہ آج میں نے آپ کو قانون کی ایک ایک دفعہ پڑھ کر سنائی ہے اگر اس میں کوئی ابہام موجود ہو تو پھر آپ ان کو suspend کیجئے، پھر آپ ان کو رولز کے اندر لے کر آیئے جب ہر چیز قانون کے اندر موجود ہے تو پھر آپ جیسے law knowing اور قانون دان آدمی کے ہوتے ہوئے جو خود عدالتوں میں پیش ہوتا ہو۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے "ہائے ہائے" کہا)

جناب سپیکر! ہائے ہائے والے نہیں۔ ان کو ہائے ہائے کے لئے رکھا گیا ہے۔ میں بڑے ادب کے ساتھ صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں یہ کوئی ذاتی بات نہیں ہے، میں حلفاً کہتا ہوں کہ کوئی سیاسی بات نہیں ہے صرف اور صرف میری گزارش یہی ہے کہ آنے والا مورخ، آنے والے پارلیمنٹیرینز اور آنے والے legislatures یہ نہ کہیں کہ ہم لوگ اسمبلی کے بدنما داغ تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم ممبران اپوزیشن آپ کو عرض کئے دیتے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر آپ اپنی اس Chair اور اپنی اکثریت کی وجہ سے یہ bulldoze کرنا چاہتے ہیں تو یقین مانئے رات کو آپ کا ضمیر آپ کو سونے دے گا اور نہ ہمارا ضمیر ہمیں سونے دے گا۔ ہمارا ضمیر ملامت کرے گا کہ ہم نے یہ کام کیوں کیا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار نے "ہائے ہائے" کہا)

جناب سپیکر! ان کا روّیہ دیکھیں۔ ان کو پٹواریوں کی ٹرانسفر چاہئے۔ ان کو ایس ایچ او کی ٹرانسفر چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔ آپ legislation پر بات کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تو پھر ان کو ہائے ہائے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میں legislation کی بات کر رہا ہوں اور کوئی چنے نہیں بیچ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! بسراء صاحب نے ماشاءاللہ ہمیں کافی enlighten کیا ہے۔ میں بھی اسی بات کو تھوڑا سا آگے چلاتے ہوئے کہوں گا کہ Rules of Procedure بڑا واضح کہتا ہے کہ گورنر جب Bill کو reconsider کرنے کے لئے واپس بھیجے گا تو ہمیں اس کو reconsider

کرنا ہے۔ میری عقل کے مطابق reconsider کا بھی وہی process ہو گا جو Bill کو consider کرنے والا ہو گا۔ Part III Consideration of Bills کا Rules of Procedure سے متعلق ہے جو 94 سے شروع ہوتا ہے کہ .Reference of Bills to Standing Committees اس لئے .It will go to the Standing Committees جو گورنر صاحب نے تجاویز یا اعتراضات لگائے ہیں اس کی روشنی میں Standing Committees میں debate ہو گی اس کے بعد اس کی رپورٹ اسمبلی میں circulate ہو گی، تین دنوں کا وقت ملے گا پھر ہم نے amendments دینی ہیں وہ آئیں گی اور اِس کے بعد اُس Bill کو ہم اِس House میں take up کریں گے۔ جیسا کہ ہم ایک ordinary Bill کو کرتے ہیں، جس طرح consideration ہے اسی طرح reconsideration ہے۔ یہ ایک واضح طریق کار میری سمجھ کے مطابق ان کتابوں کے اندر لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! سوموار کو ایوان کے اندر ایک نوٹیفکیشن تقسیم کیا گیا۔ میں اس دن ایوان میں نہیں تھا ورنہ میں اسی وقت کچھ نہ کچھ آپ کی خدمت میں لاتا، جس میں ہم نے Procedure for reconsideration of the Bill returned by the Governor کو define کر دیا ہے۔ اس میں بھی میری محدود عقل مجھے کہتی ہے کہ اس اسمبلی کے Rules of Procedure کا chapter 19 (Amendment of Rules) ہے کہ rules کو amend کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ میں یہ پانچ سات صفحات پڑھ سکتا ہوں لیکن اس میں وقت لگے گا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ ایک باقاعدہ طریق کار وضع کیا گیا ہے کہ rules کو کس طرح تبدیل کرنا ہے۔ ہم نے rules کو اس طرح تبدیل نہیں کیا اور ایک نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے جو کہ میرے خیال میں ان rules کے ساتھ ایک مذاق، توہین اور violation ہے۔ میری، میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا اور دوسرے ممبران کی طرف سے بھی rules میں amendment کرنے کے لئے مختلف تجاویز دو دو، تین تین سال سے پڑی ہوئی ہیں لیکن ان کو ابھی تک House نے take up نہیں کیا۔ ہم نے تو اس طریق کار کے تحت پندرہ دن کا نوٹس دیا اور ساری چیزیں کیں لیکن نجانے کیوں وہ دو تین سال سے take up نہیں ہوئیں، آج ہم نے ایک نوٹیفکیشن کے ساتھ Rules of Procedure کے پورے chapter کو ایک طرف رکھ کے amend کر دیا۔ میں حکومت سے اس بات پر بالکل متفق ہوں کہ ہم نے یہ قانون سازی کی ہے جو بہت ضروری سمجھ کر اس ایوان میں کی گئی تھی جنہیں گورنر صاحب نے اپنے مختلف اعتراضات کے

ساتھ واپس کر دیا ہے۔اب ہمارا کام یہ ہے کہ ہم انہی کو آگے لے کر چلیں اور ان کو reconsider کر کے دوبارہ پاس کر لیں تو اس کے لئے بھی بڑا واضح ہے کہ جب دوسری دفعہ House اسے پاس کر کے بھیجے گا اور گورنر صاحب دس دن تک اس کو assent نہیں کرتے تو پھر وہ قانون بن جائے گا۔ یہ اس وقت کا طریق کار ہے۔ میرے خیال میں ہم نے اس معاملہ کو handle کرنے کے لئے rules کو amend کرنے والے procedure کو totally ایک طرف رکھ دیا اور ہم نے ایک نوٹیفکیشن issue کر دیا، کسی House Committee نے، کسی Law and Parliamentary Affairs Committee نے ان changes کو کہیں پر debate نہیں کیا۔اگر کیا ہو تو شاید میرے علم میں نہیں ہے آپ مجھے enlighten کر دیں کہ ہم نے یہ تبدیلیاں کی ہیں؟ Bill کو دوبارہ consider کرنے کے لئے ہمیں Bill consideration والے سارے عمل کو کرنا ہے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس میں دو چار دن لگ جائیں گے مگر ہم ایک ایک دن میں چار چار، پانچ پانچ Bill consider کرتے رہے ہیں۔اگر دو چار دن لگ جائیں گے تو کوئی حرج نہیں لیکن یہ طریق کار صحیح ہے۔ ہم جس وقت rules کو violate کرتے ہیں تو شاید یہ بھول جاتے ہیں۔ جیسے میں کہتا ہوں کہ میں اپنی convenience کے لئے اس کو اس طرح کر لوں لیکن جس وقت rules بار بار violate ہوتے ہیں تو rules کی sanctity ختم ہو جاتی ہے جب rules کی sanctity ختم ہوتی ہے تو پھر ہم بار بار شکایت کرتے ہیں کہ کچھ اور لوگ آ جاتے ہیں کیونکہ ہم خود آئین، قواعد، قانون اور اداروں کو کمزور کر رہے ہوتے ہیں تو وہ ادارے اتنے کمزور ہو چکے ہوتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو takeover کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو consider کریں اور قانون کے مطابق چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ اس میں ایک چیز کو ذہن میں رکھیں کہ already جو Rule 235 کے تحت Extension of Ordinances کے لئے سپیکر کے اختیارات ہیں، اس پر بھی already نوٹیفکیشن 2010 میں آ چکا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! Rule 235 میں Residuary Powers of the Speaker ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ بہت شکریہ۔ اس کا لاء منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بات کر چکے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج آمریت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ کے فضل سے بالکل آمریت نہیں ہے لیکن ہم نے آج rules کو follow کرنا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج کرسی پر وہ شخص بیٹھا ہے جس نے یہاں ماریں کھائیں تھیں۔ آج جو کرسی پر بیٹھا ہے اس سے خوشی اور محبت کی خوشبو آنی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم نے Rule of Law کے لئے مار کھائی تھی اس لئے اس کی بات کر رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج بھی ہم Rule of Law کی توقع رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہمارے معزز ممبران محسن لغاری اور شوکت بسراء صاحب نے جو دلائل دیئے ہیں ان کے بعد میں یہ ضرور عرض کروں گا کہ اس House کی یا ہماری گورنر پنجاب سے کوئی ضد ہے اور نہ ہی گورنر پنجاب کی اس House سے کوئی ضد ہونی چاہئے۔ انہوں نے جتنے Bill واپس بھیجے ہیں ان کے اوپر certain observation لگوائیں اور جس طرح reconsideration کے meaning شوکت بسراء صاحب نے بتائے ہیں کہ ---

جناب ڈپٹی سپیکر: اس Bill پر ان کی کیا observation ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! re-examined ہے۔ ہمیں یہ تاثر نہیں دینا چاہئے کہ اگر صوبہ کا گورنر کسی Bill کو واپس کرتا ہے اور اسمبلی اس کو دوبارہ پاس کر دے تو law automatically it stand part of یا carry amendment ہو جاتی ہے یا ان کو پھر دستخط کرنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ دستخط نہ بھی کریں تو خود بخود قانون بن جاتا ہے۔ ہم نے بغیر کسی reconsideration اور بغیر کسی re-examination by the Standing Committee کے تمام چودہ کے چودہ Bills کو اٹھا کر اسمبلی میں بغیر کسی (قوما) کی تبدیلی کے پیش کر دیا۔ یہ موقع Standing Committees کو دینا چاہئے تھا کہ گورنر کی وہ observation جو انہوں نے refer کی ہیں کو دوبارہ consider کرے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ اٹھارہویں ترمیم پر قومی اسمبلی نے بہت اچھا مظاہرہ کیا ہے اور وہاں پر تمام amendments consensus کے ساتھ ہوئی ہیں۔ Rules of Procedure میں بھی consensus کے ساتھ ایک amendment ہوئی ہے۔ وہاں پر بھی سپیکر کی inherent powers ہیں گو کہ یہاں پر ان rules کو provide کیا گیا ہے لیکن وہاں پر جو rules exist نہیں کر رہے تھے اس کو بھی rules بنانے کے لئے consensus کے ساتھ فیصلہ ہوا ہے۔ میری یہ آپ سے request ہے کہ اس impression کو ختم کیا جائے کہ اس House کی گورنر پنجاب سے کوئی ضد ہے کہ ہم نے یہ Bill اسی طرح ہی return کرنے ہیں اور ان Bills میں ہم نے " فل سٹاپ اور قومہ" کی amendment نہیں کرنی لہذا اس impression کو ختم ہونا چاہئے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ اگر اس میں re-examination ہو جائے اور ہمیں ساتھ شامل کر لیا جائے تو اپوزیشن بنچ بھی اس کے حق میں ووٹ دینے کو تیار ہیں۔ اس میں کوئی serious issues نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! آپ بتائیں کہ اس میں گورنر صاحب کا message کیا ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! جتنے بھی Bills ہیں ان میں کچھ بھی change نہیں کیا گیا اور ان کی observations کو سٹینڈنگ کمیٹی یا کسی اور جگہ پر discuss نہیں کیا گیا۔ ہم ان کو consensus کے ساتھ پاس کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ Rule 203 کو بھی ذہن میں رکھئے کہ repetition نہیں ہونی چاہئے۔ جب آپ قانون سازی کی بات کرتے ہیں تو جو بات پہلے ہو چکی ہے اس سے علیحدہ آنی چاہئے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ہمیں جو طعنے دیئے جاتے ہیں کہ ہم 1980 اور 1990 کی دہائیوں میں واپس جا رہے ہیں۔ اس سے بچنے کے لئے میں یہ چاہوں گا کہ اِن کو دوبارہ consideration والے process میں شامل کیا جائے کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں پاکستان مسلم لیگ (ق) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے نمائندے موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ ایک ممبر تقریر کر رہا ہے اور دو کھڑے ہیں۔ جب آپ کی باری آئے گی تو کھڑے ہو جانا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! کمیٹی میں اگر ہمارے نمائندوں نے کوئی observation نہ دی تو ہم بغیر کسی amendment کے oppose نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ بات پہلے کر دی ہے لہذا repeat نہ کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! اگر oppose کئے بغیر ہم ان کو consensus کے ساتھ پاس کر لیں تو کیا حرج ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لغاری صاحب نے جو بات کی ہے میں ان ساری باتوں کو دہرائے بغیر کہتا ہوں کہ میری وہی رائے ہے اور ایک بات کا اضافہ کر کے اجازت چاہوں گا۔ آمریت صرف اس بات سے نہیں ہوتی کہ وہ بندے non elected ہوں بلکہ آمریت رویّوں کا نام ہوتا ہے اور صرف منتخب ہو جانا democratic نہیں ہوتا۔ اس میں clause 8 ہے کہ جو message گورنر پنجاب بھیجتے ہیں اس میں کون لوگ amendment دے سکتے ہیں؟ ایک گورنر صاحب کی طرف سے بھیجی گئی amendment ہے، ایک متعلقہ منسٹر اور متعلقہ ممبر کی طرف سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو message یہاں پر گورنر بھیج دے اُس پر کوئی معزز ممبر amendment نہیں دے سکتا۔ یہ صرف ایک clause ہے۔ اگر reconsider کے یہی rules House اور کمیٹی کے اندر discuss کر کے بنائے گئے ہوتے تو amendment کا اختیار صرف متعلقہ منسٹر اور متعلقہ ممبر کے پاس نہ ہوتا بلکہ اس معزز ایوان کے 371 ممبران کے پاس بھی ہوتا۔ بات یہ ہے کہ معزز سپیکر Custodian of the House ہوتا ہے صرف Custodian of the Chair نہیں ہوتا کہ جو سپیکر صاحب فرما دیں اُس کو پورے صوبہ میں تسلیم کر لیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا نکتہ یہ ہے کہ اس کے section 2 میں کہا گیا ہے کہ:

> The above procedure shall remain operative until a provision to this effect is made in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997

یعنی اگر دس سال تک Rules of Procedure میں amendment نہیں دی جاتی تو آپ کی کہی ہوئی بات کہ ایک فرد کی دی ہوئی clauses دس یا چالیس سال تک implement رہیں گی۔ کون سی بارش اور آندھی آرہی ہے کہ لاء منسٹر ان 28 Bills کو عجلت میں پاس کرانا چاہتے ہیں؟ سب سے پہلے

Rule 235 کا استعمال جو honourable Chair کر رہی ہے اس کا استعمال کرتے ہوئے وہ rules جو book میں موجود نہیں ہیں ان کا آرڈر کرنے کی بجائے نئے rules بنانے کے لئے House میں lay کر دیا جائے اور پہلے Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab بنا کر ان 28 amendments in the Bills کو take up کر لیا جائے تو کیا حرج ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں ایک بات کر کے اجازت چاہوں گا۔ میں حکومتی بنچوں سے کہتا ہوں کہ آپ جب بھی قانون سازی کرنا چاہیں تو ایک بات کو ضرور یاد رکھا کریں کہ وہ دن مت بھولیں کہ جب آپ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھے ہوتے تھے اور حکومتی بنچوں پر بیٹھ کر قانون سازی کرنے والوں پر ہم اعتراض کیا کرتے تھے مگر آپ کو آنے والے وقتوں میں بھی اپوزیشن بنچوں پر آنا ہے لہذا ایسا کوئی قانون مت بنائیں کہ کل کو ہم پھر یہ کہیں کہ یہ اتھارٹی کا غلط استعمال ہے کہ ایک فرد کو oblige کرنے کے لئے آپ نے ڈی سی او post کرنے کی 20ویں گریڈ کی شرط کو ختم کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ اس سے ہٹ کر بات نہیں کر سکتے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! قانون ایسا بنا دیا گیا ہے کہ اب ڈی سی او 19ویں، 17 یا 22ویں گریڈ کا بھی لگ سکتا ہے۔ اگر ایک کلرک کو ڈی سی او لگا دیں تو قانون کے اندر کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ تشریف رکھیں۔ This is irrelevant۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس House کی اس سے بڑی توہین اور کیا ہو سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ابھی معزز ممبران نے اس پر بڑی اچھی بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! repetition نہیں ہونی چاہئے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! repetition نہیں ہوگی۔ بات یہ ہے کہ کسی چیز پر اگر آپ نے سمجھانا ہے یا debate کرنی ہے تو اس میں repetition بھی ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل نہیں۔ آپ rule 203 کو غور سے پڑھ لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جن rules کا آپ نے ذکر کیا ہے میں بھی انہی میں رہ کر بات کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ Bill اسمبلی کو اس لئے واپس بھیجے گئے کیونکہ جب آپ rules کو violate کریں گے تو Bills واپس ہی آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مجھے بتائیں کہ یہ Bill کیوں واپس بھیجا گیا ہے، اس پر گورنر کا message کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سب سے پہلے وزیر قانون اس چیز کی وضاحت فرمائیں۔ گورنر کا message یہ ہے کہ مجلس شوریٰ جو Bill پاس کرتے ہوئے قانون بناتی ہے کیا صوبائی اسمبلیاں اس میں change لا سکتی ہیں؟ دوسری چیز یہ ہے کہ آپ نے اس چیز کا سہارا لیا ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت فلاں ادارے صوبوں کے پاس آ گئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے آرٹیکل 270AA شامل کیا گیا ہے جس کے تحت وفاقی حکومت نے ایک کمیشن بنایا جس کی سفارشات کے مطابق ادارے یا تو صوبوں کو منتقل کئے گئے یا پھر اُن کے بہت سارے ادارے ایسے ہیں جو وفاق نے اپنے پاس بھی رکھ لئے ہیں اور صوبوں کو مکمل طور پر تمام معاملات حوالے نہیں کئے۔ جو ادارے صوبوں کو منتقل نہیں ہوئے ان پر ہماری اسمبلی amendment لا کر کیسے قانون سازی کر سکتی ہے؟ میری ناقص العقل کے مطابق گورنر صاحب نے بھی اسی کو ہی شامل کیا ہے۔ اب آپ کہیں گے کہ repeat ہو رہا ہے مگر یہ بہت valid point ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی لانی بھی تھی تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ سپیکر صاحب وفاقی حکومت سے مشاورت کے ساتھ طے کریں کہ کون سے ادارے ہیں جن میں ہم قانون سازی کر سکتے ہیں، کون سے ایسے ادارے ہیں جن پر ہم قانون سازی نہیں کر سکتے اور کون سے ایسے ادارے ہیں جو صوبوں کو منتقل کئے گئے ہیں یا جنہیں منتقل نہیں کیا جا رہا؟ اس کے بعد ان پر قانون سازی کی جا سکتی تھی کیونکہ ان میں بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو وفاق نے اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔ قومی اسمبلی جو قانون پاس کرتی ہے اس سے متصادم اگر صوبائی اسمبلی amendment لاتی ہے تو اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اب آپ کا point آ گیا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے صرف ایک عرض کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔اب کوئی repetition نہیں ہو گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! repetition نہیں ہے۔ میرا ایک point سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے اپنی باری پر بات کر لی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے ایک rule پڑھ لینے دیں اس کے بعد ٹائم نہ دیجئے گا۔ میری گزارش یہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گزارش نہیں۔آپ صرف rule پڑھ دیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! Rule 116 ہے اور یہ میں پہلے سنا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھیں اور اس کا بھی ذکر ہے یعنی Rule 116 کا ذکر بھی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نہیں Rule 116 کا ذکر نہیں ہوا جس کے لئے میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Sub Clause - 3 ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہی تو آپ کا کمال ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ قانون جاننے والے سپیکر آج بھی کوئی غیر قانونی حرکت انشاء اللہ نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پڑھیں ناں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمیں آپ سے بڑی توقع ہے اور "ساڈیاں امیداں نہ توڑنا"۔ کلاز-3 جیسے آپ نے خود کہا۔

> Rightly mentioned by the honorable Chair When the Governor has returned the Bill to the Provincial Assembly, it shall be reconsidered by the Provincial Assembly and if it is again passed

جو کہ ابھی ہونا ہے۔ ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب نے کتنا بڑاword دیا ہے۔It is a matter of the institutions. It is a matter of the democracy. یہ ضد نہیں ہے۔ ہم اور ہمارے پارلیمانی لیڈر نے تو یہاں تک اپناcooperation کا ہاتھ بڑھایا ہے کہ:

We would not oppose the Bills in the interest of this House and in the interest of institutions

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نےmention کر دیا ہے، آپ کی بات آ گئی اور لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دے دیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! [****]

جناب ڈپٹی سپیکر:No Personal remarks نہیں۔ میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ آپ حذف کر دیں اور

With or without amendment by the Provincial Assembly, by the votes of the majority of the members of the Provincial Assembly present and voting, it shall be again presented

کل آپ میں سے بھی کوئی گورنر بن سکتا ہے اور آپ کی پارٹی میں سے بھی کوئی گورنر بن سکتا ہے تو اداروں کو مت ٹکرائیں۔

To the Governor and the Governor shall give his assent within ten days. Following with such assent shall be deemed to have been given.

اب اس سیکشن اور کلاز کے ہوتے ہوئے مجھے صرف یہ بتا دیجئے کہ "کاہلی کس گل دی اے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے پڑھ لیا ہے تو بہت شکریہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی گزارش آ چکی ہے۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کورم کی نشاندہی

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو یہ غیر قانونی کام نہ کرنے دیں اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم کورم پوائنٹ آؤٹ کرتے ہیں تو وہ اچھی بات نہیں ہوتی۔ but we will try till the last time. کہ آپ یہ غیر قانونی کام نہ کریں۔ میں دوبارہ کورم پوائنٹ آؤٹ کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی ہوئی ہے تو گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! I challenge it! کہ کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ خود گنتی کر لیں۔ گنتی کو چیلنج کیا گیا ہے اس لئے گنتی دوبارہ کی جائے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس وقت ممبران کی تعداد 70 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پورا ہے اور This is very wrong کہ آپ Chair کی ruling پر اعتراض کر رہے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! (شور وغل)
دیکھیں، آپ کیا کر رہے ہیں؟ This is no way

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے معزز ممبران جناب سپیکر کے سامنے کھڑے ہو کر احتجاج کرنے لگے)

یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ یہاں سامنے کھڑے ہو کر شور کریں۔ This is no way۔ میں یہاں پر کھڑے ہوئے کسی کی بات نہیں سنوں گا۔ لاء منسٹر صاحب! آپ نے اس پر جواب دینا ہے۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ غیر قانونی کام نہ کریں اس وقت ممبران کی تعداد پوری نہیں ہے۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یہ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں اس وقت سو سے زیادہ ممبران یہاں بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

مسودہ قانون (ترمیم) (طبی امداد) زخمی اشخاص مصدرہ 2011

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز اپوزیشن کے ممبران نے جو ساری بحث کی ہے اس میں ایک تو نولاٹیا صاحب بڑے جذباتی ہوئے ہیں کہ دیکھیں، وہ ایک amendment کر دی گئی ہے۔ ڈی سی او اب 20 ویں گریڈ کا نہیں لگے گا۔ ٹھیک ہے اگر 20 ویں گریڈ کی شرط ختم ہوئی ہے تو 19 ویں گریڈ کا بھی لگ سکے گا، 18 ویں کا بھی لگ سکے گا لیکن یہ ایک بات کی تسلی رکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میٹرک فیل نہیں لگے گا۔ کوئی گورنمنٹ آفیسر ہی لگے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انہوں نے جتنی بات کی ہے اس میں ان کا ایک ہی focus رہا ہے کہ یہ Bill جو reconsideration کے لئے پیش ہو رہا ہے اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے۔ جو rule 94 ہے اس میں Bill introduce ہوتا ہے اور جب اسمبلی میں Bill کا introduction ہوتا ہے تو اس میں یہ درج ہے کہ:

> Upon introduction, a Bill other than a Finance Bill, shall be referred by the Speaker to the appropriate Standing Committee with the directions to submit its report by a date fixed by him.

یعنی جب Bills اسمبلی میں introduce ہوتا ہے تو اس وقت کا یہ procedure ہے۔ اُس وقت سپیکر Bills کو introduction for سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجتا ہے۔ جب گورنر صاحب for reconsideration بھیجتے ہیں تو اس کے لئے باقاعدہ rule 113 specifically procedure provide کرتا ہے۔ rule 113 (4) یہ ہے کہ:

> On the day on which such a motion is fixed, the Minister-in-charge or the member concerned shall move that the message may be taken into consideration at once.

یہ introduction والا معاملہ ہی نہیں ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): اس کا sub rule - 3 پڑھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): ہاں، rule 113(3) پڑھ لیں۔ اس میں یہ ہے کہ:

> The Secretary shall, as soon as may be, include the item of reconsideration or consideration, as the case may be, in the List of Business.

اور list of business میں وہ ہے۔ اس سے پہلے میں نے 113(1) کے تحت notice دیا ہے اُس کے بعد وہ motion لسٹ میں درج ہوئی ہے۔ لسٹ کے بعد آج for reconsideration or consideration at once جو ہے وہ 113(4) کے تحت پیش ہوتا ہے۔ یہ introduction نہیں ہے بلکہ یہ for reconsideration ہے اور reconsideration کے بعد Bill دوبارہ گورنر کو بھیجا جائے گا۔

جناب سپیکر! انہیں خواہ مخواہ غلط بات سمجھا دی ہے کہ introduction of the Bill اور consideration of the Bill میں کوئی فرق نہیں ہے۔ There is a difference جہاں تک یہ 235 کی بات کر رہے ہیں گورنر سے Bill جب reconsideration کے لئے آئے گا تو اُس کا پورا procedure rule 113 میں laid down ہے اس کے لئے علیحدہ procedure یا rule بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ 235 میں یہ ہے کہ all questions relating to the detailed working یعنی detailed working کے لئے 235 کو سپیکر صاحب نے استعمال کیا ہے اور جو notify کیا ہے جس کو یہ کہہ رہے ہیں کہ rules نئے بنا دیئے ہیں۔ وہ rules نہیں ہیں بلکہ وہ detailed procedure ہے اس کی motion کی consideration کیسے کی جائے گی۔ شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in

any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Injured Persons (Medical Aid) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Powers of the Attorney (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں معزز House کے علم میں یہ بات لانی چاہتا ہوں کہ ان کا کام یہ ہے کہ یہ message of the Governor پر بات کریں لیکن ابھی تک اس کے متعلق بات ہی نہیں کی کہ اُس کا message ہے کیا، اس کا message illegal ہے اور اِنہوں نے ابھی تک اُس کے اوپر بات ہی نہیں کی۔ یہ بات کریں کہ گورنر کا اعتراض کیا ہے اور اس کا message کیا ہے، یہ بتائیں! پھر اِن کو پتا لگے کہ اِن کا گورنر کس قسم کے اعتراضات کر رہا ہے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں کہ جب آپ نے oppose کیا تو سوائے آمنہ الفت صاحبہ کے آپ میں سے کسی نے بھی اپنی بحث میں message of Governor نہیں پڑھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے پڑھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، بالکل نہیں کیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ ریکارڈنگ دیکھ لیں، میں نے point out کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں۔ میں نے ہر ایک سے پوچھا ہے کہ message of the Governor کیا ہے؟ جب آپ نے oppose کرنا ہے تب message of the Governor بتانا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ nine messages ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں آپ نے کچھ نہیں پڑھا کیونکہ message تو آپ نے بتانا تھا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا آپ نے پڑھنے کا ٹائم دیا اور کیا آپ نے کہا کہ message پڑھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے آپ کو پورا ٹائم دیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے message oppose کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نے message کو oppose کیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! وہ message آپ کی طرف سے پڑھا نہیں گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے ابھی اگلے Bill کو بھی oppose نہیں کیا۔ اب اس پر ٹائم ہے آپ بتائیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ آپس میں باری طے کر لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ honourable Chair نے جو rules بنائے ہیں آپ ان کو violate کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل violate نہیں کر رہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ nine messages ہیں، ان nine messages پر علیحدہ علیحدہ بات ہو گی، ہر item پر علیحدہ علیحدہ ٹائم دیں گے اور ہر item کو clause by clause پڑھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معذرت کے ساتھ آپ کو قانون کا پتا نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ان nine clause پر بات ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قانون پڑھ کر آ جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک عرض سن لیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بتائیں!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ گورنر نے جو message بھیجا ہے اس کے اندر ٹوٹل آٹھ items ہیں، اگر گورنر آٹھ observations کسی Bill پر لگا کر واپس کرتا ہے تو معزز House کو یہ چاہئے کہ آٹھوں messages کو one by one take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس قانون کے تحت؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے جو rules پڑھا ہے اس کے اندر میں بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب آپ نے oppose کیا تھا تو اس وقت گورنر کا message پڑھ کر کیوں نہیں سنایا؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے ٹائم دینا تھا تو ہم نے پڑھنا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کو پورا ٹائم دیا، آپ نے اس پر بات کی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہمارا اعتراض یہ ہے کہ ابھی تو Bill کی بات بھی نہیں ہوئی تھی، بات یہ ہو رہی تھی کہ آپ نے جو lay down procedure کیا ہے یہ irregular ہے۔ ہم نے اس پر بات کی ہے لیکن Bill پر تو ہم نے بات ہی نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اب آپ اس Bill پر کیا کہتے ہیں؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پہلا Bill آپ نے غلط طور پر bulldoze کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے Bill کو چھوڑیں اس پر House کی sense آگئی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! House کی sense تو آپ rules کو violate کر کے لے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل rules کے مطابق ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Chair نے جو rules frame کئے ہیں اور آپ نے ان کے اندر جو لکھا ہے آپ اس کی بھی violation کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل نہیں کر رہے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے جو rules point out کئے ہیں ہمارا اعتراض یہ ہے کہ آپ ان کو بھی violate کر رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، .This is no point of order آپ اس Bill پر آ جائیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایک منٹ گزارش سن لیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں اس کے بعد جو مرضی کیجئے گا آپ پہلے بھی کر رہے ہیں۔ ہمارے بہت سارے law knowing اسمبلی کی گیلری میں آئے ہیں وہ ہمارا تمسخر اور مذاق اڑائیں گے۔ وہ law knowing دوست اس گیلری میں آکر بیٹھے ہوئے ہیں وہ کہیں گے کہ وہ سپیکر جو خود بہت بڑا قانون دان ہے rule کو violate کر رہا ہے۔ آنے والا مؤرخ یہ لکھے اور اگر کل اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ موقع دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بے فکر رہیں مؤرخ کو یہ نہیں لکھنے دیں گے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں، میں آپ کے لئے اچھی خواہشات رکھتا ہوں اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ کام تو ہو رہا ہے چلیں تھوڑا بہت اس کو سیدھا کر لیں باقی

جو آپ نے کرنا تھا وہ کر لیا۔ اب کم از کم جو بات نولاٹیا صاحب نے کہی ہے کہ یہ آپ کے اپنے بنائے ہوئےrules ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ مجھے پڑھنے دیں گے کہ آپ نے کیا بنایا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی! ان کو پڑھنے کی بات نہیں ہے، آپ اسBill کوoppose کرتے ہیں یا نہیں ؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے اس میں لکھا ہے کہ گورنر کےmessage پر بحث ہوگی جب آپ گورنر کاmessage ہی نہ پڑھیں اور ہماری رائے نہ آئے تو پھر یہاں پر بحث کیا ہوگی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کس نے پڑھنا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گورنر صاحب کی جوobservations اور اعتراضات ہیں آپ ان پر بحث کرائیں گے۔ یہ آٹھ اعتراضات ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب! آپ کاpoint of view آگیا.so, kind of you تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپس میں طے کر لیں کہ کس نے بولنا ہے اور کس نے نہیں بولنا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری ایکhumble submission ہے کہ آپ کاconduct illegal ہے چیف جسٹس سے میری گزارش ہے کہ وہ اس کاsuo motu notice لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہQuestion Hour نہیں ہے کہmessage of the Governor کو میں کہوں.may be taken as read اور آپ کہیں کہmay be taken as read۔ آپ پچھلا ریکارڈ نکال لیں۔ آپ نےmessage of the Governor کب

پڑھا ہے کہ جس کو ہم نے oppose نہیں کیا۔ جب message of the Governor یہاں پر پڑھا ہی نہیں گیا تو اس پر کوئی معزز ممبر چاہئے کسی side پر بیٹھا ہوا ہے وہ اس پر اپنی رائے کا اظہار کیسے کر سکتا ہے؟ اگر آپ ریکارڈ دیکھ لیں message of the Governor کو آپ نے پڑھا ہے اور نہ ہی لاء منسٹر صاحب نے پڑھا ہے۔ اس کو clause by clause لے کر چلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اسے تسلی کے ساتھ بیٹھ کر پڑھیں پھر اس پر بات ہو گی۔ جی، آمنہ الفت صاحبہ!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! .The answer be taken as read

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر بحث نہیں ہو رہی، اب آپ نے بات کر لی ہے اب ان کی باری ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ message of the Governor جس دن موصول ہوا تو اسی دن اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس کو circulate کر دیا تو پھر انہوں نے اس کو کیوں نہیں پڑھا؟ وہ آٹھ ہیں اور نہ چھ ہیں بلکہ وہ ایک ہی message ہے ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ Federal Law ہے اور یہ Provincial Law نہیں ہے۔ آپ اس پر بات کریں اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ video نکلوالیں کہ میں نے oppose کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے پھر oppose کس بات پر کیا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر میں نے oppose نہ کیا ہوتا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے oppose ہی نہیں کیا۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پھر video نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کس بات کو oppose کیا ہے؟ میں ایک ایک ممبر کو کہتا رہا کہ message of the Governor کیا ہے؟ وہ کسی نے بتایا ہی نہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نےoppose کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا! بہت شکریہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی اپوزیشن سے ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ان کی بات سن لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے واضح طور پر گورنر کاmessage پڑھ کر سنایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل آپ نے پڑھ کر سنایا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 کے حوالے سے بات کروں گی۔ سب سے پہلے تو میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ آپ کی طرف سے ایک بہت بڑی violation ہونے جا رہی تھی لیکن فوری طور پر کنٹرول کرتے ہوئے آپ نے اس پر بات کرنے کی اجازت دے دی، ہم آپ سے اسی قسم کے روّیہ کی توقع کرتے ہیں آپ بہت بڑے قانون دان بھی ہیں۔

جناب سپیکر! قیام پاکستان کے بعد The Powers of Attorney Act 1882 (Act 7 of 1882) کو تبدیل کر کے تمام پاکستان پر نافذ کیا گیا چونکہ یہ وفاقی قانون ہے، اس وفاقی قانون میں کسی قسم کی تبدیلی صوبائی اسمبلی کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔ اس کو پارلیمنٹ ہی تبدیل کرتی ہے اور صوبائی اسمبلیاں اس کو تبدیل نہیں کر سکتیں۔ اس میں حکومت پنجاب نے صرف اٹھارہویں ترامیم کو بہانہ بنا کر یہ Bill لانے کی کوشش کی ہے۔ میری آپ سے پھر وہی گزارش ہو گی کہ یہ بہت بڑی violation ہونے جا رہی ہے جس کا اشارہ اس وقت گورنر صاحب نے بھی کیا ہے اور گورنر صاحب نے جو کچھ اپنے message میں بھیجا ہے یہ بہت بڑا valid point ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تاریخ میں ہم ایک بہت بڑی خرابی کر جائیں اور حکومت پنجاب تاریخی غلطی کا سہرا اپنے سر نہ باندھ لے جس سے ساری زندگی اس کی سبکی ہو۔

جناب سپیکر! میں پھر کہوں گی کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت بہت سارے ادارے ابھی تک صوبائی اسمبلیوں کو منتقل نہیں کئے گئے، بہت سارے اداروں کا فیصلہ ہونا باقی ہے اور اس کی نشاندہی گورنر صاحب نے اپنے message میں کی ہے جو ادارے ابھی under discussion ہیں اور جن پر

ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا تو ان اداروں پر قانون سازی نہیں ہو سکتی۔ قانون کے مطابق اگر ایک قانون وفاق بناتا ہے تو صوبائی حکومت اس سے متصادم قانون نہیں بنا سکتی اور اگر کوئی قانونی سازی ہو گی تو پھر اس کی کوئی بھی قانونی حیثیت نہیں ہو گی۔ میں ایک چیز اور گوش گزار کر دوں کہ گورنر صاحب کا اس حوالے سے ایک message یہ بھی ہے کہ The Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011 کو نافذ کرنے کے مقاصد اور وجوہات نہیں بتائی گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آدھا گھنٹہ ٹائم بڑھایا جاتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جب تک آپ ان کی وجوہات نہیں بتائیں گے کہ اس کو کیوں نافذ کرنے جا رہے ہیں، جب ہم amendment لے کر آئے تھے تو میرا خیال ہے کہ ہم اس پر یہی رونا روتے رہے اور ہم نے یہی شور ڈالے رکھا کہ خدا کے لئے بغیر سوچے سمجھے ایک ایسا قانون مت لائیں جسے کل کو صوبے کی عوام کو بھگتنا پڑے۔ جتنی بھی قانون سازی ہو رہی ہے یہ عوام کے لئے ہو رہی ہے اگر اس کا direct فائدہ عوام کو ہی نہیں ہے تو پھر اس قانون سازی کا فائدہ کیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آپ کا پوائنٹ بہت اچھا ہے لیکن repetition ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! میں repetition نہیں کرنے دوں گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! آپ بہت بڑے قانون دان ہیں آپ ایک اچھے سپیکر ہیں ہماری بات سنتے ہیں آپ Custodian of the House ہیں ہم بھی آپ کی دل سے قدر کرتے ہیں اور عزت کرتے ہیں۔ میرا صرف کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہر چیز کو اٹھا کر وزیر قانون اس لئے bulldoze نہ کر دیا کریں کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے۔ جو چیز عقل مانتی ہے جیسا کہ گورنر صاحب نے اپنے اس message میں کہا ہے۔ میں انہیں اس سلسلے میں خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ اس پر تو پنجاب حکومت کو شرمندہ ہونا چاہئے کہ یہ بہت بڑی violation ہے جو اٹھارہویں ترمیم کا سہارا لے کر کی جا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ آمنہ الفت صاحبہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے آپ legislation پر بات کر رہی ہیں آپ نے اپنا پوائنٹ نوٹ کروا دیا ہے یہاں پر تقریر نہیں ہو سکتی۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میں اپنے پوائنٹ کو واضح کرتے ہوئے وزیر قانون کے نوٹس میں لانا چاہتی ہوں کہ وہ غلطیاں نہ کریں ہم ان کو سمجھاتے چلے آرہے ہیں ہم یہاں پر اپنا ٹائم دیتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پھر repetition ہو رہی ہے۔ بہت شکریہ۔ No personal remarks. جناب گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ تو ہمارے ویسے بھی favourite ہیں اسی لئے ہمیں آپ سے یہ امید ہے کہ ہمارے نقطہ نظر کو ضرور سنا جائے گا۔ اس کو accommodate کرنا یا نہ کرنا آپ کی صوابدید پر ہے اور Rules of Procedure کے تحت بعض اوقات آپ کی صوابدید نہیں بھی ہوتی۔ Anyhow ہماری جو پہلے preliminary گفتگو ہو رہی تھی وہ simply اس بات پر تھی کہ اس reconsider کو re-examination کے طور پر لینا چاہئے اور اس میں ہماری یہ خواہش تھی کہ جو statement of the Governor ہے انہوں نے جو objections یا points raise کئے ہیں ان کو address کیا جائے۔ وزیر قانون کی بڑی جمہوری جدوجہد ہے۔ اس Bill کا ہر ایک objection بغیر comma، بغیر full stop تبدیل کئے اسی طرح لگا دیا گیا ہے۔ ان بلوں کو پہلے بھی اسی اسمبلی نے پاس کر کے بھیجا ہے جو چیز ہماری نظر سے نہیں گزری وہ چیز گورنر صاحب نے point out کی ہے۔ اگر یہ صوبائی کے دائرہ کار میں نہیں آتے اور ہم اس پر legislation کر بھی دیں تو ایک نیا legal point ایک نیا constitutional point raise ہو جائے گا کہ کیا صوبائی اسمبلی کو اس چیز کا اختیار ہے؟ گورنر صاحب نے صرف یہ کہا ہے کہ یہ فیڈرل ایریا ہے اور اس میں legislation صرف فیڈرل گورنمنٹ ہی کر سکتی ہے صوبائی حکومت نہیں کر سکتی۔ اگر ہم کر بھی دیں، اگر اکثریت کے بل بوتے پر اسے bulldoze کر بھی دیا جائے تو پھر may be کوئی اور ایک نیا constitutional point raise کرے گا جس طرح پہلے بسراء صاحب نے کہا کہ ہمارے law knowing guests یہاں پر بیٹھے ہیں ان میں سے کوئی کورٹ میں لے کر چلا جائے لیکن ہم یہ نہیں چاہتے۔ ہمیں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں اور قومی اسمبلی اس بات کا ادراک نہیں رکھتیں، اس چیز کی فہم و فراست نہیں رکھتیں یعنی ان کو اپنے دائرہ کار کا پتا نہیں ہے۔ ہمیں کم از کم لاء منسٹر صاحب سے یہ امید تھی اور امید ہے کہ پنجاب کے گورنر نے جو question raise کئے ہیں ان کے ہمیں یہ جوابات ضرور بتاتے۔ اگر گورنر صاحب کی بات ٹھیک ہے تو ان کو مان لینے سے پنجاب اسمبلی کے ممبران کی اور اس House کی کوئی بے عزتی نہیں ہے۔ انہوں نے اس میں جو points raise کئے ہیں ان بلوں کو جب دوبارہ

relay کیا گیا ہے تو اس میں کسی ایک کا بھی جواب نہیں دیا گیا۔ ہماری معزز colleague نے جس طرح point out کیا ہے کہ اس میں federal jurisdiction ہے ہاں اگر اس کی legislation provincial jurisdiction میں آتی ہے تو اس کے لئے ہمیں references دیئے جائیں اور ہمیں convince کیا جائے تو تب ہم اس Bill کو پاس کرانے میں تعاون کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! ان کی طرف سے پہلے complete ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں کہ گورنر کے message میں جو بات ہے اور جس کی وجہ سے ہم reconsideration کر رہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں دو منٹ کے اندر اندر اس کو پوری طرح سے اپنے ان معزز بھائیوں کے سامنے رکھ دوں تاکہ وہ اس حوالے سے بات کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ جو چودہ Bills ہیں ان کے اوپر جو اعتراضات کئے گئے ہیں اور گورنر کی طرف سے جو message ہے اس میں ایک ہی بات ہے اور کسی full stop اور comma کا بھی اس میں فرق نہیں ہے۔ وہ بات یہ ہے جو اس کا gist ہے جو اس کا خلاصہ ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ Bill جو ہے

> It extends to the whole of Pakistan and substituting with the clause, it extends to whole of Punjab is wholly beyond the purview of the Provincial legislature.

یعنی ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ جو Powers of Attorney (Amendment) Bill ہے یہ پورے پاکستان کے اوپر نافذ ہے اور ہم نے اس کو amend کر دیا ہے کہ اس کی jurisdiction Punjab تک ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں، ان کا message یہ ہے کہ یہ ایک Federal Bill ہے اس کو آپ legislate اس لئے نہیں کر سکتے کہ یہ پنجاب اسمبلی کے purview میں نہیں آتا۔ اب اس میں دیکھیں کہ اصل معاملہ کیا ہے؟ صوبوں کی پچھلے باسٹھ تریسٹھ سالوں سے یہ جدو جہد چلی آ رہی تھی اور یہ ایک لفظ بڑا common تھا کہ Concurrent List ختم کریں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ آئین میں دو لسٹیں ہیں ایک Federal Legislative List اور دوسری Concurrent List ہے۔

Concurrent List کے اوپر پارلیمنٹ بھی legislation کر سکتی ہے اور صوبائی اسمبلیاں بھی legislation کر سکتی ہیں لیکن جو Federal Legislative List ہے اس کے اوپر صرف اور صرف پارلیمنٹ یا قومی اسمبلی legislation کر سکتی ہے اور صوبائی اسمبلیاں نہیں کر سکتیں۔ اس بارے میں آرٹیکل 142 میں بڑی صراحت سے یہ درج ہے میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں کہ:

> 142(c) A Provincial Assembly shall, and {Majlis-e-Shoora (Parliament)} shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal Legislative List or the Concurrent Legislative List.

اب آئین کا تقاضا یہ ہے کہ Federal Legislative List میں جو قانون اور جو matters درج ہیں اس پر وفاقی حکومت، پارلیمنٹ یا قومی اسمبلی legislation کر سکتی ہے۔ وہاں پر جو چیز درج نہیں ہے وہ سب کی سب residuary ہے اور ساری کی ساری صوبائی اسمبلیاں اس پر legislation کر سکتی ہیں۔ اب آئین میں دو لسٹیں ہیں ایک Federal Legislative List اور دوسری Concurrent List ہے۔ صوبوں کا مطالبہ یہ تھا کہ جو پارلیمنٹ ہے، جو قومی اسمبلی ہے وہ Federal Legislative List تک آرٹیکل 142(c) کے تحت محدود رہے اور Concurrent List کو ختم کر دیا جائے۔ اب اس میں ہوا یہ ہے کہ جو اٹھارہویں ترمیم ہوئی ہے اس میں اب یہ ساری دنیا کو پتا ہے اگر گورنر صاحب کو پتا نہیں چل سکا تو اب جب ہم اس message کو consider کرنے کے بعد یہ Bill بھیجیں گے تو ان کی سمجھ میں آ جائے گا کہ Concurrent List omit ہو گئی ہے Concurrent List کا اٹھارہویں ترمیم کے بعد Constitution میں وجود نہیں ہے۔ یہ جو پرانا Constitution ہے اس میں یہ Concurrent List ہے اور یہ میرے پاس موجود ہے۔ اب اس میں سے Concurrent List omit ہو گئی ہے۔ اب یہ نئے آئین کا حصہ نہیں ہے۔ اگر تو Concurrent List میں کسی legislation کسی ڈیپارٹمنٹ، کسی matter کا نام تھا اور اب وہ Federal Legislative List میں opt نہیں کیا گیا پھر وہ سارے جتنے بھی subjects ہیں وہ اب صوبائی اسمبلیوں کو devolve ہو گئے ہیں۔ اب چونکہ Concurrent List omit ہو گئی ہے۔ پرانی آئین کی کاپی بھی میرے پاس موجود ہے اگر کوئی معزز ممبر فرمائیں گے تو میں ان کو دکھا دوں گا۔ یہ جو Powers of Attorney ہے Entry No. 9 میں درج ہے۔ Contracts and agencies اس کے تحت یہ Powers

of Attorney (Amendment) Act بنتا ہے۔یہ تو اب omit ہو گئی ہے۔اس کے تحت by the operation of the omission of the Concurrent List یہ معاملہ صوبے کے پاس آ گیا ہے۔اب اس میں صوبائی اسمبلی legislation کر سکتی ہے۔اگر اس کو اٹھا کر Federal Legislative List میں شامل کیا گیا ہے تو پھر مجھے گورنر صاحب اپنے message میں اس کا حوالہ دے دیتے کہ یہ Concurrent List میں تھا وہ تو omit ہو گئی ہے لیکن اس کو وہاں سے اٹھا کر Federal Legislative List میں لایا گیا ہے اور Entry No فلاں کے اندر اس کا اندراج ہے تو پھر واقعی اس کو ہم تسلیم کرتے اور Constitution کو دیکھ کر اس بات سے پیچھے ہٹ جاتے لیکن Concurrent List میں اس کا Entry No. 9 پر اندراج ہے، Concurrent List omit ہو گئی ہے اور Federal List میں اس کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے، اگر کہیں ذکر ہے تو یہ فرما دیں اس لئے اب یہ صوبائی اسمبلی کا ہی اختیار ہے اور صوبائی اسمبلی نے اس میں جو amendment کی ہے وہ بالکل Constitution کے تحت اسے جو اختیار حاصل ہے اس کے تحت کی ہے اور Constitution بالکل واضح ہے۔اگر اس میں کوئی ابہام ہے تو میرے بھائی Constitution سے Federal Legislation نکال لیں، میں نے یہ ساری دیکھی ہے اگر اس میں کسی جگہ پر اس قانون کا اندراج ہے جو کہ Concurrent List میں تھا اور وہ ختم ہو چکی ہے تو ہم اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ آرٹیکل 142 بڑا واضح ہے کہ:

> The Provincial Assembly shall and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal Legislative List.

اگر یہ Federal Legislative List میں ہے تو بتا دیں۔یہ Concurrent List میں تھا اور وہ ختم ہو گئی ہے اور میں نے اس کا Entry No. 9 بھی بتا دیا ہے یہ اسے check کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی محترمہ کی بات چل رہی تھی، آپ کو کیا ہو گیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اس پر بڑی important بات کروں گی۔ انہوں نے بہت اچھی بات کی ہے اور بڑی تفصیل سے سمجھایا ہے لیکن سینیٹر رضا ربانی کی سربراہی میں جو کمیشن بنایا گیا ابھی تک اس میں بہت سارے معاملات pending ہیں جو صوبوں کو منتقل نہیں کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ صرف یہ بتائیں کہ Concurrent List abolish ہو چکی ہے یا نہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ابھی کیسے abolish ہو سکتی ہے۔ ابھی بہت ساری چیزیں کمیشن کے پاس pending ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اٹھارہویں ترمیم میں کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ہم نے اسے understand کرنا ہے کیونکہ ابھی یہ چیزیں in process ہیں۔ ابھی تک process incomplete ہے، ابھی تک کمیشن موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چونکہ محترمہ نے واقعی بڑی relevant بات کی ہے کہ جو Implementation Commission بنا ہے اس نے ابھی اپنا کام ختم نہیں کیا۔ دیکھیں Implementation Commission آئین کی عملداری، enforcement کو نہیں روک سکتا، Implementation Commission کچھ اور چیز ہے، Implementation Commission کا ذکر آرٹیکل (270(AA میں ہے اس میں 6 sub article ہے میں پہلے وہ پڑھ دیتا ہوں کہ:

> (6) Notwithstanding omission of the Concurrent Legislative List by the Constitution (Eighteenth Amendment)Act 2010, all laws with respect, to any of the matters enumerated in the said List (including Ordinance, Orders, rules, bye-laws, regulations and notifications and other legal instruments having the force of law) in force in Pakistan or any part thereof, or having extra-territorial operation, immediately

before the commencement of the Constitution (Eighteenth Amendment) Act, 2010, shall continue to remain in force until altered, repealed or amended by the competent authority.

جناب سپیکر! اس کی competent authority کون ہے ؟ صوبائی اسمبلی ہے یعنی آرٹیکل 270AA(6) میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ تمام قانون جن کا ذکر Concurrent List میں تھا اور اب Concurrent List omit ہو گئی ہے تو جب تک competent authority یعنی صوبائی اسمبلیاں اس میں کوئی ترمیم نہیں کریں گی یا انہیں repeal نہیں کریں گی اس وقت تک وہ enforced رہیں گے۔ آگے آرٹیکل کا 8 sub article ہے جس میں Implementation Commission کا ذکر ہے کہ:

On the omission of the Concurrent Legislative List, the process of devolution of the matters mentioned in the said List to the Provinces shall be completed by the thirtieth day of June, 2011.

یعنی وہ معاملات جو اٹھارہویں ترمیم کی وجہ سے صوبوں کو devolve ہونے ہیں وہ 30۔جون 2011 تک devolve ہوں گے اور ان معاملات میں آگے سب آرٹیکل (9) ہے کہ For purposes of the devolution process under clause (8) یعنی اس میں کلاز 8 کا ذکر ہے کلاز 6 کا ذکر نہیں ہے۔

(8) the Federal Government shall constitute an Implementation Commission as it my deem fit within fifteen days of the commencement of the Constitution (18th Amendment) Act,2010.

یعنی جب اٹھارہویں ترمیم ہو گئی Concurrent list omit ہو گئی کلاز (7) 270 AA کے تحت ان تمام laws کو جو Concurrent List میں ہیں انہیں تحفظ دے دیا گیا اور competent authority صوبائی اسمبلیوں کو کہہ دیا کہ آپ ان کو alter کریں، amend کریں، repeal کریں، جب تک آپ نہیں کریں گے اس وقت تک یہ intact رہیں گے، یہ کلاز 6 کے تحت ہو گا- کلاز 8 کے تحت کہہ دیا گیا ہے کہ جو matters devolve ہونے ہیں وہ 30۔جون 2011 تک devolve ہوں گے-اب

کلاز 8 کے مقصد کے لئے implementation Commission کلاز 9 میں بنایا گیا اور وہاں پر یہ کہا گیا کہ process under clause 8 یعنی devolution کا جو process ہے اس کا آئین کی enforcement سے کوئی تعلق نہیں ہے، devolution کا جو process ہے اس کے لئے Implementation Commission اٹھارہویں ترمیم کے نافذ ہونے کے پندرہ دن کے اندر بنایا جائے گا۔ وہ پندرہ دن کے اندر بن گیا اور devolution process سے جو matters نیچے آرہے ہیں کمیشن ان کے متعلق کام کر رہا ہے اور اس کمیشن کا آئین کی عمل داری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ گنتی کی جائے (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اس لئے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، وزیر قانون صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) مختار نامہ مصدرہ 2011

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے arguments کو precise کرتا ہوں۔ نمبر 1 یہ کہ Concurrent List omit ہو چکی ہے۔ یہ تمام laws جن کو ہم نے legislate کیا ہے ان کے حوالے سے میں ہر law کا entry number جو کہ Concurrent List میں، پرانی constitution کی کتاب میں ہے اپنے بھائیوں کو بتانے کے لئے تیار ہوں۔ Federal legislation میں ان کی کوئی entry نہیں ہے اگر ہے تو میرے حزب اختلاف کے دوست اس کو pin-point کر سکتے ہیں۔ گورنر صاحب نے جو اپنا message دیا ہے اس پر بھی مجھے انتہائی افسوس ہے۔ یہ میرے بھائی کبھی آپ کو اور کبھی مجھے کہہ رہے ہیں کہ انہیں law کی سمجھ نہیں ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گورنر صاحب جو کہ ایک بڑے professional lawyer

[*******]کہ انہوں نے اپنے message میں یہ تو کہہ دیا کہ یہ Federal law ہے لیکن انہوں نے Concurrent List کا حوالہ تک نہیں دیا۔انہوں نے pin-point نہیں کیا کہ federal list میں کس جگہ پر اس law کا اندراج ہے؟ہم Concurrent List کا entry number بتا رہے ہیں اور وہ omit ہو چکی ہے۔Federal legislation میں ان کا کوئی ذکر نہیں ہے اور Implementation Commission آئین کی enforcement کو نہیں روک سکتا۔وہ for other maters ہے اور اس کی میعاد بھی 30۔جون 2011 تک تھی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! گورنر صاحب کے حوالے سے [**] کا لفظ بولا گیا ہے۔ہمارے الفاظ تو آپ فوری حذف کروا دیتے ہیں۔کیا یہ آپ حذف نہیں کرائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! یہ بھی حذف کرا دیتے ہیں۔یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ بڑی اہم بات ہو رہی ہے اور اگر ہم نے اس پر عقل مندی سے کام نہ لیا تو یہ ایک بہت بڑے جھگڑے کی بنیاد رکھی جائے گی۔آپ مہربانی کر کے میری بات understand کرنے کی کوشش کیجئے گا۔میں اس وقت قطعاً point scoring کے چکر میں ہوں اور نہ ہی کوئی لمبی چوڑی جذباتی تقریر کرنا چاہتی ہوں۔میں تو اس issue کو سمجھانا چاہتی ہوں۔اگر تمام صوبے اس چیز پر متفق ہو جاتے ہیں اور وہ کہہ دیتے ہیں کہ چلیں،اب Concurrent List omit ہو چکی ہے اور 30۔جون بھی گزر گیا ہے لہذا اب ہم اپنی مرضی کی قانون سازی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صوبے اٹھارہویں ترمیم کے مطابق ہی legislation کر سکتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جی، بالکل۔کیا وفاقی حکومت کا یہ اختیار ختم ہو گیا ہے کہ وہ کسی بھی محکمہ کا کوئی ادارہ اپنے پاس رکھ سکے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اٹھارہویں ترمیم کے مطابق جو ادارے وفاق اپنے پاس رکھ سکتا ہے وہی اس کے پاس رہیں گے۔

محترمہ آمنہ الفت: میری بات سنیں! بہت سارے ادارے ایسے ہیں جنہیں وفاقی حکومت اپنے پاس رکھنا چاہتی ہے اور بہت سارے ادارے صوبے لینا ہی نہیں چاہتے جس میں crisis centre بھی ہے تو پھر ان اداروں کا کیا ہو گا؟ وہ ultimately وفاق کے پاس رہیں گے۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ابھی آپ صرف message of the Governor تک اپنے آپ کو محدود رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! مجھے اپنا مؤقف واضح کرنے دیں۔ ہم قانون سازی کر رہے ہیں۔ ہم کوئی جذباتی باتیں نہیں کر رہے۔ اس طرح تو ایک جھگڑے کی ابتداء ہو جائے گی۔ اگر صوبائی اسمبلیاں غصے یا جذبات میں آ کر قانون سازی شروع کر دیں گی تو پھر کیا صورتحال بنے گی؟ قومی اسمبلی اگر اٹھارہویں ترمیم پاس کر سکتی ہے تو اس پر مزید amendment بھی لا سکتی ہے۔ آپ کسی جھگڑے کی بنیاد کیوں رکھتے ہیں؟ میں وزیر قانون سے پھر کہوں گی کہ خدارا! ٹھنڈے دل کے ساتھ گورنر صاحب کے کہنے کے مطابق پنجاب اور وفاقی حکومت اکٹھے بیٹھ جائیں اور جو ادارے ابھی تک صوبوں کو منتقل نہیں کئے گئے ان کو سامنے رکھتے ہوئے قانون سازی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! معزز وزیر قانون نے جو چار باتیں کی ہیں میں اپنی ساری گفتگو کو انہی تک concise کروں گا لیکن میری گزارش ہے کہ جس طرح ہم ان کی بات کو سنتے ہیں کاش وہ بھی ہماری بات کو اتنے ہی تحمل سے سن لیا کریں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون کی یہ بات درست ہے کہ Concurrent List ختم کر دی گئی ہے۔ میں معزز وزیر قانون صاحب کی ایک اصلاح کر دوں کہ جو Federal Legislative List ہے وہ ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔ ایک Federal Legislative List-1 اور دوسری Federal Legislative List-II ہے۔ اب جب یہ کہہ دیا گیا کہ Provincial Autonomy دی جائے گی اور اتنے محکمے نیچے صوبوں کو بھیجے جائیں گے اور ان کے لئے notification کیا گیا۔ ایک notification جولائی 2010 اور دوسرا اپریل میں کیا گیا کہ یہ وزارتیں devolved ہو کر صوبوں کے پاس چلی جائیں گی اور ان وزارتوں کے فلاں فلاں subjects وفاق کے پاس رہیں گے، وہ صوبوں کو نہیں دیئے جائیں گے۔ یہ کہہ دیا گیا کہ اتنے محکمے صوبوں کو دے دیئے جائیں گے لیکن کیسے دیئے جائیں گے؟ اس کے لئے باقاعدہ Implementation Commission کے تحت ایک procedure طے کیا جائے گا۔ اس Implementation Commission میں House کے اندر موجود تمام سیاسی پارٹیوں کو نمائندگی دی گئی اور معزز وزیر قانون کی پارٹی کے افراد کو بھی وہاں پر نمائندگی دی گئی۔ جب تک Implementation Commission کسی Act کے بارے میں

ہم مرکز کی Act تحریری طور پر نہیں دے دیتا کہ یہ specifically each and every line بجائے صوبوں کو دے رہے ہیں تو اس وقت تک صوبہ اس بارے میں legislation نہیں کر سکتا۔اگر اس Injured Persons (Medical Aid) Bill کے بارے میں کوئی notificationان کے پاس ہے کہ اب یہ مرکز کا نہیں ہے اور اس پر صوبہ قانون سازی کرے تو پھر مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر!اس میں دوسری بات یہ ہے کہ جب تک Implementation Commissionاپنی پوری کارروائی کو مکمل کر کے یہ نہیں کہہ دیتا اُس وقت تک صوبے کسی قانون سازی کوtouch نہیں کر سکتے۔اس میں جو غلط ہوا ہے وہ کیا ہے ؟اس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اس میں جو غلط ہوا ہے وہ یہ ہے کہ جوHouseکسی law or actکو promulgate کرتا ہے اُس کو وہی House repeal کر سکتا ہے، جس House نے promulgation or enactment نہیں کی وہ اُس کو repeal بھی نہیں کر سکتا۔یہ سارے law federal کے ہیں اور فیڈرل اسمبلی ہی ان کو repeal کر سکتی ہے، صوبائی اسمبلی ان کو repeal نہیں کر سکتی۔ صوبائی اسمبلی کو صرف انگلی کٹا کر شہیدوں میں شامل نہیں ہونا چاہئے، چاہئے تو یہ تھا کہ Injured Persons کے Bill کو ختم کر کے ہم ایک نیا Bill لاتے اور اُس کے اندر حالات کے مطابق نئی ضروریات کو discuss کیا جاتا اور اُن کے مطابق قانون سازی ہوتی۔اب issue یہ ہے whether یہ subject صوبوں کے پاس ہے یا مرکز کے پاس ہے، یہ فیصلہ Implementation Commission کرے گا، قومی اسمبلی کرے گی، سپریم کورٹ کرے گی یا صوبائی اسمبلی کرے گی۔آپ مجھے یہ تو بتائیں کہ صوبائی اسمبلی کی کہاں jurisdiction ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے کہ کون سا subject صوبوں کے پاس ہے اور کون سا subject مرکز کے پاس ہے، میں اختصار کے ساتھ ایک اور بات محترم وزیر قانون کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں، ان کو قانون سازی کرنے کی اگر اتنی ہی جلدی تھی تو ایک نام تبدیل کر کے ایک Bill کے اندر اضافہ کرنے کی بجائے یہ Implementation Commission کو خط لکھتے کہ آپ specifically with each and every line وضاحت کریں کہ ہم کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں کر سکتے ؟اب گورنر پنجاب نے اس پر کیا اعتراض لگایا ہے، وہ یہ کہتے ہیں کہ:

> However the number of subjects relating to the Ministry of Health have not been devolved to the Provincial

Government and has been retained by the Federal Government.

اب کون سے subject مرکز میں رکھے گئے ہیں اور کون سے نہیں رکھے گئے ہیں؟اس بارے میں بھی Implementation Commission نے ایک رپورٹ شائع کر دی ہے اور اُس رپورٹ کے اندر انہوں نے واضح لکھا ہے۔ محترم وزیر قانون نے اگر یہ رپورٹ پڑھی ہے تو مجھے بتادیں کہ وزیر صحت کا یہ subject ہے اس میں کوئی ایک لائن بتادیں جس کے اندر یہ لکھا گیا ہو کہ Injured Persons کا ایکٹ ہم نے صوبوں کو دے دیا ہے؟اگر محترم وزیر قانون کے پاس Implementation Commission کی یہ لسٹ نہیں ہے جس کے اندر مسلم لیگ(ن)کا نمائندہ بھی بیٹھا ہوا ہے تو میں ان کو یہ رپورٹ دے سکتا ہوں۔ محترم گورنر صاحب نے ایک اور اعتراض یہ لگایا ہے کہ محترم سپیکر صوبائی اسمبلی کوئی draft mechanism کرے جس کے تحت یہ thrash out کیا جا سکے کہ صوبوں کو کون کون سا take up subject کرنا چاہئے اور کون کون سا نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ mechanism بنانے کے لئے یہ معاملات Business Advisory Committee کو بھیج دیئے جاتے اور محترم سپیکر اُس رپورٹ کی روشنی میں کوئی mechanism thrash out کر دیتے تو اس میں کیا مضائقہ تھا؟ محترم گورنر نے ایک بڑی اہم بات کی ہے کہ:

No statement of objects and reasons has been enclosed with the Injured Persons Medical Aid Act.

جتنے Bill پیش کئے گئے ان میں Statement of Object یہ لکھا ہوا ہے کہ چونکہ 18th Amendment کے تحت مرکز نے یہ اختیار ہمیں دے دیا ہے اس لئے ہم اس میں نام تبدیل کر کے قانون سازی کر رہے ہیں۔ اس کے پیچھے ان کو Implementation Commission کا لیٹر بھی لگانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! محترم وزیر قانون نے Concurrent List پر جو بات کی ہے اب میں specifically اُس پر بات کرنا چاہوں گا۔ پینسٹھ سالوں میں صرف پاکستان پیپلز پارٹی کو یہ توفیق ہوئی ہے اور آج بھی اُن کے پاس دو تہائی اکثریت نہیں ہے لیکن انہوں نے اتحادیوں کے ساتھ مل کر صوبائی خود مختاری، فنانس ایوارڈ اور devolution of powers کیا ہے اور ہماری ازلی مخالف سیاسی جماعت مسلم لیگ (ن) کے ساتھ مل کر یہ سارے کام کئے ہیں۔ جب ان کو دو تہائی اکثریت ملی تھی تو اُس وقت کیا ان کو صوبائی خود مختاری یاد نہیں تھی، کیا ان کو اُس وقت فنانس ایوارڈ یاد نہیں تھا،

کیا ان کو صوبوں کے حقوق یاد نہیں تھے؟ Concurrent List کو ختم کرنے کا کریڈٹ partly مسلم لیگ (ن) کو بھی جاتا ہے، کبھی یہ بھی اپنے ظرف کے اندر تسلیم کر لیا کریں کہ پاکستان پیپلز پارٹی نے آئین کے اندر 1973 سے لے کر آج تک کوئی کام کیا ہے، کسی اور کو یہ توفیق نہیں ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر محترم وزیر قانون کی توجہ آئین کے آرٹیکل۔142 کے سیکشن (c) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو انہوں نے اس کی definition کی ہے۔ وہ کہتے ہیں:

محبتیں جب شمار کرنا تو سازشیں بھی شمار کرنا
جو میرے حصے میں آئی ہیں وہ اذیتیں بھی شمار کرنا

جناب سپیکر! اگر انہوں نے آرٹیکل 142 پڑھا ہے تو محترم وزیر قانون کو آرٹیکل 143 بھی پڑھنا چاہئے تھا انہوں نے آرٹیکل 142 کے اندر کہا کہ:

142(C) a Provincial Assembly shall, and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall not, have Power to make laws with respect to any matter not enumerated in either the Federal Legislative List…

Federal Legislator List کے اندر جو subject زیر بحث نہیں ہوں گے وہ سارے صوبوں کے پاس ہوں گے۔ میں محترم وزیر قانون کی اس بات کو تسلیم کرتا ہوں لیکن کاش! انہوں نے آرٹیکل 143 پڑھا ہوتا۔ آرٹیکل 143 کہتا ہے کہ:

143. If any provision of an Act of a Provincial Assembly is repugnant to any provision of an Act of Majlis-e-Shoora (Parliament) which Majlis-e-Shoora (Parliament) is competent to enact, then Act of the Majlis-e-Shoora (Parliament), whether passed before or after the Act of the Provincial Assembly, or, as the case may be, the existing law, shall prevail and the Act of the Provincial Assembly shall, to the extend of the repugnancy, be void.

صوبائی اسمبلی کی قانون سازی سے پہلے یا بعد قومی اسمبلی کے اندر کوئی قانون سازی ہو چکی ہو اور اُس قانون سازی کے موجود ہونے میں جب تک قومی اسمبلی اُس کو repeal نہیں کر دیتی، جب تک

18th Amendment Implementation Commission صوبوں کو بھیج نہیں دیتا، جب تک implementation کا آخری نوٹیفکیشن ہو نہیں جاتا، اس وقت تک صوبوں کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ ایک نام کو تبدیل کر کے اٹھائیس بل اس طرح پاس کر کے کہہ دیں کہ ہم نے ایک مہینے میں اٹھائیس بل پاس کئے ہیں۔ This is no way پوری دنیا کی قانون سازی کے اندر آج تک Chair نے ایسا کبھی نہیں کیا۔ آپ نے خود رولز بنا دیئے ہیں کہ:

> Each message of the Governor, each observation of the Governor, each objection of the Governor should be under discussion and instead of the message and observation of the Governor, no amendment should be in the House.

یہ آپ کے دیئے ہوئے کاغذ ہیں۔

جناب سپیکر! جو اٹھائیس Bills واپس آئے ہیں سب کے اندر ایک ہی subject ہے، آپ Business Advisory Committee کے اندر یہ بات طے کر لیں کہ آپ ایک Bills کی each line and each word پر ہمیں بحث کا موقع دے دیں اور باقی ستائیس بل آپ اسی طرح پاس کرا دیجئے گا۔ یہ بات تو کرنے کی ہے لیکن آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ گورنر نے nine objections لگائے ہیں جبکہ آپ اُن nine objections پر بات ہی نہیں کرنے دینا چاہتے۔ جب اسمبلی کے اندر ایکٹ پیش ہوتا ہے تو کلاز بائی کلاز بتایا جاتا ہے کہ:

> Government or any member who want to amend this act in this line, in this paragraph and this is general sense of the act.

تو جب آپ each and every clause پر علیحدہ بحث کا موقع دیتے ہیں، ہر ممبر اُس پر بات کرتا ہے اور each clause پر House کی sense لی جاتی ہے تو پھر اگر آپ گورنر کی نو باتوں کو زیر بحث لے آئیں گے تو اس سے کون سا عذاب آنے والا ہے؟ میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ جب محترم وزیر قانون یہیں میرے ساتھ اِدھر بیٹھا کرتے تھے تو بڑی خوبصورت باتیں کرتے ہوئے کہتے تھے اور میں بھی یہی کہوں گا کہ:

سُنا تھا جشن ہوگا اور گھر گھر روشنی ہوگی
نہیں معلوم یہ تقریب کب تک ملتوی ہوگی
اور تقاضا وقت کا اقبال کیا ہے میں سمجھتا ہوں
میں اپنے ہونٹ سی تو لوں مگر یہ خود کشی ہوگی

جناب سپیکر! اس معزز House کے چیف منسٹر کے نام ایک پیغام یہ ہے کہ:

یہ بے مقصد سفر اب ختم ہو جاتا تو اچھا تھا
نہ تم سے رہبری ہوگی، نہ ہم سے پیروی ہوگی

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! نولاٹیا صاحب نے میرے خیال میں بہت تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس سے متعلق جو گفتگو ہو سکتی تھی وہ انہوں نے کی ہے۔ یہ Legislators کا House ہے جس کے اندر ہم نے وہ باتیں کہنی ہیں۔ اگر لاء منسٹر اپنی ضد چھوڑ کر اپوزیشن سے مشورہ کر لیتے تو شاید یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

جناب سپیکر! میری گزارش اب صرف اتنی ہے کوئی لمبی چوڑی discussion نہیں انہوں نے جو غلط کام کیا ہوا ہے اس کے لئے بھی یہ کوشش کی گئی ہے کہ گورنر صاحب کے سر پر تھوپ دیا جائے اور شاید یہ message دیا جا رہا ہے کہ چونکہ وہ پیپلز پارٹی کے گورنر ہیں اس لئے انہوں نے مسلم لیگ (ن) کو tough time دیا ہے تو ایسا نہیں ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے House سے باہر ایسی ایسی باتیں کی ہیں جو میں یہاں discuss نہیں کر سکتا۔ انہوں نے آج یہاں جو باتیں کی ہیں تو اس سے مجھے ان کے قول اور فعل میں تضاد نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے باہر جو کہا ہے وہ بتانے کے لئے میری زبان اجازت نہیں دیتی اور یہاں انہوں نے یہ کہا ہے کہ ان جیسا brilliant وکیل ہی کوئی نہیں ہے ہم ان کو مانتے ہیں۔

جناب سپیکر! صرف چھوٹا سا کام ہونا تھا جو ابھی بھی ہو سکتا ہے۔ اس میں زیادہ وقت نہیں لگے گا کہ جو مرکز سے آیا ہے اس کو یہاں repeal کر لیں اور اپنا Bill بنا کر پیش کر لیں۔ یہاں نولاٹیا صاحب، لغاری صاحب، میری بہن آمنہ الفت اور ہم سب نے یہ کہا ہے کہ یہاں وہ کام ہونے جا رہا ہے جس پر تاریخ آپ کو معاف کرے گی اور نہ ہمیں معاف کرے گی۔ ہماری آپ سے صرف یہ گزارش ہے کہ اس پر کوئی سیاست نہیں ہے خدارا ابھی بھی سوچ لیں۔ آپ نے House تو چلانا ہی چلانا ہے کیونکہ آپ نے

دن پورے کرنے ہیں جو پہلے نہیں کئے۔آپ لوگوں کے ذہن میں تھا کہ شاید ہم لوگ اسمبلیاں ختم کرا لیں گے یا کچھ کر لیں گے لیکن یہ نہیں ہوگا یہ سسٹم چلنا ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ دن تو آپ نے پورے کرنے ہیں اگر قانون اور rules کو follow کرتے ہوئے کریں گے تو اس سے آپ کی Chair کی عزت ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، گوندل صاحب! repetition کوئی نہیں ہوگی۔اس میں rules بڑے clear ہیں آپ 203 کو پڑھ لیں۔اس کا مقصد ہی یہ ہے کہ repetition نہیں ہوگی۔آپ کے ایک معزز ممبر نے جب آپ کا مؤقف پیش کر دیا ہے تو پھر میرے خیال میں آپ کو اس کو appreciate کرنا چاہئے اور اس کو own کرنا چاہئے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔نولاٹیا صاحب کی گفتگو کا جو مقصد تھا اس کے مطابق میں یہ چاہوں گا کہ لاء منسٹر صاحب نے جو Bill پیش کئے ہیں اور جو گورنر ہاؤس سے واپس آئے ہیں یہ ان کے بجائے اپنی enactment کر لیں۔اگر ان سب پر ہم اپنے طور پر legislation کر لیں تو ہم ان سے تعاون کرنے کے لئے اب بھی تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے بھائیوں کا انتہائی مشکور ہوں کہ میری بات ان کی سمجھ میں آ گئی ہے۔ گورنر صاحب کا message یہ ہے کہ یہ Provincial legislation نہیں یہ Provincial law نہیں بلکہ Federal law ہے۔وہ مجھے مشورہ دے رہے ہیں کہ ان سب کو repeal کر کے اپنا نیا law بنا لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم offer کر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ offer اسی لئے کر رہے ہیں کہ یہ Provincial law ہے۔اگر یہ Provincial law ہے تو ہم اس میں ایک amendment لائیں یا سارے کو repeal کریں یا نیا بنا لیں تو وہ اس اسمبلی کی صوابدید اور اختیار ہے۔انہوں نے ایک اور بات کی ہے جس کا میں جواب دینا چاہوں گا۔انہوں نے کہا کہ Implementation Commission notify کرے۔جب آئین میں ایک چیز درج ہے تو پھر enforcement of Constitution کسی نوٹیفکیشن یا کسی حکومت کی مرضی کے تابع نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اب sense of the House لینی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے offer کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! تشریف رکھیں انہوں نے کوئی offer نہیں کی۔ This is no way آپ کے پاس پہلے uninterrupted time تھا۔ آپ نے بات کی اور آپ کے بعد لاء منسٹر صاحب نے بھی بات کر لی ہے اب sense of the House لینی ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی Chair، کی یہ sanctity نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے آپ Chair کی واقعی sanctity نہیں رہنے دے رہے۔ پلیز بسراء صاحب! اس طرح نہ کریں۔ میں اس کے بعد آپ کی بات سُن لوں گا۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): مہربانی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Powers of Attorney (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Administrator General's (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے معزز لاء منسٹر صاحب کو ایک offer کی ہے، بجائے اس کے کہ Bills 28 پر ہر ممبر بات کرے۔ اگر یہ ہمارے ایک ایک نکتے کا سیر حاصل جواب دے دیں جو کہ تعداد میں صرف نو ہیں۔ یہ ان کی سہولت کے لئے بھی ہے نہیں تو ہر Bill پر جب ہر ممبر بات کرے گا تو یہ بات یقینی ہے کہ repetition ہو گی۔

جناب سپیکر! اگر اس کو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کے اندر طے کر لیا جائے تو یہ ایک جمہوری روّیہ ہو گا۔ یہ stubborn behaviour نہیں اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ہم ضد کریں کہ ہم نے clause by clause بات نہیں کرنی لیکن اگر ان کا روّیہ یہی ہے تو پھر میں اس پر اپنی بات کا آغاز کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! پوری دنیا کے اندر برطانوی پارلیمنٹ، انڈیا کی لوک سبھا یا پاکستان کی سینیٹ ہو ان سب کے اندر یہ طے شدہ قانون ہے کہ ریاستوں اور صوبوں کے اختیارات کو confine کرنے کا اختیار کیا صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلیوں یا اس معزز ایوان کی Legislation Committee کے پاس ہوتا ہے جس میں ایوان کی تمام سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی ہوتی ہے۔ صوبوں اور مرکز کی legislation کی حدود کا تعین کرنے کے لئے ہر سیاسی پارٹی کا نمائندہ جو کمیٹی میں بیٹھتا ہے وہ اپنی leadership سے guideline لینے کے بعد وہاں پر اپنا اپنا مؤقف دیتا ہے اور پوری دنیا میں اس قومی اسمبلی اور پارلیمنٹ کو اعلیٰ ترین سمجھا جاتا ہے جہاں پر حکومتی ممبران یہ کہیں کہ consensus کے ساتھ اور unanimously اس میں legislation کی حدود کا تعین کر دیا جائے اس لئے کہ consensus کے ساتھ کمیٹی کی جو رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جاتی ہے تو ظاہر ہے کہ اسمبلی کے ایوان

کے اندر سینکڑوں کی تعداد میں بیٹھے ہوئے ممبران شاید اس پر سیر حاصل گفتگو نہیں کر سکتے جتنا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بحث کی جاتی ہے۔اس معزز ایوان میں گورنمنٹ یا اپوزیشن کے ہر ممبر کا Chair پر پورا پورا حق ہے کیونکہ Chair Custodian of the House ہوا کرتی ہے اور پوری دنیا میں ایک فرد کا کیا ہوا فیصلہ کبھی بھی فائنل نہیں سمجھا جاتا بلکہ سمجھا یہ جاتا ہے کہ جتنے فیصلے consensus and unanimous ہوں ان کو عوام کی آشیر باد حاصل ہے۔ جب process of returning the Bill in the Assembly for second passage of the Bill پیش کیا گیا تو honourable Chair کو یہ چاہئے تھا کہ ایک کمیٹی بنا کر اس میں بھیج دیتے مگر اس پر کام نہیں کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر رویّوں کا تعلق جمہوریت کے ساتھ نہ ہو، جہاں پر self respect کا concept نہ ہو، جہاں پر دوسروں کے mandate کا احترام نہ کیا جائے تو جس طرح charter of democracy کے اندر محترمہ شہید بے نظیر بھٹو صاحبہ اور میاں نواز شریف نے ایک بات طے کر دی تھی کہ کبھی بھی اُس فرد کے حقوق deny نہ کئے جائیں جس فرد کو نمائندگی عوام نے دی ہے۔ عوام کے اس mandate کا احترام کرتے ہوئے جس پارٹی کو مفاہمت کی پالیسی کے تحت جتنا mandate ملتا ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! میری بات سنیں۔آپ ماشاء اللہ law knowing انسان ہیں۔ یہاں پر آپ گورنر کے message کے ambit کے باہر نہیں جا سکتے۔آپ نے گورنر کے message پر صرف confine کرنا ہے لہذا اس سے relevant بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری رائے یہ ہے کہ گورنر کے messages پر House میں موجود وہ تمام ممبران اسمبلی جن کو جس جس پارٹی سے نمائندگی ملی ہے اُن کو گفتگو کا حق ملنا چاہئے۔ میں یہی تو Charter of Democracy کی spirit کی بات کر رہا ہوں اور اس میں یہی طے ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ مہربانی کرکے اپنے آپ کو confine کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گورنر کے nine messages آئے ہیں مگر آپ ایک کمیٹی بنا کر اُن پر بحث کرنے کا موقع نہیں دینا چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ Bill جو آپ نے پیش کیا ہے اگر یہ تمام سیاسی پارٹیوں کے ممبران اسمبلی سے ایک کمیٹی کی شکل میں منظور ہو کر آتا اور clause by clause ہر message پر بات ہوتی تو شاید تاریخ یہ لکھی جاتی کہ پنجاب کے House نے تمام ممبران اسمبلی کے mandate کا احترام کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے House کی طرف سے پیغام آیا ہے کہ انجینئر خرم دستگیر ایم این اے ایوان میں موجود ہیں۔ ہم ان کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران نے انجینئر خرم دستگیر ممبر قومی اسمبلی کو House کی visitor گیلری میں تشریف لانے پر ڈیسک بجا کر خوش آمدید کہا)

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! خرم دستگیر صاحب جو قومی اسمبلی کے معزز ممبر ہیں وہ یہاں پر تشریف لائے ہیں لہذا ہم اپوزیشن کی جانب سے بھی انہیں welcome کرتے ہیں۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی کم علمی کے باوجود اور میرے ساتھیوں نے بھی اپنی بساط کے مطابق بات کرنے کی کوشش کی کہ آج یہاں پر جس طرح قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں اور آئین کا مذاق اڑایا جا رہا ہے، میں قانونی چارہ جوئی کے لئے اپنے rights کو reserve رکھتا ہوں اور کم از کم میں اس غیر قانونی عمل کا حصہ نہیں بن سکتا اس لئے میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب اور منڈا صاحب بسراء صاحب کو منا کر لائیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

(اس مرحلہ پر چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ) واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائے)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I also welcome Engineer Khuram Dastgeer, MNA in visitor's gallery. He is an asset of my party.

جناب سپیکر! اس Bill پر معزز ممبران نے بات کی ہے۔ میں اس حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ Concurrent List کی Entry No.7 پر The Administrator General's Act کا ذکر تھا مگر اب Concurrent List omit ہو چکی ہے اور

There is no mention of this Act in Federal Legislative List. So the Provincial Assembly is fully empowered to legislate this Act by the operation of the 18th Amendment of the Constitution.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

> "That the Administrator General's (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Specific Relief (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) دادرسی مختص مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be

reconsidered in the light of the message of the Governor."

CHAUDHARY EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: I oppose.

MAJOR (RETD) ZULFIQAR ALI GONDAL: I oppose.

MRS AMNA ULFAT: I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! House in order کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر معزز لاء منسٹر گورنر صاحب کے Message No.5 کو پڑھ لیں جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ:

While issuing the Notification No.4-5/2011-Min.I dated 05-04-2011 and No.4-9/2011-Min.I dated 29-6-2011, some Federal Ministries along with their Divisions/ components ceased to exist w.e.f. 05-04-2011 and 01-07-2011, respectively (Annex-A). However, a number of subjects relating to these Ministries have not been devolved to the Provincial Government and have been retained by the Federal Government.

Thus, the promulgation of any law would not fall in the realm of the Province, with regard to the matters falling within the domain of the Federal Government.

جناب سپیکر! اس میں یہ کہا گیا ہے کہ Implementation Commission کی سفارشات کے بغیر صوبوں کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ یہ تعین کریں کہ فلاں فلاں چیز صوبوں کے purview میں آتی ہے اور فلاں فلاں چیز purview میں نہیں آتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایوان کا وقت ایک گھنٹہ مزید بڑھایا جاتا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Relations between Federal Government and Provincial Governments کے اندر یہ چیز defined ہے کہ قومی اسمبلی میں آئین کے تحت جو اختیارات دیئے گئے ہیں اور جب تک specifically یہ طے نہ کر دیا جائے کہ یہ Specific Relief Act ہم نے صوبوں کو دے دیا ہے تب تک لاء منسٹر اس پر قانون سازی move نہیں کر سکتے تھے لہذا یہ پارلیمنٹ اور آئین کی collectively توہین کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، ذوالفقار علی گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں ایک اور message ہے جو کہ sub part-vi میں لکھا ہے کہ:

> No statement of objects and reasons have been enclosed with the Specific Relief (Amendment) Bill 2011

یہ اس سے پہلے بھی practice رہی ہے کہ کوئی بھی ترمیم دی جاتی ہے یا اس میں کوئی enactment کیا جاتا ہے تو اس کے لئے اس کی statement of objects ہمیشہ اس کا integral part ہوتا ہے اور اس کے پیچھے اس spirit کو spell out کیا جاتا ہے۔ اس میں اب بھی اگر لاء منسٹر صاحب اپنے subordinates اور سیکرٹری لاء کے ذریعے statement of objects دے دیں تو اس اسمبلی یا ان کے وقار میں کوئی کمی تو نہیں ہوگی۔ جب یہ دوبارہ پیش کیا گیا تھا تو جو چیزیں ان کی نظر میں constitutional ہیں اور اس میں اگر تبدیلی کرنے سے کوئی۔۔۔

(اذانِ عصر)

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک نوشیر خان انجم لنگڑیال: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں صاحبزادہ فضل کریم صاحب کو گیلری میں تشریف لانے پر welcome کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صاحبزادہ فضل کریم صاحب گیلری میں تشریف لائے ہیں تو ہم بھی انہیں welcome کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں نہ صرف صاحبزادہ فضل کریم صاحب کو welcome کرتا ہوں بلکہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف، خانقاہوں پر ہونے والے بم حملے کے خلاف ان کے مؤقف کو بھی ہم سراہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ statement of objects and reasons ایک ایسی چیز ہے جو کسی بھی enactment کی روح ہوتی ہے، اس کی spirit ہوتی ہے۔ ہمارے لاء منسٹر صاحب کے پاس یہ ایک پیراگراف ایسی چیز تھی جس کے ذریعے گورنر پنجاب سے انہوں نے اپنی جو reservations show کی تھیں، اپنے objections point out کئے تھے، ان کے ذریعے ہی اگر statement of objects and reasons میں اس legislation کی وجوہات بیان کر دیتے تو شاید گورنر پنجاب کو یہ Bill واپس نہ کرنا پڑتا اور انہوں نے اپنے پہلے جو arguments دیئے ہیں کہ Concurrent List اور Federal Legislative List علیحدہ علیحدہ ہو چکی ہیں تو میں دوبارہ اپنی بات کو reiterate کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے گورنر پنجاب کا حکومت پنجاب سے کسی قسم کا کوئی پھڈا نہیں ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جتنی ترامیم ہیں یہ consensus سے پاس ہوں اور میں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ اگر لاء منسٹر صاحب بھی اپنی ضد سے باز آ جائیں تو ان کا قد چھوٹا نہیں ہو گا بلکہ بڑا ہو گا۔ یہ گورنر ہاؤس سے جو Bill واپس آئے ہیں، ہم نے اسی طرح بغیر کسی قومہ اور فل سٹاپ کے واپس بھیجنے ہیں یہ ان کے اپنے arguments ہیں اور ان میں سے کافی arguments weightage بھی ہیں تو اگر اب بھی وقت لے کر کل یا پرسوں تک statement of objects and reasons واضح کر دیں تو اس سے ہماری، ان کی اور اس اسمبلی کی تکریم میں اضافہ ہو گا اور یہ confrontational policy بھی میڈیا کے اندر یا دوستوں کے ذریعے جہاں اس کو ہوا ملتی ہے وہ نہیں ملے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ الفت!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک محاورہ ہے "بھینس کے آگے بین بجانا" ہم تو بینڈ بجا رہے ہیں اور پھر ان کے کان تک جوں نہیں رینگ رہی۔ گورنر صاحب کا جو message ہے میں اس کی چوتھی شق آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے 1973 کے آئین میں اٹھارہویں ترمیم کے ذریعے آرٹیکل 270 A(a) شامل کیا گیا ہے جس کے تحت وفاقی حکومت نے ایک عملدرآمد کمیشن سینیٹر رضا ربانی کی سربراہی میں قائم کیا ہے جس کی سفارشات کے مطابق وفاقی حکومت نے کچھ وفاقی ادارے وفاق سے ختم کر کے صوبوں کو منتقل کر دیئے

ہیں یا دوسرے وفاقی محکموں میں تقسیم کر دیئے ہیں لیکن ان وفاقی محکموں کے کئی معاملات وفاق نے اپنے پاس رکھے ہیں اور صوبوں کو منتقل نہیں کئے چنانچہ کوئی بھی قانون ایسے کسی معاملے پر نہیں بنایا جا سکتا جو صوبے کو منتقل نہ کیا گیا ہو۔

جناب سپیکر! honestly مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آئی ہے کہ یہ بہت بڑا مسئلہ اور سوال ہے جسے وزیر قانون کیسے حل کریں گے، کیا یہ ایک لڑائی کی بنیاد نہیں رکھ رہے؟ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ اس چیز کو مانتے ہی نہیں کہ وفاق نے کوئی بھی ادارہ اپنے پاس رکھنا ہے یا وہ اس چیز سے انکار کرتے ہیں کہ وفاقی حکومت کوئی ادارہ کسی دوسرے وفاقی محکمے کو دے سکتی ہے یا بہت سے ادارے ایسے ہیں کہ جن پر ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا۔ وہ اس اختیار کو نہیں مانتے تو کیا یہ کھلی جنگ کا آغاز نہیں ہے؟ یہ question mark ہے تو خدا کے لئے مجھے اس کا جواب لے دیں۔ اگر اس کا جواب آگیا تو میں سمجھوں گی کہ مجھے پورے چودہ بلوں کا جواب آگیا ہے اور اگر یہ اس کا جواب مجھے نہیں دے سکے تو میں پھر اسمبلی سے واک آؤٹ کر جاؤں گی کیونکہ میرے یہاں پر بیٹھ کر بات کرنے اور بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! چونکہ میں نے کہا تھا کہ right reserve ہے کہ میں اس غیر قانونی ہونے والے عمل کے متعلق remedy receive کروں گا لیکن میں اپنے دوستوں کے کہنے پر واپس آیا ہوں تو گزارش صرف اتنی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ہمیشہ double remedy نہیں ہوتی اور law میں بھی double نہیں ہے کہ آپ ادھر بھی remedy لیں اور پھر کہیں اور بھی remedy حاصل کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کو جو Law support کرتا ہے وہ آپ quote کر دیتے ہیں اور جو support نہیں کرتا وہ آپ quote نہیں کرتے۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ اپنی غلطی کو مان لینے والا انسان بڑے ظرف کا مالک ہوتا ہے۔ بہت سارے میرے دوست، میری محترم بہنیں جو یہاں بیٹھی ہیں، یہ تمام کے تمام نہ چاہتے ہوئے بھی اس غیر قانونی عمل کا حصہ صرف اس لئے بن رہے ہیں کہ وہ حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ان کی مجبوری ہے۔ اب لاء منسٹر جو کر رہا ہے وہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں پر ایک عجیب ماحول پیدا ہو اور یہاں پر کوئی لڑائی کا عمل شروع ہو جائے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے بسراء صاحب! اول تو آپس میں ایک دوسرے کو مخاطب کرنا نہیں چاہئے اگر کسی کا ذکر کریں تو احترام کے ساتھ کرنا چاہئے۔ آپ کا بھی احترام ہے، اگر آپ "کر رہا ہے" کی بجائے "کر رہے ہیں" کہہ دیتے تو وہ ایک زیادہ اچھی بات ہوتی۔ ہمیں کم از کم ایک دوسرے کے لئے اتنی willings رکھنی چاہئیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی بات کو بطور نصیحت اپنے پاس امانت سمجھتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کروں گا۔ ویسے یہ رشتے عزت دینے اور عزت کرانے سے ہوتے ہیں۔ یہ binding نہیں ہوتے۔ یہ اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی انسان دوسرے کو بھی ایسا ہی سمجھے جیسا آپ مجھے حکم کر رہے ہیں۔ اب میں گزارش صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گورنر صاحب نے with reasoning، اب یہ کہہ دینا کہ انہوں نے جو بات لکھ کر بھیجی ہے کہ:

> It would be in the fitness of things if the Speaker of the Provincial Assembly devolves a mechanism in consultation with the Federal Government to thrash out Federal Law required to be adopted by the Provincial Government through provincial legislation to the extent of devolving functions at the consequence of devolution of Federal Ministries to the Provincial Government so as to avoid any administrative legal complications.

جناب سپیکر! اس میں اُن کا جو نقطہ نظر ہے وہ being a constitutional head ایک آئینی عہدہ ہونے کی وجہ سے ہے اور انہوں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ ہم اس House میں 371 ممبران بیٹھے ہیں، صرف یہ ذہن سے نکال کر کہ وہ پیپلز پارٹی کے گورنر ہیں۔ جب آپ Ayes کہتے ہیں اور Noes کہتے ہیں تو یقین مانئے میرا دل دھڑکتا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ آج آپ کے ضمیر پر کتنا بوجھ ہو گا کیونکہ آج آپ جو کر رہے ہیں وہ آپ کی مجبوری ہے اور ہمیں آپ کی مجبوریوں کا بھی اندازہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری کوئی مجبوری نہیں ہے، اللہ کا فضل ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ یقین مانئے، ہمیں پتا ہے کہ ہمارا وہ بھائی جو خود ہائیکورٹ کے اندر جب پیش ہوتا تھا، جب وہ ruling cite کرتا تھا کیونکہ میں نے آپ کو ایک دفعہ سنا ہوا ہے۔ میں اُس وقت آپ کو appreciate کرتا تھا۔ آج بھی میں آپ سے توقع کر رہا تھا لیکن

آپ کی مجبوریاں ہیں اور ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔ صرف یہ بات کہہ کر اجازت لوں گا اور لاء منسٹر ہمارے لئے بھی بڑے محترم ہیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے۔ میں ان کے لئے صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کچھ نہیں ہوا، دنیا کچھ نہیں کہے گی، میڈیا کچھ نہیں کہے گا لیکن جب ہم ایک غیر قانونی عمل کریں گے تو ہمیں تاریخ معاف کرے گی، میڈیا معاف کرے گا اور نہ ہی ہمارا ضمیر معاف کرے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی بسراء صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ انشاء اللہ تعالیٰ غیر قانونی بحث کو میڈیا بھی معاف کر دے گا اور لوگ بھی معاف کر دیں گے کیونکہ آپ بات سمجھنے کے باوجود بھی بات کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ یہ جو Specific Relief Act ہے یہ Concurrent List کے ضمن نمبر 12 پر درج تھا، Concurrent List omit ہو چکی ہے اور اب صوبائی اسمبلی کا اس کو legislate کرنے کا اختیار ہے۔ صوبائی اسمبلی Constitution سے اپنا legislate کرنے کا اختیار draw کرتی ہے، کسی کمیشن یا کسی حکومت سے نہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں بائیکاٹ کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Official Trustees (Amendment) Bill 2011. Minster for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

The message of the Governor in respect of the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں صبح سے ایک بات محترم لاء منسٹر کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! اتنی دیر میں تو آپ کو سمجھ آجانی چاہئے کہ اُنہوں نے نہیں سمجھنی۔(قہقہہ)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: وہ میری بات نہیں سمجھ پارہے ہیں۔ میں اب انہیں مرزا غالب کی زبان میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مرزا غالب نے ہمارے لاء منسٹر کے بارے میں کہا ہے کہ:

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے میری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

جناب سپیکر! یہ objection No. 7 کے اندر honourable Governor of the Punjab نے بڑی وضاحت کے ساتھ ایک بات کی ہے۔

Recently I have returned the following Bill, passed by the Provincial Assembly, proposing certain amendments in the Federal legislation. With my observation is the same work in consistent with the Constitutional and legal provisions for consideration by the Provincial Assembly.

اس کے اندر محترم گورنر نے اہم بات یہ کی ہے کہ یہ آئینی اور قانونی دفعات سے منحرف ہو رہے ہیں۔ جو صوبائی اسمبلی legislation کر رہی ہے وہ inconsistent ہے۔

with the constitutional and legal provision for the consideration by the Assembly.

اسمبلی کو محترم گورنر نے آگاہ کیا ہے کہ جو legislation آپ کر رہے ہیں یہ آئین اور قانون سے متصادم ہے۔

جناب سپیکر! Britain Constitution and American Legislation میں ایک فرق ہے۔ Britain Legislation میں جو فیصلہ پارلیمنٹ پاس کر دیتی ہے وہ کسی کورٹ آف لاء میں نہیں لے جایا جا سکتا لیکن امریکہ کی constitutional practice ہے کہ اس میں اگر House کوئی ایسی legislation pass کر دیتا ہے جو Constitution کی general sense کے خلاف ہو تو اس کو court of law کے اندر لے جایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے اندر اب مسئلہ یہ پیدا ہو گیا ہے کہ اسمبلی یہ کہتی ہے کہ یہ legislation Constitution and legal provision کے ساتھ inconsistent ہے، گورنر صاحب کہتے ہیں کہ وہ ان کے ساتھ متصادم ہے اور ہم نے legislation کر لی ہے۔ اب Constitution of Pakistan کے مطابق اگر کوئی legislation کر دی جائے اور وہ general legislation concept of the Constitution کے ساتھ contradictory ہو تو اس کا فیصلہ definition of Constitution یعنی آئین کی تشریح کرنے کا اختیار سپریم کورٹ آف پاکستان کو حاصل ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز لاء منسٹر صاحب کو offer کرتا ہوں کہ اگر اس بات کا فیصلہ کرنا ہے کہ ہم جو legislation کر رہے ہیں یہ Constitution اور قانون کے ساتھ متصادم ہے لیکن یہ بضد ہیں کہ ہم نے اپنی افرادی قوت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کو اسی طرح کروانا ہے تو میرا خیال ہے کہ ہماری general sense of the Constitution کے مطابق اس کو کسی دیگر forum کو آئینی تشریح کے طور پر بھی بھیجا جا سکتا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! The message of the Governor in this Bill is without any legal and constitutional force.

کیونکہ اس Bill کا Concurrent List کے ضمن نمبر 7 پر اندراج تھا اور

And now, there is no mention of this Act in Federal Legislative List.

MR DEPUTY SPEAER: The motion moved and the question is:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for the consideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Defamation (Amendment) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون(ترمیم)ازالہ حیثیت عرفی مصدرہ2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Defamation (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Defamation (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011 be taken into consideration at once."

Minster for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the

Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

Minister for Law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس ایکٹ کا Concurrent List کے ضمن نمبر 12 پر اندراج تھا۔
Now, there is no mention of this Act in Federal Legislative List. So under Article 142(c) the Provincial Assembly has part power to legislate on the Act.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی دیوالیہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! گورنر صاحب کا message نمبر 3 کو اگر معزز لاء منسٹر صاحب وضاحت کے ساتھ پڑھ لیں تو وہ یہ ہے کہ:

> In case any amendment has to be sought, the matter should be referred to the Federal Government and the Parliament is the sole authority to make any amendment in the Provincial Insolvency Act 1920.

جناب سپیکر! اس میں objection نمبر 4 یہ ہے کہ:

> The Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011 is not covered under the Article.

جناب سپیکر! اس میں اصل objection یہ ہے کہ گورنر صاحب نے کہا ہے کہ بجائے اپنی legislation کرنے کے کسی دیگر ادارے کی legislation اٹھا کر اس پر پنجاب اسمبلی کا ایک sticker لگا دیا جائے تو. This is no way for the legislation.

جناب سپیکر! اگر کل کو لاء منسٹر صاحب اسرائیل کا ایک قانون لے آئیں اور اسرائیل کا لفظ کاٹ کر پاکستان لکھ دیں تو کیا اس کو adopt کر لیا جائے؟ اسی طرح کل کو ہمارے معزز لاء منسٹر صاحب کا دل چاہے کہ انڈیا کے صوبہ ہریانہ یا کرنال کا کوئی قانون اٹھائیں اور لفظ کرنال کو تبدیل کر کے پنجاب لکھ کر اس کی legislation کرنا شروع کر دیں تو ان کے اس precedent کی وجہ سے ان کے آگے کوئی روکاٹ تو نہ ہوئی اس لئے معزز لاء منسٹر صاحب کو اپنے دماغ کو بھی استعمال کرنا چاہئے۔ ہم خدمات دینے کو تیار ہیں کہ ایک کمیٹی بنا کر ہم سے پوچھ لیا جائے اور legislation کہیں تیار شدہ لا کر House میں نہ پیش کی جائے بلکہ اس کے لئے عرق ریزی کی جائے اور آئندہ آنے والے متوقع خدشات کے تحت House میں legislation پیش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! The Insolvency Act 1920 was mentioned in Para 7 of the Concurrent List. Now, it is omitted and there is no mention in Federal Legislative List. So the Provincial Assembly has power under Article 142 (c) to legislate on the matter.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Insolvency (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the message of the Governor.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب والا! جس طرح سے یہ قانون سازی کی جارہی ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے سپریم کورٹ کا جج یہ کہے کہ کل میں نے پندرہ سو مقدمات کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی خدا کا خوف کریں۔

چودھری احسان الحق نولاٹیا: پندرہ سو مقدمات کا روزانہ فیصلہ کرنے والے جج سے انصاف کے تقاضے کہاں پورے ہو سکتے ہیں۔ میں نے بار بار ایک بات معزز وزیر قانون سے کہی ہے کہ democracy and sense of the House یہ ہے کہ تمام طبقہ ہائے فکر کے لوگ جو منتخب ہو کر اس اسمبلی کے اندر آتے ہیں وہ اپنے حلقوں کے لوگوں کے مسائل کو take up کرتے ہیں اور ان مسائل کے تحت ایسی قانون سازی کرتے ہیں جس سے عوام کے مسائل ان کی دہلیز پر حل ہوں۔ اگر ہمارے معزز وزیر قانون نے ایک ایک دن میں چودہ چودہ بل پاس کرنے ہیں تو میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں اور پنجاب کی ہسٹری کے اندر پینسٹھ سالہ اس ایوان کی تاریخ میں شاید کبھی چودہ بل ایک دن کے اندر پاس نہ کئے گئے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے وزیر قانون یہ سمجھتے ہیں کہ جب index تیار ہوتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وزیر قانون کے سمجھنے پر بات نہ کریں۔ آپ Bill پر بات کریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا ان کا یہ روّیہ نہیں ہے؟ پندرہ سو مقدمات کا ایک دن میں فیصلہ کرنے والی بات نہیں ہے۔ اب انہیں چاہئے تو یہ تھا کہ ہر Bill کے اندر گورنر کی طرف سے nine messages جو آئے ہیں ہر message پر علیحدہ بات ہوتی اور آپ نے جو ہمیں رولز بنا کر دیئے ہیں وہ بھی غیر قانونی طور پر یعنی House سے اجازت لئے بغیر ایک کاغذ سپیکر نے ہمیں لکھ کر دے دیا کہ آج کل ہمارا mood یہ ہے کہ ہم یہ Bill اس طرح سے پاس کریں گے اور آپ کے mood کے مطابق لکھا ہوا کاغذ ہے آپ تو اس کو بھی follow نہیں کر رہے۔ اس کاغذ کے اندر آپ نے یہ بات لکھی ہے کہ گورنر کے messages، گورنر کی observations گورنر کے اعتراضات پر سیر حاصل گفتگو ہوگی اور نئی ترامیم نہیں دی جائیں گی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو نو اعتراض لگ کر واپس آئے ہیں، جس طرح clause by clause legislation کے اندر بات ہوتی ہے اس کے اندر بھی ہونی چاہئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید قانون سازی کی ہسٹری کے اندر اتنی لمبی چوڑی قانون سازی کبھی کسی لاء منسٹر نے نہیں کی ہوگی جو ہمارے معزز وزیر قانون انشاء اللہ آج کر کے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج وزیر قانون کو اگر فاتح پنجاب اسمبلی کہا جائے تو میرے خیال میں یہ بے جا نہ ہوگا۔ اتنی فتوحات تو شاید سکندر اعظم نے بھی حاصل نہیں کیں تھیں، شاید اتنی فتوحات تو بابر کے مقدر میں بھی نہیں تھیں لیکن ایک بات ضرور کہوں گا کہ شاید جنرل یحییٰ، ضیاء الحق اور پرویز مشرف بھی اتنا غیر قانونی عمل کر کے نہیں گئے جو آج ہمارے لاء منسٹر نے کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! مجھے گزارش تو کر لینے دیں۔ ابھی تو میں نے تمہید باندھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی بات مکمل کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! گزارش صرف اتنی ہے کہ جتنے pleasant mood میں ہم cooperate کر رہے ہیں آپ تو شاید یہ بھی نہیں سمجھتے کہ ہم کتنے بوجھل دل کے ساتھ یہاں پر بیٹھے ہیں جبکہ آپ لوگوں نے تو تین تین دفعہ کھانا بھی کھالیا۔۔۔

جناب سپیکر: بسراء صاحب to the point بات کریں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں عرض صرف یہ کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ ابھی نولاٹیا صاحب نے بھی کہا، لغاری صاحب نے کہا اور ہماری بہن بھی کہہ کر گئیں۔ ہم تو مٹھی بھر ہیں لیکن آپ کو یاد ہوگا کہ 313 کا لشکر فاتح رہا اگر بات حق اور سچ پر مبنی ہو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی فرما کر to the point بات کریں۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! میں عرض کرتا ہوں۔۔۔

چوہدری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب والا! وقت ضائع نہ کریں اپنی بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں. No cross talk

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! منڈا صاحب سے کہیں کہ بیٹھ جائیں میں اپنی بات کرلوں۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ گورنر صاحب نے جو اعتراضات لگائے ہیں، ابھی ایک دوست ہمارے benches سے یہ کہہ رہا تھا کہ گورنر صاحب نے جتنے بھی objections لگا کر بھیجے ہیں انہی کی بنیاد پر انشاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو ہم legal remedy seek کریں گے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ double remedy نہیں ہوتی۔

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب والا! آپ میری گزارش تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

چوہدری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا تھا کہ آدمی کو کسی وقت بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے دیتا ہے اور اندر سے کوئی چیز اٹھتی ہے کہ یار اتنے دوستوں نے کہہ دیا ہے، اتنے کہنے والے ہیں میں ہی مان جاؤں۔ ابھی بھی ہمیں اللہ کے گھر سے ناامیدی نہیں ہے۔ انشاء اللہ ہمیں یہ امید ہے کہ جب آخری Bill پاس ہونے لگے گا، وزیر قانون نے جو جمہوریت کے لئے قربانیاں دی ہیں، انہوں نے اس سیٹ تک پہنچنے تک جو سفر طے کیا ہے جب آخری Bill آئے گا ہمیں اس بات کی قوی امید ہے کہ جو باطل کی آواز ہے اس پر حق کی آواز کی فتح ہوگی اور ضرور ہماری بات مان کر دوبارہ سے جو ہم کہہ رہے ہیں وہ اس پر عمل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائیوں سے بڑی ہمدردی ہے لیکن اب اس میں مشکل یہ ہے کہ گورنر صاحب نے ایک ہی message اٹھائیس جگہ پر لکھ دیا ہے۔ اس میں کوئی نئی بات ہے نہیں۔ اگر وہ message میں comma اور full stop کا فرق ڈالتے تو پھر ہم اس کے اوپر ہر Bill میں دوبارہ غور کرتے لیکن اب وہ ایک ہی message ہے ایک ہی لائن ہے۔ یہ جو The Charitable and Religious Trust Bill ہے اس کا Concurrent List کے ضمن نمبر 10 پر ذکر تھا اور اس کے omit ہونے کے بعد

There is no mention in Federal Legislative List

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration for message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) (قانونی معذوریوں کا خاتمہ) ہندو ورثہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011 be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The Motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011 be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article

116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor.''

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it، گورنر صاحب نے اعتراض لگا کر بھیجا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں تاریخ کو Implementation Commission نے لسٹیں جاری کی ہیں کہ یہ محکمے صوبوں کو devolve کئے گئے ہیں۔ باقاعدہ written دیا گیا ہے کہ ان کے فلاں فلاں subject آپ کو دے دیئے گئے اور فلاں فلاں Federal subject کے پاس رکھے گئے ہیں۔ Observation No. 5 کے جواب میں معزز وزیر قانون کہتے ہیں کہ Concurrent List ختم کر دی گئی ہے، Concurrent List تو ایک admitted fact ہے اس پر گورنر پنجاب نے کوئی تبصرہ کیا ہے اور نہ Concurrent List کے متنازع ہونے کی بات کی ہے۔ چاہئے تو یہ کہ گورنر نے جو message دیا ہے اس کا specifically جواب دیا جائے اور وہ message یہ ہے کہ ہم نے جو subjects دیئے ہیں ان پر بات کی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کی اس بات میں کافی وزن تھا کہ Concurrent List abolish کر دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود ہم نے practically دیکھا ہے کہ کچھ ایسی چیزیں ہیں جو ابھی تک Provincial Governments اور Federal Government میں جو Implementation Commission بنا ہے اس کے اندر pending ہیں یا اس پر بہت سی discussions ہو رہی ہیں مثلاً ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو devolve کر دیا گیا ہے لیکن شیخ زید ہسپتال ابھی تک فیڈرل گورنمنٹ کے پاس ہے، similarly ایجوکیشن کو devolve کر دیا گیا ہے لیکن ہائر ایجوکیشن صوبائی حکومتوں کی demand پر فیڈرل گورنمنٹ خود چلا رہی ہے۔ ہم یہ چاہیں گے کہ بے شک آئین میں Concurrent List abolish کر دی گئی ہے لیکن لاء منسٹر صاحب ہمیں اس چیز کا ضرور proof

دیں کہ جو Implementation Commission ہے جس میں ان کی پارٹی کی مناسب نمائندگی ان کے جثے کے مطابق موجود ہے وہ رپورٹ دیں کہ فلاں فلاں ڈیپارٹمنٹ صوبائی حکومتوں کو devolve کر دیئے گئے ہیں تو اس صورت میں یہ قانون سازی valid ہو گی۔ہاں ہمارے جو technical points ہیں جو کہ ہماری معزز ممبر آمنہ الفت صاحبہ نے اٹھائے تھے کہ فیڈرل گورنمنٹ جس پر قانون سازی کرتی ہے کیا اسی کو amend کر کے صوبائی حکومت کر سکتی ہے یا نہیں کر سکتی؟ وہ ہمارے technical points still exist کرتے ہیں اور تمام messages پر ہمارا argument hold کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! گوندل صاحب نے جو point raise کیا ہے میں اس کے متعلق یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ administrative matters آئین کی عملداری کو نہیں روک سکتے۔ یہ ایک معزز House ہے اس کی جو legislative powers ہیں وہ Constitution سے draw ہوتی ہیں اور Federal Legislative List میں جو matters شامل نہیں ہیں ان پر legislation کا اختیار اس معزز House کا ہے اسے کسی بھی administrative measures یا order سے نہیں روکا جا سکتا۔جہاں تک Implementation Commission کا معاملہ ہے تو اس کے کام میں سستی کرنے یا دیر کرنے سے اس اسمبلی کی powers پر کوئی حرف نہیں آ سکتا کیونکہ Constitution میں باقاعدہ یہ درج تھا کہ shall be completed by the 30th day of June 2011 یعنی یہ 30۔جون 2011 تک Implementation Commission کو اپنے ان تمام معاملات کو close کرنا تھا یہ shall کا لفظ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر Implementation Commission نے اس سلسلے میں سستی کی ہے تو یہ Constitution کی violation ہے۔

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! (ن) لیگ کے ممبران اس میں غیر حاضر رہے تھے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution , be reconsidered in the light of the message of the Governor.

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

The motion moved and the question is

"That the Hindu Inheritance (Removal of Disabilities) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Antiquities (Amendment) Bill 2011. Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون(ترمیم)آثار قدیمہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The Motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2001, be taken into consideration at once.

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I move:

> "That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b)of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! I oppose it.

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! جس طرح ہمارے معزز ممبران پہلے بھی کہتے رہے ہیں کہ جو Bills بابو کو دیئے گئے تھے جس طرح Defamation Act Bill بھی بابو کو دیا گیا کہ اس میں صرف پاکستان کی جگہ پنجاب لکھو اور provinces کی بجائے province کر دو اور اس میں s نکال دو اسی طرح یہ Bill بھی ایک بابو کے حوالے کیا گیا تھا اور مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین یا باقی ممبران نے اسے پڑھنے کی بھی تکلیف نہیں کی تھی۔ اس Bill کو پڑھ کر یہ لگتا ہے کہ حکومت پنجاب نے ائرپورٹس کو بھی takeover کر لیا ہے اور ابھی ائرپورٹ سکیورٹی فورس اور سول ایوی ایشن اتھارٹی بھی گورنمنٹ آف پنجاب کے ماتحت ہوا کرے گی۔ اس کی تین amendment میں تھا کہ export means taking anything out of the Punjab by Road or Air اس original act میں جو explanation دی گئی تھی کہ ائرپورٹ سے جو کوئی antiquities باہر لے جائی جائیں گی تو اس کی confiscation یا according to the law اسے proceed کرنے کا حق گورنمنٹ آف پنجاب کو دیا جائے گا تو گورنمنٹ آف پنجاب کے بابو نے یہ دیکھے بغیر کہ اس کی implications کیا ہوں گی ایک لطیفہ کیا کہ اس نے وہاں پر صرف پاکستان کا لفظ بدل کر یہ لکھ دیا کہ جو پنجاب سے by air چیز سمگل کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس سے تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کے عوام کے پاس، بڑے بڑے لوگوں ہیں یا سمگلرز کے پاس ہیلی کاپٹرز ہیں جس میں وہ لے کر جائیں گے یا ائرپورٹ پر گورنمنٹ آف پنجاب کو کنٹرول دے دیا گیا ہے۔ میں اب بھی وزیر قانون کو یہ offers کرتا ہوں کہ ان Bills کو دوبارہ reconsider کریں اور یہ جو نقل مارنے کی کوشش کی گئی ہے اگر ہم اس کو بہتر طریقے سے کر لیں تو ہماری اسمبلی میں اس طرح قانون سازی کرنے میں جو لطیفے ہو رہے ہیں کہ حکومت پنجاب اس قانون سازی کے ذریعے لاہور ائرپورٹ کو بھی takeover کرنے کی کوشش کر رہی ہے یہ نہ ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔

چوہدری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! میں نے صرف ایک بات کرنی ہے کہ معزز لاء منسٹر نے یہ بات کی ہے کہ چونکہ Implementation Commission نے 30۔جون 2011 تک کام

مکمل کرنا تھا لیکن انہوں نے کام نہیں کیا اس لئے ہم نے یہ قانون سازی شروع کر دی ہے۔اگر قتل کے مقدمے کا قانون پاس نہ ہو تو جن پر شبہ ہے پہلے ان کو hang کر دیں اور اس کے بعد قانون بنتا رہے گا۔ میں اس روّیہ پر وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو اس House کا اختیار ہے وہ اس دن جس دن پارلیمنٹ نے amendment پاس کی اور صدر نے اسے assent کیا اس دن سے ہی revive ہے اس میں Implementation Commission کے انتظار کا کوئی معاملہ اس House پر لاگو نہیں ہوتا۔یہ Bill Concurrent Legislative List کے ضمن نمبر 37 پر درج تھا And now there is no mention in Federal Legislative List.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsidered of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor."

مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be

reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

کورم کی نشاندہی

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! قانون سازی کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بہت ضروری ہے کہ House میں کورم پورا ہو۔ اس وقت House میں کورم پورا نہیں ہے اور میں اس کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے اس لئے گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے اس لئے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان میں پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے اس لئے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011

(--جاری)

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2) (b) of the Constitution, be

reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill. Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Factories (Amendment) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor.”

مسودہ قانون (ترمیم) کارخانہ جات مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Factories (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت 15 منٹ بڑھایا جاتا ہے۔

The motion moved is:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے اجازت ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس پر بھی بات کرنا چاہتے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو میں نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہم نے تو بہت کوشش کی کہ اللہ کرے کہ کوئی ایسا انقلاب آ جائے لیکن شاید ہمارے اور اس اسمبلی کے مقدر میں یہی لکھا ہے کہ ہمیں یہ دن دیکھنا نصیب ہونا ہی تھا۔ میں ابھی بھی یہ گزارش کر رہا ہوں کہ آپ یہ جو effected ease amendment لے آئے ہیں اس کو دیکھیں کہ اگر صوبائی اسمبلی کسی قسم کی تبدیلی چاہتی ہے تو میں اس میں پھر ان سے یہی کہوں گا کہ ابھی بھی consultation میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابھی ہمارے دو معزز ایم این ایز بھی گیلری میں آئے تھے حالانکہ ایک ایم این اے کا تعلق بھی مسلم لیگ (ن) کے ساتھ تھا، جب میں اور نولاٹیا صاحب اوپر بیٹھ کر بات کر رہے تھے تو انہوں نے وہاں ہماری بات کو باقاعدہ second کیا، انہوں نے کہا کہ آپ کی بات genuine ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، آپ صرف House میں موجود لوگوں کا ذکر کر سکتے ہیں لیکن اس طرح نہیں کر سکتے۔ آپ اپنی بات کو مکمل کیجئے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ صرف دو اہم باتیں ہیں، ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ یہ illegality کرنے جا رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ عدلیہ آزاد ہے اور رانا صاحب اس کو بہتر جانتے ہیں کہ اس وقت عدلیہ بہت زیادہ آزاد ہے تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں اگر عدلیہ اس کو reverse track کر دیتی ہے تو مجھے بتائیے کہ یہ House کے اندر اس وقت "AYES" اتنی زوردار آواز سے کہہ رہے ہیں تو Where we stand میری صرف یہی عرض ہے اس کو سوچ لیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، رانا ثناء اللہ صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے اپنے بھائی سے بڑی ہمدردی ہے اور بڑا افسوس ہے کہ انہیں یہ دن دیکھنا پڑا کہ وہ پانچ بجے بھی کورم point out کریں اور کورم پورا ہو اور قانون سازی ہو رہی ہو۔ یہ ایکٹ Concurrent List کے Serial No. 30 پر درج تھا

and now there is no mention of it in Federal Legislation List.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2) (b) of the Constitution, be reconsidered in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."
>
> The motion moved and the question is
>
> "That the Factories (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for the consideration of the message of the Governor.

مسودہ قانون (ترمیم) کم از کم اجرت مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

> "That the message of the Governor in respect of the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The Motion moved is:

> "That the message of the Governor in respect of the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 21-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

> "That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! یہاں پر ہمارے بہت سے ریٹائرڈ سولجر بھی بیٹھے ہیں تو مجھے یہ ریمارکس سننے میں ملے کہ اس House میں پاکستان پیپلز پارٹی کا پارلیمانی لیڈر فوجی ہے وہ آدھا پاگل ہے اس لئے شاید ہماری جان نہیں چھوڑ رہے۔ پانچ دفعہ کھانا کھانے کے باوجود ہمیں برداشت کر رہے ہیں تو یہ ان کی مہربانی ہے۔ اس Bill میں ہمارے بہت سے points ملتے جلتے ہی ہیں لیکن میں یہی سمجھتا ہوں کہ جب آئی آر او قومی اسمبلی میں پیش ہو رہا تھا تو نکئی صاحب اور اُدھر موجود باقی دوستوں نے اس کو Draconian Bill کہا تھا۔ یہ بہت اچھا ہوتا کہ ہم اُس Bill کی straightaway نقل مارنے کی بجائے اور اُس Bill کو ایک بابو کے حوالے کرنے کی بجائے اس میں ہم ایسی amendment incorporate کرتے تاکہ ہمارے پنجاب کے مزدوروں اور کھیت میں کام کرنے والے مزدوروں کا بھی اس میں بھلا ہو جاتا مثلاً پچھلے دنوں ہمارے سابق لیبر منسٹر نے ایک تجویز دی تھی کہ Minimum Wages Act پر عمل کرتے ہوئے پرائیویٹ سیکٹر اور پبلک سیکٹر کے مزدوروں کو تنخواہ بذریعہ چیک ادا کی جائے کیونکہ Minimum Wages Act کے تحت اُنہیں سات ہزار روپے تنخواہ ملنی چاہئے لیکن اُنہیں 4 یا 5 ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے تو اس طرح سے اُن کے استحصال کا راستہ روکا جا سکتا تھا لیکن شاید ہم نے اس پر due consideration نہیں کی۔ ابھی گورنر کے message کے بعد بھی اگر اس کو reconsider کر لیا جائے اور اس میں ایسی ترامیم لائی جائیں جس سے پنجاب کے مزدوروں کا استحصال بند ہو یا پھر daily wages کا استحصال بند ہو۔ اُنہیں چیک کے ذریعہ تنخواہ دی جائے تاکہ وہ ساری عمر سے جو غلامی کی لعنت میں پھنسے ہوئے ہیں اس سے نکل سکیں۔ چاہے وہ ہمارے بھٹہ مزدور، کھیتوں میں کام کرنے والے مزدور یا کسی پبلک سیکٹر میں کام کرنے والے مزدور ہیں اُن کی exploitation کو روکنے اور اُن کو ظلم سے بچانے کے لئے میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ اب بھی وقت ہے کہ اس کو update کیا جائے تاکہ پاکستان اور پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلی اسمبلی ہو جس نے daily wages کے حقوق کا تحفظ کیا ہو اور اگر یہ اب نہیں کرتے تو ان سے میری suggestion ہو گی کہ اس قانون سازی کے بعد ہی اس کو کر لیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، بسراء صاحب!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی لیڈر گوندل صاحب بات کر رہے تھے۔ ہم مزدوروں اور غریبوں کی بہت بات کرتے ہیں۔ اب یہ دیکھئے کہ ہم مزدوروں کا جو قانون بنانے جا رہے ہیں وہی کالا قانون ہے۔ ایسا کالا قانون جس کی قانون بالکل اجازت نہیں دیتا، جس کو

permit نہیں کرتا اور جس کو Rules of Procedure permit نہیں کرتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے کہتے ہیں کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، ہماری اسمبلی کے اندر انتہائی قابل احترام اور انتہائی سینئر پارلیمنٹیرین جن کا ہم سب کو بہت احترام ہے، سردار ذوالفقار خان کھوسہ صاحب تشریف فرما ہیں۔ شاید میری آخری امید اُنہی سے وابستہ ہے تو میں اُن سے گزارش کروں گا کہ سردار صاحب! یہ ٹائی ٹینک ڈوب رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کا دن پنجاب اسمبلی کی تاریخ کا سیاہ ترین دن ہو گا، ایسا سیاہ ترین دن تو شاید وہ بھی نہیں تھا کہ جس کرسی پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں اس کرسی پر جنرل ضیاء بیٹھا تھا۔ میں سردار صاحب سے صرف ایک گزارش کروں گا کہ سردار صاحب! آپ کے درمیان اور وزیر قانون کے درمیان صرف دو فٹ کا فاصلہ ہے تو اُٹھئے اور اس اسمبلی کے ٹائی ٹینک کو ڈوبنے سے بچالیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بسراء صاحب! آپ کی بہت مہربانی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ This is no debate on legislation. جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس طرح سے گوندل صاحب نے بات کی ہے، یقیناً آئندہ دس دن بعد جب یہ بل property of this august House بن جائے گا تو اُس کے بعد اس Bill پر میرے بھائی بھی ترمیم لا سکتے ہیں اور ہم بھی اس کو بہتر کرنے کے لئے بالکل ترامیم لائیں گے۔ اس ایکٹ کا بھی Concurrent List کے ضمن نمبر 26 پر اندراج تھا اور Now there is no mention of it in Federal Legislative List.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116 (2)(b)of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsideration of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for the passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Minimum Wages (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

The motion moved and the question is

"That the Minimum Wages (amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The Bill after reconsideration by the assembly is passed)

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up "the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, Minister for Law may move the motion for consideration of the message of the Governor."

مسودہ قانون(ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the message of the Governor in respect of the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition

(Amendment) Bill 2011, as passed by the Assembly on 22-12-2011, be taken into consideration at once."

Minister for Law may move the motion for reconsideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! I oppose it

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! شکریہ۔ آج جب قانون سازی شروع ہوئی تھی تو اس سے پہلے محسن لغاری صاحب، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ، شوکت بسراء صاحب اور نولاٹیا صاحب نے Rules of Procedure کے حوالے سے لمبی چوڑی گفتگو کی تھی کہ نوٹیفکیشن کے ذریعے rules ہم پر تھوپے گئے اس پر بھی ہم نے بات کی تھی۔ اس کے بعد objectives and reasons جو مختلف Bills پر تھیں ان پر بھی ہم نے بات کی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: House کا وقت دس منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!ہم نے یہ بھی تجویز دی کہ consensus achieve کر لیا جائے اور اگر قومی اسمبلی کی روایات پنجاب اسمبلی میں بھی آ جاتیں تو بہت اچھا ہوتا۔اس کے باوجود ہماری تمام ترچیزوں کو bulldoze کیا گیا۔آپ کے تعاون سے لاء منسٹر صاحب اپنی ضد پر اڑے رہے اور انہوں نے شاید وہ Guinness Book of World Record میں اپنا نام درج کرانا چاہتے ہیں کہ میری لاء منسٹری کے دوران چودہ بل پاس ہوئے۔ ان پر ظاہر ہے کہ talk shows میں جا کر بات بھی کی جائے گی اور credit لینے کی بھی کوشش کی جائے گی لیکن ہم نے بھی پنجاب کے عوام کی خاطر اور اس چیز کی خاطر کہ شاید گورنر ہاؤس اور حکومت پنجاب میں reconciliation ہو سکے جس کا آغاز محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) نے کیا تھا اور وہ فضا جنم لے سکے لیکن آج کے اس marathon day میں ہماری تمام تر کوششیں ناکام ہوئیں۔آج ضد جیت گئی اور شاید جنرل ضیاء الحق کی روح جو کبھی کبھی اس House میں چکر لگاتی ہے اس کو مدنظر رکھ کر ضد جیتی ہے۔اگر ضیاء الحق کا کوئی اتنا بڑا fan ہے تو وہ یہاں پر declare کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں اور repetition نہ کریں۔

میجر (ریٹائرڈ)ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!ہم آئندہ کے لئے بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کیونکہ ہم جمہوری لوگ ہیں اور ہم reconciliation کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم پنجاب کے عوام کی خاطر جو ترامیم بہتر سمجھیں گے وہ ہم ان Bills میں لائیں گے اور ہم اپنے اس جمہوری حق سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے۔ ہم ہمیشہ legislation میں اپنی input دیں گے لیکن ہم اس ضد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اب واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے بھائی ذوالفقار علی گوندل نے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں ان کو appreciate کرتا ہوں، انہوں نے اس legislation کے دوران جو input دی ہے اور جس طرح سے وہ بھی ہمارے ساتھ اس وقت تک یہاں پر موجود رہے ہیں ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں۔اگر ان کو گلہ ہے تو ان کا گلہ گورنر صاحب سے ہونا چاہئے کہ جنہوں نے ایک ہی لائن کا objection تمام Bills پر کر دیا جبکہ اسی طرح کے nine Bills وہ اس سے پہلے assent کر چکے ہیں

اور ان پر انہیں کوئی اعتراض نہیں تھا اس لئے میں یہی عرض کروں گا کہ اس Act کا Concurrent List کے ضمن نمبر 5 پر اندراج تھا Concurrent List کے omit ہونے کے بعد
There is no mention of this Act in Federal legislative list

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly and returned by the Governor under Article 116(2)(b) of the Constitution, be reconsidered by the Assembly in the light of the message of the Governor."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Since the motion for reconsidered of the Bill has been carried and no specific amendment has been proposed in any clause of the Bill, Minister for Law may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That The Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That The Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."
>
> The motion moved and the question is:
>
> "That The Punjab Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as originally passed by the Assembly, be passed again."

(The motion was carried.)

(The Bill after reconsideration by the Assembly is passed)

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! آپ نے ہمیں منانے کے لئے کسی کو نہیں بھیجا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ نے مجھے موقع ہی نہیں دیا کہ میں کسی کو بھیجتا۔ آپ خود ہی دوبارہ ایوان میں آ گئے اس پر آپ کی مہربانی۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 26۔جنوری 2012 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔